مجھے تم سے محبت ہے

ازقلم حوریہ چودھری

مکمل ناول

کراچی کے مشہور ایئر پورٹ پر فلائٹ لینڈ ہو چکی تھی. سب مسافر باہر نکل رہی تھے ایسے میں وہ بھی اپنا سامان لے کر باہر کی جانب بڑھ گئی. آج وہ اپنے وطن واپس آ ہی گئی تھی. دو سال بعد وہ اس سرزمین پر قدم رکھ رہی تھی.

بلیک جینز پر بلیک ٹاپ اور وائٹ کینوس شوز پہنے, بلیک گاگلز پہنے, بالوں کو کرل کیے اور سٹالر کو لاپروہی سے گلے میں لپیٹے بے شک وہ سب میں سے منفرد نظر آ رہی تھی اور ہر کوئی مڑ کر اس حسینہ کو دیکھ رہا تھا لیکن وہ انجان بن کر سیدھا باہر آگئی

اس کی نیلی آنکھوں میں اک عجب سا تاثر ہوتا کہ کوئی بھی اسے پڑھ نہیں پاتا

وہ ایئرپورٹ سے باہر نکل چکی تھی کہ تب ہی خان بابا دوڑتے اس کے پاس آئے.

بیٹا! السلام علیکم

وعلیکم اسلام! خان بابا, کوئی اور تو نہیں آیا ساتھ؟

نہیں بیٹا

وہ ان کے ساتھ اپنی گاڑی کی طرف بڑھ چکی تھی اس کی بلیک مرسیڈیز سامنے ہی کھڑی تھی اور اس کے پیچھے ہی بلیک ہیلکس میں گارڈز بھی براجمان تھے..

خان بابا آپ ایسا کریں چابی مجھے دیں اور آپ گارڈز کے ساتھ حویلی واپس چلیں جائیں میں آجاؤں گی.

بیٹا ہم ایسا نہیں کر سکتا چھوٹا صاحب ہم سے ناراض ہو گا

انہوں نے کہا

اچھا آپ رکیں

اس نے بیگ میں سے فون نکالا اور کسی کا نمبر ڈائل کیا.....

دور سات سمندر پار شاندار سے آفس میں بیٹھے فرزام نے چونک کے فون کو دیکھا اور گڑیا کالنگ دیکھ کے سرعت سے فون اٹھایا.......

تھوڑی دیر بعد کال اٹینڈ کی جا چکی تھی........

ہیلو بھائی

حورم گڑیا آپ سیفلی پہنچ چکی ہو

www.classicurdumaterial.com

جی بھائی میں پہنچ چکی ہوں اور پلیز آپ خان بابا کو کہیے کہ وہ واپس چلیں جائیں , میں تھوڑی دیر تک خود ہی آ جاؤں گی

یہ تو بہت مشکل ہے تمھیں آگے ہی پتہ ہے کہ بابا کو پہلے میں نے کتنی مشکل سے منایا تھا تمھارے کہنے پر کہ کوئی بھی تمھیں لینے نہ آئے اور پھر ہی انہوں نے گارڈز کے ساتھ خان بابا کو لینے بھیجا ہے اگر مجھے پہلے بتا دیتی تو میں پہلی فلائٹ سے ہی پاکستان آ جاتا

بھائی میں آپ کو بھی منع کر دیتی اور ویسے بھی میں اکیلے ٹائم گزارنا چاہتی ہوں کچھ دیر......

اور خود کو تیار بھی کرنا ہے حالات کا سامنا کرنے کے لیے.......

لیکن گڑیا

پلیز بھائی

اچھا ٹھیک ہے میں بابا کو کال کر کے بتا دیتا ہوں لیکن یاد رہے کے واپس جلدی آ جانا ہے مما بابا ویٹ کر رہے ہیں

جی بھائی اوکے اللہ حافظ

اللہ حافظ

وہ اب خان بابا کی طرف مڑی

خان بابا میری بھائی سے بات ہو چکی ہے وہ بابا کو بتا دیں گے

اسے تو گارڈز دیکھ کے ہی کوفت ہونے لگی کہ اسے تو ہر طرف سے جیسے خطرہ ہے نہ کہ ہر وقت اس کے ساتھ کوئی نہ کوئی ہو لیکن شاید وہ یہ بات بھول چکی تھی کہ خطرہ بتا کے تھوڑی ہی آتا ہے..........

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

اس نے ساحل سمندر کے قریب مرسڈیز کو روک دیا اور باہر نکل کر گاڑی سے ٹیک لگا لی......شام ڈھلنے کا وقت ہو رہا تھا اور اس وقت اکثر لوگ یہاں کا رخ کر لیتے. وہ ایک کافی پر سکون گوشے میں تھی.....سامنے ہی ایک دلفریب منظر اس کی نظروں کو خیرہ کر رہا تھا.

یہ شام کا منظر تھا سامنے ہی دور دور تک سمندر کا پانی تھا سورج آہستہ آہستہ ڈوبنے کے قریب تھا ایک پرسکون شام اور ہلکی ہلکی ہوا.... تھوڑے دور ہی کچھ بچے کھیل رہے تھے.... زندگی سے بھرپور کھیل.... اس کی زندگی بھی تو ایسی ہی تھی خوشیوں اور شرارتوں بھری, ہنستی مسکراتی زندگی......

وہ تھوڑی دیر بچوں کو کھیلتا دیکھتی رہی پھر اچانک ہی اس نے شوز اتارے اور جینز کو ٹخنوں تک فولڈ کیا اور ننگے پاؤں چلنے لگ گئی

لہریں اس کے پیروں کو چھو کر واپس جا رہی تھی اور ایک عجب ہی سرور بخش رہی تھیں ان لہروں کے شور سے اس کے اندر کا شور کہیں دب جاتا تھا

ایتھنز میں بھی اسے ساحل سمندر پر جانا بہت پسند تھا اور اکثر شام کے وقت وہ میم الیکسا کے ساتھ ایڈم بیچ پہ آ جاتی... ورنہ تو وہ کہیں بھی نہیں جاتی تھی........

اس نے ان دو سالوں میں اپنے بھائی کی طرح ایتھنز یونیورسٹی آف اکنامکس اینڈ بزنس (AUEB) میں ایک نام بنایا تھا اور بہت سے ایوارڈز بھی اپنے نام کیے تھے بہت سے سٹوڈنٹس نے دوستی کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا لیکن اسے کسی چیز میں بھی انٹرسٹ نہیں تھا اسی وجہ سے وہ پوری یونیورسٹی میں attitude girl کے نام سے مشہور تھی پچھلے چار سالوں میں اس کی زندگی بدل کے رہ گئی تھی لیکن شاید ابھی اور بہت کچھ بھی بدلنے والے تھا

وہ کافی دیر سے ایک چٹان کے ساتھ کھڑی تھی کہ اسے سردی کا احساس ہوا سردی کی وجہ سے اس کی ناک اور گال گلابی رنگ کے ہو چکے تھے اس نے گاڑی سے کیپ شال نکال لی جو کہ وہ جہاز میں اتار چکی تھی گاڑی کے ساتھ کھڑی وہ شال کو لپیٹ رہی تھی کہ اس کا ہاتھ اس کے گلے میں پہنے نیکلس پر رکا جس میں ایک نیلے رنگ کا ڈائمنڈ جگمگا رہا تھا بالکل اس کی آنکھوں کے رنگ جیسا نیلا اور ساتھ ہی دینے والے کے دو سال پہلے الفاظ بھی اس کے کانوں میں گونجے

"نکاح مبارک ہو مسز اور اسے اتارنا مت تا کہ یہ تمھیں یاد دلاتا رہے کہ یہ میں نے صرف اپنے بھائی کے کہنے پر کیا ہے امید ہے کہ تمھارا دو سال کا یہ سفر اچھا رہے"

PDF LIBRARY 0333-7412793

www.classicurdumaterial.com

اسے پتہ ہی نہ چلا کہ کب اس کی نیلی جھیل سی آنکھوں سے آنسو بہہ کر اس کے گالوں پر لڑھک گئے جس کے گھر والوں نے کبھی اس کی آنکھوں سے ایک آنسو بھی نہ نکلنے دیا انہیں تو خبر ہی نہیں کہ اب تک اکیلے میں نہ جانے کتنے آنسو بہا بیٹھی ہے اور کہیں نہ کہیں ذمہ دار وہ بھی تھے اور پتہ نہیں یہ آنسو کب تک اس کی قسمت میں ساتھ رہنے والے تھے کہ کب وہ مسکرائے گی کہ اس کے کانوں میں ایک اور انسان کا لہجہ گونجا

"تم نے مجھے ٹھکرا کر اچھا نہیں کیا لیکن ایک بات یاد رکھنا حورم کہ جو لوگ محبت کو ٹھکراتے ہیں محبت انہیں ہی ٹھکرا دیتی ہے"

شاید اس نے محبت کو ٹھکرایا تھا اسی وجہ سے آج خوشیاں اس سے روٹھ چکی تھیں اور اب بس وہ یہی چاہتی تھی کہ اسے اپنی زندگی میں کسی سے محبت نہ ہو اگر اسے محبت ہو گئی اور اس نے اسے ٹھکرا دیا تو........

فلحال کسی کی طلب نہیں

فلحال اپنی تلاش میں ہوں

ان دو سالوں میں اس نے اپنے اوپر ایک خول چڑھا لیا ہوا تھا اور کسی کو کیا پتہ کے باہر سے نظر آنے والی کانفیڈینس سے بھرپور لڑکی اندر سے کس قدر ٹوٹ چکی تھی اس کی زندگی نے اس کے ساتھ کیا کھیل کھیلا تھا کہ وہ نازک سی پھولوں جیسی لڑکی اس کھیل میں کس قدر مسلی جا چکی تھی اور شاید ابھی اور مسلا جانا تھا

www.classicurdumaterial.com

وہ کب کی اپنی سوچوں میں گم تھی کہ موبائل کی رنگ ٹون اسے حال میں واپس لائی اس نے چونک کر موبائل دیکھا اور گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی اور ہاتھوں سے چہرہ صاف کیا جو رو رو کر بھیگ چکا تھا.... پانی کی بوتل نکال کر تین چار گھونٹ پیے اور ڈیش بورڈ سے فون پکڑا..... کال پھر سے آ رہی تھی ضرور بابا نے بھائی کو بتا دیا تھا کہ وہ ابھی تک گھر نہیں پہنچی

خیر اس نے کال اٹینڈ کی

ہیلو السلام علیکم بھائی

حورم آپ ابھی تک گھر نہیں پہنچیں ٹائم دیکھا ہے کیا ہو رہا ہے

دوسری طرف سے فرزام کی خفگی سے بھری آواز آئی

بھائی میرا گھر جانے کو نہیں دل کر رہا

نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی آواز نم ہو گئی

حورم میری جان آپ اب تک وہاں پر ہی کھڑی ہو موو آن حورم زندگی میں آگے بڑھنے چاہیے اور آپ اب ایسا کچھ نہیں سوچیں گی

آ کے بات ہو گی اور بابا مما پریشان ہیں گھر پہنچ کر کال کریں مجھے

جی بھائی

اور ہاں صبح آپ آفس جا رہی ہیں وہاں آپ کے لیے ایک سرپرائز ہے

www.classicurdumaterial.com

کیا

یہ تو صبح ہی پتہ چلے گا

اوکے اللہ حافظ

اب پتہ نہیں زندگی اس کے ساتھ کرنے والی تھی اس بات سے انجان اس نے گاڑی گھر کی طرف موڑ دی.

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

مرسڈیز چوھدری حویلی کے سامنے رک چکی تھی جو باہر سے ہر کسی دیکھنے والے کو ایک حویلی ہی لگتی تھی ایک شاندار حویلی لیکن اندر سے اس سے بھی بڑھ کر تھی پورا محل کا نقشہ تھا اور حامد چوھدری کے ہی کہنے پر اس کا نام چوھدری حویلی رکھا گیا تھا جس میں دو بھائی اپنی اپنی فیملیز سمیت قیام پزیر تھے

سب سے بڑے بھائی حامد چودھری اپنی بیوی رافعہ بیگم اور اپنے اکلوتے بیٹے عاشر چودھری جو کہ زیادہ تر یورپ میں قیام پزیر ہوتا تھا اور وہاں ہی اپنے باپ کا بزنس سنبھالا ہوا تھا

جبکہ حماد چودھری سے چھوٹے حمدان چودھری تھے جو اپنی بیوی فرحت بیگم اور بچوں کے ساتھ رہ رہے تھے سب سے بڑا بیٹا فرزام چودھری جس نے چار سال پہلے ایتھنز یونیورسٹی آف اکنامکس اینڈ بزنس سے MBA کیا تھا اپنے دوست کے ساتھ اور اب کامیابی سے اپنے بابا کا بزنس چلا

www.classicurdumaterial.com

رہا تھا اور بہت کم وقت میں ہی اپنا آپ منوایا

فرزام چودھری سے چھوٹی امل چودھری جو کہ آغا یونیورسٹی سے پانچ سال میڈیکل کر کے لندن سے سپیشلسٹ کی ڈگری لی تھی اور اب پاکستان میں ہی ہاسپٹل میں کام کر رہی ہے چار سال پہلے ہی حمدان چودھری نے اپنے والد کے پرانے اور بہت نزدیکی دوست کے پوتے سے منگنی کی تھی اور دو سال پہلے شادی ہو چکی تھی

اور پھر آتی ہیں سب سے چھوٹی اور سب کی لاڈلی حورم چوھدری جس میں سب کی جان ہے پیار اور محبتوں میں جو بڑی ہوئی لیکن کہتے ہیں نہ کہ جو سب سے لاڈکا ہوتا ہے زندگی اسے ہی رلاتی ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ زندگی حورم چودھری کو کتنا رلاتی ہے

گاڑی کو دیکھ کر گارڈ نے جلدی سے بڑا سا گیٹ کھول دیا سامنے ہی ٹریک بنا ہوا تھا جو کہ سیدھا جا کر پورچ پہ ختم ہوتا اور ٹریک کے دونوں سائیڈوں پر باغیچے بنے ہوئے تھے

اور اس میں ہر قسم کے پھول اور پودے لگے ہوئے تھے جبکہ دائیں طرف کے باغیچے میں وائٹ ویسٹیریا کا درخت اور آس پاس گلابی رنگ کے بلیڈنگ ہارٹ کے پودوں سے خوبصورتی سے راستہ بنایا گیا تھا

اور یہ باغیچہ خاص کر حورم کی فرمائش پر تیار کیا گیا تھا جب وہ دس سال کی تھی اور اپنا زیادہ تر وقت شروع سے ہی یہاں گزارتی تھی

اور دائیں طرف کے باغیچے میں بیٹھنے کے لیے لکڑی سے بنی کرسیوں اور درمیان میں لکڑی کے ٹیبل سے آرائش کی گئی تھی

اس سے ہوتے ہوئے سامنے ہی پورچ تھا اور لکڑی کے مین دروازے سے ہوتے ہوئے اندر کا راستہ تھا

ابھی وہ گاڑی سے نکلی ہی تھی کہ اسے سامنے سے ہی مما بابا اور بڑے پاپا آتے دیکھائی دیے

وہ ملازم کو سامان نکالنے کا کہ کر واپس مڑی

حور میری جان

فرحت بیگم نے آگے بڑھ کر اسے خود میں بھینچ لیا آخر دو سال جدائی برداشت کی تھی بیٹی کی

انہوں نے کتنا اسے کہا تھا کے ایک دفعہ ہی ملنے آ جائے اور آخر کار دو سال کا یہ انتظار اختتام پزیر ہوا تھا

ماما کیسی ہیں آپ اور آج بھی رو کر ہی ویلکم کریں گیں

وہ ان کے گلے لگی بولی

حورم تم کیا جانو کہ یہ دو سال میں نے کیسے گزارے ہیں

مما دیکھیں نہ میں آ گئیں ہوں اب آپ کہ پاس ہی رہوں گی

ارے ہمیں تو ہماری گڑیا سے ملنے دو

بابا جان

وہ ان کے سینے سے لگی

میری گڑیا میری حورم بابا کی جان کیسی ہو

میں ٹھیک ہوں بابا آپ کیسے ہیں

اب آپ آ گئی ہو نہ تو میں بالکل ٹھیک ہو جاؤں گا

بڑے پاپا آپ سنائیں

وہ اب ان کے سامنے کھڑی تھی

میری بیٹی میں بالکل ٹھیک ہوں

انہوں نے اسے گلے لگا لیا ان کو کتنی چاہ تھی ایک بیٹی کی اور اللہ نے حورم کے روپ میں انہیں بیٹی دی اور وہ بیٹیوں سے بڑھ کر اس کا کرتے تھے اور حورم نے بھی تو انہیں کبھی بیٹی کی کمی محسوس نہیں ہونے دی تھی

اس کے لیے یہ سب پیار نیا نہیں تھا بلکہ وہ تو خود ان دو سالوں میں اس پیار کے لیے ترسی تھی سب اتنا پیار کرتے تھے کہ کبھی کبھی اسے لگتا کہ کہیں اسے اتنا ہی غموں سے سامنا نہ کرنا پڑے اسے اس وقت شدت سے رونا آ رہا تھا

اس کے بڑے پاپا جنہوں نے اس کی خوشی کے لیے اپنے اکلوتے بیٹے کی خوشی کا بھی خیال نہ رکھا تھا اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اپنی وجہ سے ان سب کو پریشان نہیں کرے گی

وہ اب لاؤنج میں آچکے تھے بہت عالیشان لاؤنج جس کے درمیان میں سنہری فانوس تھا اور سامنے درمیان سے سیڑھیاں جاتی تھیں جو کہ اوپر جا کر دو پورشن میں تقسیم ہو جاتیں

مما میں تھوڑی دیر آرام کرنا چاہتی ہوں بہت تھک گئی ہوں بھوک بالکل نہیں اور صبح بھائی نے آفس بھی بلا لیا ہے

ٹھیک ہے بیٹا....

ثریا جاؤ حورم کو ایک گلاس دودھ دے کے آؤ

انہوں نے ساتھ ہی ملازمہ کو آواز دی

جی بی بی جی

وہ سر ہلا کر چل دی

بیٹا اب آرام کرو صبح بات ہو گی

اوکے گڈنائٹ

اپنی ماں کے گالوں کو چوم کر وہ سیدھا سیڑھیوں سے دائیں طرف مڑ گئی........

ہم نے کچھ غلط تو نہیں کر دیا دیکھیں نہ اب حور پہلے جیسی نہیں رہی

فرحت بیگم صوفے پہ بیٹھتیں افسردگی سے بولی

نہیں میرے خیال سے وہ وقت کے ساتھ سمجھ جائے گی حماد چودھری بولے

لیکن بھائی صاحب اب اوپر سے صبح آفس میں اس کا ری ایکشن کیا ہو گا

انہوں نے خدشہ ظاہر کیا

بیگم کچھ بھی نہیں ہو گا صبح اور ویسے بھی فرزام ہے نہ

حمدان چودھری بولے

چلیں دیکھتے ہیں

اس نے کمرے کا دروازہ کھولا سامان پہلے ہی ملازم رکھ کے جا چکا تھا وہ اپنے کمرے کا جائزہ لے رہی تھی وائٹ اور پنک کلر کا کمبینیشن کا کمرہ

اسے ابھی بھی سب بچی ہی سمجھتے تھے

سامنے ہی بڑا سا بیڈ اور بیڈ کے ساتھ ہی سامنے صوفہ تھا اور صوفے اور بیڈ کے عین سامنے والی دیوار ساری ہی وال کبرڈ سے کور تھی جس کے درمیان میں فل سائز LCD نصب تھی اور دائیں طرف بیڈ کی سائیڈ ٹیبل کے ساتھ کنسول تھا جس کے اوپر گولائی میں شیشیہ تھا جس

کے چاروں طرف چھوٹے چھوٹے شیشوں سے بہت ہی خوبصورت ڈیزائن ہوا تھا

اور اس کے ساتھ ہی گلاس ڈور سے ٹیرس جانے کے لیے راستہ تھا جبکہ بائیں طرف باتھ کے ساتھ ڈریسنگ روم تھا اور دروازہ جو کہ باہر راہداری میں کھلتا تھا کمرے کی ہر چیز اس کے مالک کے اعلیٰ ذوق کا منہ بولتا ثبوت تھی

فرزام نے حال ہی میں اس کا کمرا رینیوٹ کرایا تھا

امل اور اس کا کمرا ایک ہی ہوتا تھا اور وہ روز اپنی اپیا سے ڈھیروں باتیں کیا کرتی

"آپی اب تو آپ بھی میرے پاس نہیں میں کس سے باتیں کروں اور مما بابا کو میں پریشان نہیں کرنا چاہتی"

دیوار کے ساتھ لگی سب کی فوٹوز کے سامنے کھڑی اپنی اور امل کی تصویر دیکھ رہی تھی پھر گلاس ڈور دھکیل کر ٹیرس پہ آ گئی.......... ابھی کچھ دیر ہی ہوئی تھی اسے یہاں کھڑے کہ دروازہ نوک ہوا اس نے پلٹ کر دیکھا تو ملازمہ دودھ کا گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر جا رہی تھی اس نے اندر آ کر سامنے کبرڈ سے سلیپنگ ڈریسز میں سے پنک ٹراؤزر شرٹ لے کر فریش ہونے چل دی

تھوڑی دیر بعد فریش ہو کر باہر آئی اور ایک میسج میں اس نے فرزام کو اپنی واپسی کا بتا کر بیڈ پر بیٹھ کر دودھ پی کر سونے کے لیے لیٹی کہ بہت سی یادیں ذہن کے پردے پر جلملھانے

لگیں اور ایسی ہی نیند کی وادیوں میں اتر گئی

جبکہ صبح کا دن اس کی زندگی کا ایک الگ دن ہونے والا تھا

یہ ایک عالیشان بیڈروم کا منظر ہے جس کا مالک آرام سے کنگ سائز بیڈ پر بیٹھا لیپ ٹاپ سامنے رکھے کام کرنے میں مصروف تھا کہ اچانک ہی دروازہ دھڑام سے کھلا

وہ آنے والے سے انجان نہیں تھا اسی لیے سر اٹھانے کی زحمت بھی نہ کی

وہ کب کا اس کے سامنے کھڑا تھا لیکن مجال ہو جو اس نے سر اٹھا کر دیکھا بھی ہو

اب تو اسے واقعی ہی تپ چڑھ گئی کہ جبھی اس نے پاس پڑے کشن سے اسے پیٹنے لگ گیا

میر ! تو جانتا ہے تو اس دنیا کا سب سے بڑا کمینہ دوست بھائی اور کزن ہے

اس نے جواباً کشن کھینچ کر واپس جگہ پر رکھا اور بڑے سکون سے گویا ہوا

بلکل میں جانتا ہوں کچھ نیا بتا

میر!!!!

وہ چیخا

صارم کیوں کان کے پردے پھاڑنے لگا ہے بتا بات کیا ہے

اس نے اس سے لیپ ٹاپ لے کر بند کیا اور گویا ہوا

تمھیں پتہ ہے آج حورم نے واپس آنا تھا

وہ اس کے پاس بیٹھتے بولا

تو میں کیا کروں

سکون ہنوز ویسا ہی قائم تھا

تو تمھیں کوئی فرق نہیں پڑتا

اسے لگا وہ کچھ تو کہے گا

صارم تو اپنی بکواس بند کرنے کے لیے کیا لے گا

وہ بولا

فقط ایک اظہار محبت

وہ پھر سے شرارتی ٹون میں واپس آچکا تھا جانتا تھا کہ اگر اور اس نے کہا تو کوئی شک نہیں تھا

کہ اٹھا کر ہی باہر پھینک دے

چلوچو سے کہتا ہوں

جواب ویسا ہی آیا

اب میں نے ایسا بھی نہیں بولا

وہ روہانسا ہوا

اچھا بتا لینے کیا آیا ہے

وہ اس کی طرف رخ کر کے بولا

آج میرا دل یہاں سونے کو کر رہا ہے

وہ بیڈ پر لیٹتا بولا

دل کی بات ہے تو ثناء کے پاس جا

طنزیہ کہا گیا

یار ظالم انسان کیا یاد دلا دیا

اچھا اچھا بس اب اگر سونا ہے تو چپ کر کے لیٹ جا ورنہ میں نے اٹھا کہ باہر پھینک دینا ہے

وہ دوبارہ لیپ ٹاپ پر جھک چکا تھا

یہی امید تھی تیرے سے

صارم کہ کر کروٹ لے کے سو گیا جبکہ وہ دوبارہ کام میں مصروف ہو چکا تھا لیکن اب کام کہا ہونا تھا سو سب کچھ بند کر کے فریش ہو کر سونے کی تیاری کرنے لگا

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

اس روم میں ابھی دو لوگ بیٹھے ہوئے تھے

ویل ڈن ارحم شاہ

انھوں نے فائل کو دیکھتے توصیفی نگاہوں سے اس کالی آنکھوں اور کالے ہی بالوں والے خوبرو مرد کو دیکھا جس نے شاید ہارنا نہیں سیکھا تھا

شکریہ سر

اس نے سر کو ہلکا سا خم کیا

سو ارحم میرے خیال اس دو سال پرانے کیس کو کھولنے کا وقت آ گیا ہے

جی سر میں بھی یہی سوچ رہا تھا

مجھے امید ہے کہ ہمیشہ کی طرح اس بار بھی کامیابی تمھارے مقدر میں ہو گی

ان کی نظروں میں اس کے لیے واضح ایک مان تھا

بس آپ کی دعاؤں کا اثر ہے ٹھیک ہے سر اجازت دیجیے

اوکے اللہ حافظ برخوردار

اللہ حافظ سر

وہ روم میں سے باہر نکل آیا تھا ایک اور عزم کے ساتھ

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

یوں ہی تو نہیں جلتا زمانہ ہم سے
ہم انداز ہی زمانے سے الگ رکھتے ہیں

صبح کا سورج ہر طرف طلوع ہو چکا تھا اور اپنی روشنی سے ہر چیز کو روشن کر رہا تھا کہ ایسے میں وہ ڈریسنگ کے سامنے اپنے بال کو جیل کی مدد سے سیٹ کر رہا تھا کہ اس کا فون بجنے لگا اس نے پلٹ کر بیڈ سے فون اٹھایا اور یس کر کے سپیکر پر لگا دیا

ہیلو

اور شوز ریک سے شوز نکال رہا تھا کہ کمرے میں فرزام کی آواز گونجی

صبح بخیر شاہ صاحب! سنائیں کیسے حالات ہیں؟

خوشگوار لہجے میں بولا گیا

بس چودھریوں کی دعائیں ہیں......

وہ شوز پہنتے بولا

جواباً اس کا قہقہہ پورے کمرے میں گونجا

اچھا یار شاہ سن ؟

فرزام تھوڑا سنجیدہ ہوا

ہمم... کیا ہوا

یار آج حورم آفس آنے والی ہے تو

تو کیا

لہجہ ویسے ہی نارمل

تو بدتمیز انسان اس کے ساتھ ایسا رویہ رکھا نا تو پھر بتاؤں گا جانتا نہیں کہ وہ
وہ تپ کر بول رہا تھا کہ اس نے بات کاٹی

کہ وہ فرزام چودھری کی بہن حورم چودھری ہے جس سے ذرا سا بھی غصہ نہیں ہونا اور کچھ

وہ اب گھڑی اٹھا کر بائیں بازو میں پہنی اور ٹائی لے کے باندھنے لگا

شاہ کیا بات ہے بڑا جاننے نہیں لگ گیا تو؟

فرزام میں فون رکھ رہا ہوں آگے ہی لیٹ ہو رہا ہوں
اس نے اب کوٹ پہن کر فون اٹھایا

چل ٹھیک ہے بعد میں بات ہو گی....
فون بند کر کے وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑا ہو گیا....... کالی آنکھیں کالے بال اور ہلکی ہلکی
ئیرڈ اس کے پر کشش چہرے کو اور پرکشش بنا رہا تھا... ایک تنقیدی جائزہ لے کر وہ آفس کے
لیے روانہ ہو چکا تھا.......

بلاشبہ وہ کسی کو بھی اپنی ایک نظر سے ہی زیر کر سکتا تھا اب دیکھنا یہ تھا کہ اس کے عتاب کے زیر اثر کون کون آنے والا تھا.............

ہم مثال______بن کر نہیں
مثال دے کر جیا کرتے ہیں

کمرے میں الارم کی آواز پورے زوروشور سے گونج رہی تھی لیکن کمفرٹر میں سوئے وجود پر کوئی اثر ہوتا دکھائی نہیں دے رہا تھا کہ اس نے کمفرٹر میں سے ہی ہاتھ نکال کر فون کو پکڑ کر اندر ہی کر لیا اور اگلے لمحے میں ہی کمفرٹر اسی تیزی سے دور اچھالا گیا

او مائی گاڈ میں اتنی دیر سے سوتی رہی؟آج تو آفس میں فرسٹ ڈے ہے

وہ تیزی سے بیڈ سے اٹھ کر وارڈروب کی جانب بڑھی اور اس میں سے وائٹ باتھ روب نکال کر باتھ روم میں گھس گئی

تقریباً بیس منٹ بعد نکل کر پہننے کے لیے ڈریسز دیکھ رہی تھی

اممم...... فرسٹ ڈے کیسا ڈریس ہو؟

وہ خود سے ہی بولتی آگے بڑھی اور ایک بلیک جینز کے ساتھ وائٹ شرٹ نکالی وہ کبھی بھی تنگ ڈریسز چوز نہیں کرتی تھی ڈریس لے کر وہ ڈریسنگ روم میں چل دی تھوڑی دیر بعد باہر نکلی اور ہیئر ڈرائیر سے بالوں کو ڈرائی کرنے کے بعد ہلکے ہلکے کرلز کو نمایاں کیے اور ساتھ ہی بلیک لیدر کی جیکٹ نکال کے پہنی جس کے بازؤوں پہ لیدر کی ہی دھاریاں لٹک رہی تھیں اور شو ریک میں سے وائٹ لانگ شوز نکالے ہلکی سی ہیل والے اور پہن کے کنشول کے سامنے کھڑی ہو گئی اور سیفورہ کی چینل پرفیوم سے سپرے کیا اس کی تیاری ہمیشہ سے یہی ہوتی تھی کہ میک اپ کے نام پہ کسی چیز کی ضرورت ہی نہیں تھی

اتنی سی تیاری میں بھی وہ اچھا خاصہ ٹائم لگا چکی تھی

افففف.... ورکرز بھی کیا کہیں گے کہ میں پہلے دن ہی لیٹ...... افففف حورم جلدی کرو یار

اپنے سے ہی بولتی وہ دراز کھول کر اس میں سے رِسٹ واچ نکال کر اس نے اپنی نازک سی کلائی پر پہنی اور دراز کو بند کرنے ہی لگی تھی کہ اس میں ایک کالی ڈبیہ اسے نظر آئی اس نے ہاتھ بڑھا کر اسے نکالا اور کھول لیا بے ساختہ ہی کسی یاد نے ذہن کے دریچوں پر دستک دی اور بے ساختہ ہی لب بھینچ گئی اس نے اس بلیو ڈائمنڈ کی نوز پن کو باہر نکال لیا چار سال پہلے کسی کا دیا ہوا تحفہ........

یہ میری طرف سے آپ کے لیے ایک ادنیٰ سا تحفہ امید ہے کہ پسند آئے گا

پتہ نہیں اس انسان کو بلیو کلر اتنا پسند کیوں تھا لیکن وہ اسے سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی

تم ایک بار محبت سے پوچھ تو لیتے
یہ کب کہا تھا کہ بات ہی نہیں کریں گے

پتہ نہیں اسے کیا سوجھی اور اس نے اسے پہن لیا
دو سال پہلے جاتے وقت وہ اسے اتار کر رکھ گئی تھی اور آج دو سال بعد وہ اسے پہن رہی تھی
پہننے کے بعد وہ وارڈروب کے مرر کے سامنے کھڑی ہو گئی

اور سر تا پیر جائزہ لیا

سفید لانگ شوز, بلیک جینز, وائٹ شرٹ پر بلیک لیدر کی جیکٹ اور گلے میں نیلا ڈائمنڈ کا نیکلس
کھڑی ناک میں نیلی نوز پن اور سفید رنگت پر نیلی آنکھیں کسی کو بھی ایک نظر میں ہی مارنے کا ہنر رکھتی تھیں

ایسی آنکھوں پر غزل لکھنا مشکل ہو گا
ایسی آنکھوں پر تو قربان جوانی ہو گی

گاگلز ہاتھ میں پکڑے باہر نکل آئی کہ سامنے لاؤنج سے ہی فرحت بیگم مل گئیں

انہوں نے اسے دیکھتے بے ساختہ ماشاءاللہ کہا وہ لگ ہی اتنی خوبصورت رہی تھی کہ انہیں ڈر تھا کہ کہیں اسے انہی کی نظر نہ لگ جائے

مما آپ ابھی تک نہیں گئیں مجھے تو لگا آپ چلیں گئیں ہوں گی؟

وہ ان کے پاس آکر ان کے گال چومتے بولی

میری بیٹی گھر آئی ہے اور میں آج بھی جاتی آج میں آپکے لیے اپنے ہاتھوں سے ڈنر بناؤں گی

مما اس کی کیا ضرورت تھی

کیوں.... کیوں نہیں ضرورت؟

اوکے میری پیاری مما......آااا..... مام میں پہلے ہی کافی لیٹ ہو چکی ہوں پلیز آکے بات ہوگی سٹاف کیا کہے گا کہ پہلے دن ہی لیٹ.......

وہ گھڑی میں ٹائم دیکھتے بولی

ہاہا.... اوکے دھیان سے جانا اور اپنا خیال بھی رکھنا

ان سے مل کر وہ جلدی سے باہر نکلی جہاں سروس ہوئی مرسڈیز کھڑی تھی اور ساتھ ہی ڈرائیور اس نے ڈرائیور کو چھٹی دی اور چابی خود لے کے سرعت سے نکل چکی تھی وہ ایسی ہی تھی بہت کم وہ ڈرائیورز کو ساتھ لیتی تھی

گاڑی ایک عالیشان بلڈنگ کے پارکنگ ایریا میں رک چکی تھی اس کی گاڑی کے بائیں طرف ایک نئی ماڈل BMW کھڑی تھی وہ تھوڑا حیران ہوئی لیکن یہ وقت ابھی سوچنے کا نہیں تھا چار منزلہ عمارت بہت ہی خوبصورتی سے تیار کی گئی تھی

گلاس ڈور دھکیل کر کے وہ اندر داخل ہوئی تو دیکھا کہ انٹریس کو بلیو اینڈ وائٹ کلر کے بیلونز اور دوسری چیزوں سے سجایا گیا تھا اور سامنے ہی ویلکم مائی ڈول بڑا کر کے لکھا ہوا تھا کبھی کبھار تو اسے اپنے آپ پر ہی رشک ہونے لگتا کہ اسے سب سے اتنا پیار ملتا ہے لیکن کیا اسے زندگی میں کسی کے پیار کے لیے ترسنا بھی پڑے گا؟

وہ ابھی یہ دیکھ ہی رہی تھی کہ اسے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا اس نے تھوڑا مڑ کر دیکھا ایک سٹائلش سی لڑکی اسے ہی تک رہی تھی حلیے سے وہ سیکرٹری لگی جبکہ وہ لڑکی تو ایک موم کی گڑیا کو دیکھ کے حیران ہی ہو گئ تھی اس نے جب چہرہ اس کی طرف موڑا تو ایک پل کے لیے تو وہ ایک لڑکی ہو کر کچھ نہ بول سکی اپنی نیلی آنکھیں لیے وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی

ہیلو میم

I'm sure you are the sister of Sir Farzam Chaudhary

اس نے جلدی سے بولا

Yes but this is?

اس نے ڈیکوریشن کی طرف اشارہ کیا

میم سر فرزام نے کل ہی یہ ڈیکوریشن کروائی ہے.

اوکے..

www.classicurdumaterial.com

چلیں میں آپ کو آپ کا آفس دکھا دوں

حورم اس کے ہمراہ آگے بڑھی اور لفٹ کے ذریعے تھرڈ فلور پر پہنچی سامنے ہی ایک راہداری تھی اور اس کے اینڈ پر اس کا آفس..... وہ چلتی آگے بڑھی کہ سب ہی اسے دیکھ کے کھڑے ہو گئے اس پورشن میں سب لڑکیاں ہی تھیں..... وہ سیکرٹری کے ہمراہ اپنے آفس پہنچی اور یہ کیا پورے آفس کو سجایا گیا ہوا تھا اور سامنے ہی کیک بھی پڑا ہوا تھا آفس کو دیکھ کر اس کے چہرے پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ آئی

بھائی بھی نہ؟

وہ آگے بڑھی تو اس کے اوپر لکھے ورڈز دیکھ کر ٹھٹھکی

ویلکم بیک حورم چوھدری

بعد کا پوچھتی وہ اس کی طرف مڑی جو کہ توصیفی نگاہوں سے آفس کو دیکھ رہی تھی یہ تو اس کے علم میں بھی نہیں تھا کہ سر شاہ نے ایسا ڈیکوریٹ کروایا ہو گا

سو آپ کا نام

حورم اب اس سے پوچھ رہی تھی

Mam, I'm Neena....

سو مس نینا مجھے بھائی کے آفس کے بارے میں بتا دیں

میم سیکنڈ فلور پر سامنے سے لیفٹ لیکن.....

حورم جو باہر نکل رہی تھی اس کے لیکن کہنے پر ٹھٹھکی اور اس سے دیکھا

کچھ نہیں میم وہ بس وہاں...

وہ ابھی بول رہی تھی کہ حورم نے اس کی بات کاٹی

اوکے میں دیکھ لوں گی آپ فکر نہ کریں

وہ کہہ کر باہر نکل گئی جبکہ نینا سر شاہ کے بارے میں سوچنے لگی کہ وہ تو کسی کو بھی اپنے آفس نہیں آنے دیتے تھے

جبکہ حورم لِفٹ سے سیکنڈ فلور پہنچ چکی تھی اور لفٹ سے باہر نکلی تو ہر کوئی اسے ہی تک رہا تھا کہ جیسے وہ اس وقت سب کچھ ایکسپیٹ کر رہے تھے لیکن ایک مومی گڑیا کو نہیں وہ سب کو نظرانداز کیے آگے بڑھ رہی تھی اس کی ہیل کی ٹک ٹک الگ ہی آواز پیدا کر رہے تھے جبکہ اینڈ پر بیٹھی سحر بھی حیرت میں مبتلا تھی کہ کون بغیر پوچھے سر کے آفس میں جا رہا ہے ہوش تو اسے تب آئی جب وہ لیفٹ مڑ چکی تھی

لو یہ توگئیں..... ظالم بادشاہ کے پاس

حورم لیفٹ مڑ کر آفس کے دروازے تک پہنچی اور ابھی کھولنے ہی لگی تھی کہ دروازے کو پہلے ہی کسی نے کھولا اور آگے گرنے ہی والی تھی کہ کسی نے جلدی سے اسے پکڑ کر اپنی اور کھینچا..................

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

آفس کے سامنے اس نے اپنی BMW روکی اور اندر کی طرف بڑھ گیا لیکن اینٹرنس پر ہی اس کے قدم رک گئے

یہ لڑکا بھی نہ؟

ڈیکوریشن دیکھ کر سر جھٹک کر آگے بڑھ گیا راہداری سے گزرتا اپنی سیکرٹری سحر کو اپنے آفس آنے کا کہہ کر آگے بڑھ گیا سارے ورکرز اس کی موجودگی میں مہذب رہتے ورنہ جب تک فرزام تھا تو وہ بھی کبھی کبھا ریلیکس ہو جاتے لیکن اس کی موجودگی میں مجال ہو جو کوئی لیٹ ہو یا پھر ٹائم کا ضیاع کرے

دروازہ ناک ہوا تو اندر آنے کی اجازت دیتے اس نے سارے دن کا شیڈول پوچھا اور تھوڑی دیر کچھ سوچتا رہا پھر گویا ہوا

Miss Sehar, Decorate Farzam's office with black and white ballons within one hour and a cake written with Welcome Hooram Chaudhary

اپنے ازلی لہجے میں بولتا شیڈول دیکھنے لگا

Okay Sir, but one hour......?

وہ ہچکچاتے بولی

مس سحر میرے ایک گھنٹے کا مطلب صرف ایک گھنٹہ ہے

وہ موبائل پر کچھ دیکھتے تھوڑا غصے سے بولا

O...okay Sir..

جلدی سے جواب دیتی پلٹ گئی البتہ ذہن میں بہت سے سوال تھے کیونکہ کبھی بھی ان کے کھڑوس باس نے ایسی کوئی فرمائش نہیں کی تھی اور اب ایسے کی فرمائش اور وہ بھی کسی لڑکی کے لیے حیرت کی بات تو تھی

ضرور ان کا تعلق سر فرزام سے ہو گا لگتا ہے بہت خاص ہیں؟

گھنٹہ سے بھی پہلے سجاوٹ کروا کے خود سے بولی البتہ نچلے فلور کی ڈیکوریشن سے انجان تھی

وہ اپنے آفس میں بیٹھا لیپ ٹاپ سامنے رکھا کسی سوچ میں گم تھا کہ ڈیکوریشن کمپلیٹ ہونے کی اطلاع ملی پھر کافی دیر فون پر میسجز میں بزی تھا جب آدھا گھنٹا گزر چکا اور فرزام کے آفس جانے کا اردہ کرتے ہوئے اٹھا اور فون پر دیکھتا دروزہ کھولا کہ کوئی اس پار سے اچانک ہی آیا اور

PDF LIBRARY 0333-7412793

www.classicurdumaterial.com

اسے گرنے سے بچانے کے لیے اپنی اور کھینچا کہ تب ہی حورم نے حیرانگی سے سر اٹھا کر اسے دیکھا اسے لگا کہ فرزام تو ہے نہیں آفس میں کوئی بھی نہیں ہوگا لیکن اب حیرانگی سے اس کالی آنکھوں والے ساحر کو دیکھ رہی تھی وہ اس وقت کچھ بھی توقع کر سکتی تھی لیکن یہ نہیں

بلیک سوٹ اور وائیٹ ڈریس شرٹ پہنے کالے بال جیل کی مدد سے کھڑے کیے کسی کو بھی پاگل کر سکتا تھا

کالی مقناطیسی کشش رکھنے والی آنکھیں اسے اپنی اور کھینچ رہی تھیں وہ اپنی نظریں ہٹانا چاہتی تھی لیکن ایسا کر نہ سکی مبہوت ہو کر اسے دیکھ رہی تھی اس نے اپنی نیلی آنکھوں کی بہت تعریف سنی تھی لیکن اس کے آگے اسے اپنا آپ بھی کم لگنے لگا وہ اس کی زندگی میں آنے والا شاید نہیں یقیناً پہلا مرد تھا جس نے اسے اپنی اور کھینچا تھا

اسے دیکھ کر اس کے چہرے پر ایک پراسرار مسکراہٹ نے احاطہ کیا وہ آسانی سے سمجھ رہا تھا کہ حورم کی نیلی آنکھیں اس کی کالی آنکھوں سے ہیپناٹائز ہو رہی ہیں

حورم جو اس کی آنکھوں کے سحر سے ابھی نکل نہیں پائی تھی کہ اس کی مسکراہٹ پر کھو گئی اور اس پہ تضاد اس کے ہونٹ سے قدرے اوپر کالا تل اس کے حسین چہرے کو اور حسین بنا رہا تھا اس کا دل کیا کہ وہ اسے چھو کر دیکھے

آنکھوں کے سحر سے بھی نکل گئے, مسکراہٹ کے وار سے بھی بچ گئے

لیکن اس کے ہونٹ کے تل کے آگے

دل______خود بخود ہی جھک گیا

)ازخود(

کمرے میں حورم کی چینل پرفیوم اور اس کی ڈائیور کی سیواگ پرفیوم کی خوشبو نے الگ ہی ماحول بنایا ہوا تھا کہ تبھی اس نے ذرا سا جھک کر اس کے کان میں سرگوشی نما آواز میں کہا

ویلکم مس حورم چودھری

کہہ کر اس نے آرام سے اپنے سے الگ کیا

حورم نے اس کے منہ سے نام سن کر ہی چونک کر اس کی طرف دیکھا تھا آنکھوں میں بے یقینی واضح تھی

اس کی آنکھوں میں لکھے سوال کو پڑھ کر وہ دلکشی سے ہنس دیا اور اپنی سیٹ کی جانب بڑھ گیا

وقت آنے پر آپ کو آپ کے سارے سوالات کے جوابات مل جائیں گے

یہ سن کر اسے غصہ چڑھا اور کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ آفس کا دروازہ کھلا اور فرزام اندر آیا

بھائی.......

حیرانی سے چلائی اور اس کے سینے سے لگ گئی

بھائی آپ بتا تو دیتے کہ آپ نے آنا ہے

اس نے سر اٹھا کر شکوہ کیا آخر دو سال کے بعد وہ مل رہی تھی

اگر بتا دیتا تو سرپرائز کیسے ہوتا

ان دونوں نے اس کی موجودگی کو از سر نو ہی فراموش کر دیا ہوا تھا کہ جبھی بولا

ایکسکیوز می؟ شاید کوئی اور بھی یہاں ہے

وہ اٹھتا بولا

جواباً حورم نے منہ بنا لیا جبکہ فرزام اس سے بغلگیر ہوا

سنا اور میٹنگ کیسی رہی

شاہ نے پوچھا

ایک دم پرفیکٹ اور زرا تم دونوں میرے ساتھ کانفرنس روم میں آؤ...

ان سے کہتا ان دونوں کو ساتھ لیتا وہ باہر نکلا جبکہ سٹاف ان تینوں کو ساتھ دیکھ کر حیران تھا بہت سو کی آنکھوں میں ستائش تھی درمیان میں بلیک اینڈ وائٹ میں کوئی موم کی گڑیا تھی اور اس کے دونوں طرف ان کے سر فرزام اور سر شاہ.........

وہ ان دونوں کو لے کانفرنس روم کا گلاس ڈور دھکیلتا اندر داخل ہوا جس کی دو دیواریں شیشے کی تھیں جس سے باہر کا منظر صاف دیکھائی دے رہا تھا اور باقی دو دیواروں پر lcd کے ساتھ

پروجیکٹر کا سسٹم سیٹ کیا گیا تھا اور درمیان میں بڑی سی میز کے گرد کرسیاں.....

اس نے سربراہی کرسی پر حورم کو بیٹھایا اور شاہ کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے وہ خود بھی بیٹھا اب البتہ پہلے کی نسبت تھوڑا سنجیدہ تھا

بھائی کیا بات ہے

اس نے اسے دیکھتے پوچھا

گڑیا دیکھو جو بھی میں کہوں گا غور سے سنو گی

اوکے ؟

اس نے ہاں میں سر ہلایا

حورم اصل میں یہ کمپنی اس شہر کی مین برانچ ہے اور آج سے یہ تمھارے نام ہوئی اور اس کمپنی کے ففٹی شیئرز شاہ کے نام ہیں پچھلے دو سالوں سے اور اور اب ففٹی شیئرز تمھارے نام ہیں البتہ اب میں اس کمپنی میں نہیں ہوں گا آج سے میری سیٹ پر تم ہو اور ان پیپرز پر سائن کرو...

نینا سے پیپرز وہ پہلے ہی منگوا چکا تھا جو اس نے نکال کر اس کے سامنے کیے جو اب تک بے یقینی سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی حیران تو شاہ بھی تھا لیکن چپ بیٹھا تھا ورنہ اس پر غصہ تو اسے بہت آ رہا تھا

حورم کیا ہوا؟

وہ اب تک کچھ نہیں بولی تھی اور فرزام کو ہی تک رہی تھی کہ اس نے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لیا

بھا... بھائی لیکن یہ سب میرا مطلب اتنی جلدی میں کیسے کروں گی سب ہینڈل ابھی تو مجھے کوئی ایکسپیرینس ہی نہیں پھر؟

حورم میں زندگی کے ہر سفر پر تمھارے ساتھ ہوں گا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ تمھیں زندگی کے ہر موڑ پر کسی کی مدد کی ضرورت ہو گی اور ویسے بھی شاہ ادھر ہی ہے وہ تمھیں گائیڈ کرے گا آخر کو دو سال اکٹھے ہی پڑھ کر آئے ہیں...

اس نے کہنے کے لیے بولنا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی شاہ بول اٹھا

میرے خیال سے یہ بہتر فیصلہ ہے کیوں مس حورم چوھدری ؟

اس نے آخر میں اسے دیکھا جو اسے دیکھنے سے اجتناب کر رہی تھی

مجھے پتہ ہے کہ کونسا فیصلہ میرے لیے بہتر ہے اور کونسا نہیں مسٹر شاہ

وہ ہلکے سے غصے سے بولی اس وقت اسے اس مغرور انسان کا بیچ میں بولنا پسند نہیں آیا تھا اور پھر فرزام کی طرف مڑی جو کہ مسکراہٹ چھپا رہا تھا

لیکن بھائی میں اتنی جلدی نہیں کر سکتی؟

www.classicurdumaterial.com

کیوں نہیں کر سکتی آخر کو حمدان چودھری کی بیٹی ہو فرزام چودھری کی بہن اور.....

وہ ابھی آگے بولنے لگا تھا کہ اس نے اس کی بات کاٹی

اوکے اوکے لائیں پیپرز میں سائن کر دوں

اس نے پیپرز پکڑے اور سوچتے ہوئے سائن کر دیے

That's like my doll.......

وہ اب کھڑے ہو چکے تھے اور باہر نکل آئے

فرزام میں اپنے آفس ہوں کچھ کام پینڈنگ ہیں...

لیکن یار اوپر تو آ نہ

نہیں ابھی نہیں

وہ حورم کی طرف دیکھتے بولا اور اپنے آفس کی طرف رخ کر لیا

ویسے بھائی اتنی ڈیکوریشن کی بھی کیا ضرورت تھی ؟

وہ ساتھ چلتے بولی

کیا مطلب کیا ضرورت تھی ؟میری گڑیا کا آج آفس پہلا دن تھا تو اتنا تو بنتا تھا........

Miss Neena, come to my office after few minutes........

ساتھ اپنی سیکرٹری کو کہتے وہ آفس میں داخل ہوا لیکن اس کی سجاوٹ دیکھ کر چونک گیا

واؤ.....زبردست.....

کیا مطلب بھائی یہ آپ نے نہیں کروایا؟
وہ اس کے تاثرات دیکھتی گویا ہوئی

آئی تھنک یہ شاہ نے کروایا ہے ؟
وہ کیک کو دیکھتا بولا

حورم کو سنتے ہی غصہ چڑھا اور پچھلی ملاقات یاد آئی کہ تبھی نینا ناک کر کے اجازت لیتی اندر آئی

مس نینا, میرا آج آفس میں لاسٹ ڈے سو مجھے کمپنی کی ہر چیز کی انفارمیشن چاہیے
And she is my beloved sister Miss Hooram Chaudhary
اور کوشش کیجیے گا کہ انہیں کسی بھی شکایت کا موقع نہ ملے اور آپ ان کے ساتھ رہیں گی

وہ پوری ڈیٹیل بتاتا بولا جبکہ حورم سامنے صوفے پر بیٹھے جائزہ لینے میں مصروف تھی

Okay Sir and Welcome Mam.

جواباً حورم نے سر ہلانے پر اکتفا کیا تو وہ نینا بھی چلے گئی

گڑیا کیا سوچا جا رہا ہے ؟
وہ کب سے اس کے تاثرات نوٹ کر رہا تھا کہ پوچھ بیٹھا

کچھ بھی نہیں بھائی...

اس کے جواب پر وہ اٹھ کر اس کے ساتھ صوفے پر آیا اور اس کے ہاتھ تھام کر بولا

تو پھر میری گڑیا مسکرا کیوں نہیں رہی؟آپ بہت بدل گئی ہو ان دو سالوں میں, مجھے تو پتہ بھی نہیں تھا کہ آپ اتنی بڑی ہوگئی ہو کوئی پریشانی ہے تو مجھ سے بھی شئیر نہیں کرو گی؟

جواباً اس نے اس کے بازو پر سر ٹکا دیا

بھائی انسان وقت کے ساتھ بڑا ہوتا ہے لیکن بعض اوقات حالات اسے وقت سے پہلے بڑا کر دیتے ہیں اور

اور وقت تو بہت کچھ چھین لیتا ہے خیر میری تو مسکراہٹ تھی....... اور اوپر سے آج جو کچھ ہوا.......

وہ افسردگی سے بول رہی تھی کہ آخر میں اس نے سر اٹھایا

حورم میری جان زندگی میں آگے بہت کچھ آنے والا ہے اور آپ نے ہر حالات کا سامنا کرنا ہے اور اس میں مجھے آپ ہمیشہ ساتھ پاؤ گی.......

جی.......

اچھا آپ ایسا کریں گھر چلیں جائیں آج تو کچھ بھی نہیں ہے مس نینا آج سے آپ کی سیکرٹری ہیں اور میں اسے بریفنگ دے دوں گا

وہ اٹھتے بولا اور ٹیبل سے کیک کا چھوٹا سا پیس اٹھایا اور حورم کی طرف بڑھایا

سوچا چکھ لیتے ہیں ورنہ جناب کا کیا پتہ؟

کیک کا ٹکڑا منہ میں رکھتا بولا

بھائی میں چلتی ہوں آج ماما گھر پر ہیں تو تھوڑا ٹائم سپینڈ کر لوں اور آپی سے بھی بات نہیں ہوئی.....

وہ کھڑے ہوتے بولی

اوکے میں بھی کوشش کروں گا کہ جلدی گھر آ جاؤں

حورم نچلے فلور کی جانب بڑھ گئی جبکہ فرزام کا ارادہ شاہ کے آفس کی طرف تھا

نینا ایک بار پھر سے اسے دیکھتی رہ گئی وہ دونوں بہن بھائی کمال کے تھے

فرزام سر کی بہن تو ان کی طرح ہی خوبصورت ہے یار

نینا اپنی اسسٹنٹ سے بولی

اور سر شاہ کے ساتھ تو کیا کمال کی جوڑی لگ رہی تھی

بالکل یہ تو.... میں نے پہلی بار نیچے دیکھا تو سچی پوچھو مجھے تو ایک موم کی گڑیا کا گمان ہوا تھا

پتہ تو تب چلا جب انہوں نے رخ میری طرف کیا

ویسے آج کوئی خاص بات ہے کیا جو اتنی تیاری

یار بس سر نے کل کہا کہ ان کی بہن آنے والی ہیں تو تھوڑا بہت ڈیکور کروانا ہو گا اور پھر صبح سحر آئی کہ شاہ سر نے آفس ڈیکور کرنے کے لیے کہا ہے

ہمممم........

وہ دونوں کام کی طرف متوجہ ہو گئیں جبکہ نینا سوچ رہی تھی کہ پہلے ایک سے سامنا مشکل ہوتا تھا اب تو دونوں مغرور انسانوں سے کیسے کرے گی

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

وہ سیدھا اپنے آفس میں داخل ہوا اور کوٹ اتار کر ہینگ کیا اور بیٹھ کر پانی کا گلاس پیا اور سر پیچھے گرا لیا اس کا دماغ تیزی سے کام کر رہا تھا پھر کچھ سوچ کر اس نے فون اٹھایا اور کسی کا نمبر ڈائل کیا کچھ دیر بعد فون اٹھا لیا گیا

ہیلو حیدر کیا صورتحال ہے؟

اس نے جھٹ سے پوچھا

سب کچھ تیار ہے لیکن شاہ تو ایک بار پھر سوچ لے کہ کیا یہ صحیح ہو گا میرا مطلب ہے کہ حورم کے ساتھ نہیں کوئی اور راستہ ڈھونڈتے ہیں جب حورم کو پتہ چلے گا تو اس کا ری ایکشن اور پھر کیا بعد میں تمہارا یقین کرے گی

حیدر میں تجھ سے جتنا کہا ہے تو اتنا ہی کرے گا اور میں سب کچھ پہلے ہی سوچ چکا ہوں اب بس کھیل شروع ہونے کا انتظار ہے

وہ دبے دبے غصے سے بولا

اوکے یار جیسی تیری مرضی

حیدر نے کہنے کے ساتھ ہی فون بند کر دیا تو اس نے فون ٹیبل پر پھینک دیا

وہ کافی دیر سے بیٹھا ہوا تھا کہ تبھی فرزام اندر داخل ہوا

اور اس کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ گیا

کیا میں پوچھنے کا اہل ہو سکتا ہوں کہ فرزام چودھری نے یہ حماقت کیوں کی

وہ غصے سے بولا

آپ یہ پوچھنے کے بالکل بھی اہل نہیں

وہ غیر سنجیدہ تھا

فرزام میرے سے تو پوچھ تو لیتا کہ ابھی وہ واقعی اس قابل ہے یا نہیں وہ کیسے ہینڈل کرے گی؟

وہ تپ کر بولا

شاہ دیکھو اگر حورم کے ساتھ میں ہوتا تو وہ کبھی بھی سیکھ نہیں سکے گی کیوں کہ اسے پتہ ہو گا کہ ہر قدم پر میں اس کے ساتھ ہوں گا لیکن اب جب وہ اکیلی ہے تو اسے خود کچھ کرنا پڑے گا اور تجھ سے بڑھ کر کوئی ہینڈل نہیں کر سکتا یہ سب اور مجھے تم پر پورا یقین ہے

اس نے اب آرام سے کرسی سے ٹیک لگا لی

اتنا بھی یقین نہ کیا کسی پر؟

وہ باہر دیکھتے بولا

کسی پر کب کرتا ہوں بس تجھ پر ہے یار.... اچھا اتنی دیر بعد آیا ہوں کافی ہی پلا دے

ہمممم.... کہتا ہوں

کہتے ہی ریسیور اٹھایا

وہ ایک اندھیرے کمرے میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور ساتھ اپنی ماں سے بات کر رہا تھا

اور مام سنائیں گھر کے حالات

کیا سناؤں عاشر کل کی آ گئی ہوئی ہے حورم اور پھر سے سب کے لاڈ اور پیار......تمھارے باپ کو تو تم سے زیادہ اس کی فکر ہے

دوسری طرف سے رافعہ بیگم کی آواز آئی

مام چھوڑیں اس بات کو آپ بتائیں آپ کیسی ہیں

وہ تھوڑی دیر ان سے بات کرتا رہا اور پھر کال بند کر کے فون میں اس کی تصوریں نکال کے دیکھنے لگا

حورم تم خود نہیں جانتی کہ تم کتنی خوبصورت ہو اور شاید معصوم بھی......

اسے پانچ سال پہلے کا منظر یاد آیا جب وہ پاکستان پہنچا تھا وہ رات کو گھر پہنچا اور صبح اس کا ٹکراؤ حورم سے ہوا وہ اسے کافی دیر بعد دیکھ رہا تھا ویسے تو وہ لگلے مہینے اس کی برتھ ڈے کے لیے آیا تھا

"عاشر بھائی آپ؟

وہ صبح سو کے اٹھی تھی کہ سامنے ہی عاشر تھا اور ہمیشہ کی طرح بولنا شروع ہو گئی

ویسے بھائی آپ میری برتھڈے میں آئے ہیں نہ لگلے مہینے میں سترہ کی ہو جاؤں گی"

"یار کیا سارا مزہ ہی خراب کردیا ویسے اتنے ہینڈسم بندے کو تم بھائی بول کر اس کی انسلٹ کر دیتی ہو"

وہ اپنی بھوری آنکھوں سے اسے گھورنے لگا

"ہینڈسم لڑکے کو بھائی بولنا اس کی انسلٹ ہوتی ہے ؟"
وہ آنکھیں پھیلا کر پوچھنے لگی

"تو اور کیا"

"پھر روزانہ میں تو اتنوں کو بھائی بولتی ہوں ان سب کی انسلٹ کر دیتی ہوں ہائے انہوں نے کبھی شرمندگی سے پھر کہا ہی نہیں ہونا اچھا کیا آپ نے بتا دیا. ویسے آپ کو شرمندگی نہیں تھی ہوئی ؟"

وہ معصومیت سے بولی.

"ویسے تمھیں اتنا بھی معصوم نہیں ہونا چاہیے تھا؟"عاشر عجیب سے انداز میں بولا.

لیکن اس کے پلے کچھ نہیں پڑا

اچھا ٹھیک ہے حورم پھر ملاقات ہوتی ہے میں فریش ہو جاؤں..

اوکے بھائی

افففف... اوکے ٹھیک ہے

وہ کہتے اپنے پورشن کی جانب بڑھ گیا

فون پر ہونے والے میسج سے وہ حال میں واپس آیا اور کچھ میسجز کرنے کے بعد کرسی سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند گیا

اور آخر کار تم دو سال بعد واپس آ ہی گئی ہو

حورم تم نے کیسے سوچ لیا کہ تم مجھ سے دور چلی جاؤ گی بالکل نہیں تمھیں واپس میرے پاس آنا ہی ہو گا......اور کوئی تمھارے پاس راستہ نہیں ہو گا

اس کا چہرہ نے ایک دم ہی سخت تاثرات اختیار کر لیے

◈◈◈◈◈◈◈◈◈◈◈◈◈◈◈◈

حورم نے آج پورا دن اپنی ماں کے ساتھ گزارا تھا

فرحت بیگم ایک اینجیو چلاتی ہیں جبکہ حماد اور حمدان چودھری آج کل گاؤں کے کاموں میں الجھے ہوئے تھے یہ سچ تھا کہ وہ لوگ قدرے دور ہو گئے تھے لیکن اپنے گاؤں کو وہ نہیں بھولے تھے اور کچھ نہ کچھ کام کرواتے رہتے تھے جبکہ رافعہ بیگم تو اپنے پورشن سے کم ہی نکلا کرتیں اور حورم کا سامنا بھی ان سے کم ہی ہوتا تھا

سہ پہر تک فرزام بھی گھر آ چکا تھا اور وہ تینوں کافی وقت کے بعد اکھٹے بیٹھے تھے انہوں نے امل کو بھی کال کی اسلام آباد میں وہ رہتی تھی اپنے شوہر مصطفیٰ اور ایک سال کے بیٹے عالیان کے ساتھ اور فلحال اس کا آنا مشکل تھا

فرزام پچھلے دنوں سے کافی تھک چکا تھا اور اوپر سے ائیرپورٹ سے سیدھا آفس چلا آیا تو تھوڑی دیر سونے کے لیے چلا گیا جبکہ تھوڑی دیر بعد حورم بولی

مما میں نا تھوڑی دیر کے لیے مال جا رہی ہوں کچھ چیزیں لینی ہیں

تو بیٹا کیسے جاؤ گی فرزام کو تو اٹھ لینے دو

مام ویسے ہی بھائی کافی تھکے ہوئے ہیں اور میں نے کونسا کچھ زیادہ شاپنگ کرنی ہے جلدی واپس آ جاؤں گی

اوکے لیکن حور اپنا دھیان رکھنا

وہ ان سے ہدایات لیتے باہر آ گئی اور گاڑی نکال کر کراچی کے مشہور مال کی طرف موڑ دی اسے کچھ زیادہ چیزیں نہیں چاہیے تھا بس اپنے لیے ڈریسز شوز وغیرہ ہی........

سب کچھ لینے کے بعد وہ باہر نکل آئی تو اسے لگا کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے لیکن جب اس نے سر اٹھایا تو کوئی بھی نہ تھا

وہ سر جھٹکتے آگے بڑھ گئی....

www.classicurdumaterial.com

◇ ◇ ◇ ◇ ◇ ◇ ◇ ◇ ◇ ◇ ◇ ◇ ◇

وہ صارم کے ساتھ مال آیا ہوا تھا اور صارم ثناء کے لیے کچھ پسند کر رہا تھا کہ اس کی نظر سامنے پڑی......

میر!!!!

اس نے اس کا بازو ہلایا

ہمممم.....

وہ فون پر بزی تھا

یار وہ دیکھ حورم وہ بھی سامنے

اس نے اس کے کہنے پر سر اٹھا کر دیکھا ہمیشہ کی طرح ہی سب سے منفرد لگی اس نے بالوں کو پونی ٹیل میں قید کیا ہوا تھا جس کے آخر پر موٹے موٹے کرلز تھے اور کچھ کرلی لیٹیں اس کے چہرے کے دونوں جانب تھیں جنہیں وہ بار بار پیچھے ہٹا رہی تھی

وہ اس کو دیکھ رہا تھا کہ اس نے سر اٹھا کر ادھر ادھر دیکھا لیکن وہ جلدی سے صارم کو لے کر پلٹ گیا

تو اس سے بات نہیں کرے گا

اس نے ساتھ چلتے پوچھا

صارم منہ بند رکھ ورنہ میں سارا غصہ تیرے پہ نکال دوں گا

وہ موبائل پر تیزی سے ٹائپ کرتے کہہ رہا تھا جبکہ وہ بڑے بڑے منہ بناتا ساتھ چل دیا

◈ ◈ ◈ ◈ ◈ ◈ ◈ ◈ ◈ ◈ ◈ ◈ ◈

وہ مال کے بیک سائیڈ پر بنے پارکنگ ایریا میں آئی جہاں اس کی گاڑی پارک تھی اس نے سامان اندر رکھ کر سیدھی ہوئی ہی تھی کہ اسے پیچھے سے کچھ محسوس ہوا تو دیکھا دو آدمی اس کی طرف بڑھ رہے تھے اور اس سے کچھ فاصلے پر کھڑے ہو گئے وہ اطمینان سے ان کا جائزہ لینے لگی جسامت میں اچھے خاصے تھے کہ تبھی ایک بولا

دیکھو لڑکی اگر تو چاہتی ہے کہ کوئی تماشہ نہ ہو تو آرام سے ہمارے ساتھ چل

اوہ رئیلی اور تم لوگوں کو کیوں لگ رہا ہے کہ میں تمھارے ساتھ چلوں گی

وہ تھوڑا سا فاصلہ مٹاتے بولی

اگر ایسے نہیں ماننا تو ٹھیک ہے ہمیں زبردستی لے کے جانا پڑا گا تجھے

اگر ہے ہمت تو کرو مقابلہ

اس نے جیکٹ کے بازو فولڈ کیے کہ تبھی ان میں سے ایک آگے بڑھا ابھی وہ اسے ہاتھ لگاتا کہ اس نے اچانک ہی دائیں ٹانگ سے حملہ کیا.... حملہ اتنا اچانک تھا اس کے لیے کہ وہ دور جا گرا

www.classicurdumaterial.com

اور دوسرا آگے بڑھا کہ اس نے ایک کک لگائی جس سے بلبلا کہ رہ گیا انہوں نے اسے عام ہی سمجھا تھا اور انہیں بتایا بھی یہی گیا تھا کہ وہ اسے آسانی سے قابو کر سکتے ہیں لیکن اب معاملہ ہی الٹ تھا وہ ان کا ہر وار ضائع کر رہی تھی کہ تبھی ایک بولا

دیکھ لڑکی ہم تجھے کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہتے ہمیں مجبور مت کر

اوہ نقصان...... اگر نقصان پہنچانا ہوتا تو کب کے پہنچا دیتے

اس نے جلدی سے سائیڈ سے ایک لوہے کی راڈ پکڑی اور ایک کے سر پر ضرب لگائی تھی جبکہ دوسرا پہلے ہی بے ہوش تھا

چلو ایتھنز میں مارشل آرٹ کسی کام تو آئی

اس نے ایتھنز میں مارشل آرٹ میں kyuki-do ٹریننگ حاصل کی تھی اور کئی انعامات بھی جیتے تھے جس سے اس میں سیلف ڈیفینس اچھا خاصا تھا وہ ابھی یہی سوچ رہی تھی کہ اب ان کا کیا کرے یہ تو ایک پولیس کیس ہو سکتا تھا کہ تبھی تالیوں کی آواز گونجی اس نے چونک کر سر اٹھایا تو آنے والے کو دیکھ کر حیران ہو گئی.......

وہ پارکنگ ایریا کی طرف بڑھا تھا کہ اسے سائیڈ سے کچھ آوازیں آنے لگیں اس نے دیکھا تو سامنے ہی فرزام چودھری کی بہن حورم چودھری کو دو آدمیوں نے گھیرا تھا ابھی وہ آگے جاتا یا کچھ کرتا

کہ اس سے پہلے ہی وہ ان پر ٹوٹ چکی تھی وہ خود دیکھ کر کافی حیران ہوا تھا اس کے وار اور کراس کے طریقے سے مارنے کے انداز میں وہ سمجھ گیا کہ مارشل آرٹ میں چیمپئن رہی ہے

جب وہ دونوں کو نیم بے ہوش کر چکی تو وہ پیچھے سے تالی بجاتا نمودار ہوا

ویلڈن مس حورم چودھری ! آپ نے واقعی ہی حیران کر دیا؟

وہ توصیفی نظروں سے دیکھ رہا تھا

اوہ تو مسٹر شاہ آپ یہاں

وہ حیران ہوتے مڑی

ویل میں تو میٹنگ کی بکنگ کے لیے آیا تھا یہاں لیکن میرے خیال سے ہم آفس میں نہیں تو نارمل بات کر سکتے ہیں؟

وہ اس کی طرف دیکھتے بولا

تو وہ طنزیہ ہنسی

نارمل ,لیکن یہ آپ کا خیال ہے اور میرے خیال کے مطابق مجھے یہاں سے چلنا چاہیے مسٹر شاہ

وہ اس کے سامنے کھڑے ہوتے اس کی کالی آنکھوں میں دیکھ کر کہنے لگی وہ بغور اس کا جائزہ لے رہا تھا نیلی نوز پن اس کے چہرے پر جھلملا رہی تھی اس کی بات پر ہنس کر سر جھٹکا

PDF LIBRARY
0333-7412793

اور کچھ کہتا کہ اس نے جلدی سے اسے ہاتھ بڑھا کر اپنی طرف کھینچا وہ جو اس کے لیے تیار نہیں تھی اس کے سینے سے لگتے لگتے بچی لیکن اس کا ایک ہاتھ اس کے گرد جبکہ دوسرے ہاتھ سے اس نے پسٹل نکال کر اس پر نشانہ لیا اور فائر کی آواز پر وہ جو پسٹل سے حملہ کرنے کی کوشش کرنے لگا تھا لیکن اگلے ہی لمحے شاید اس کی زندگی نے اسے مہلت ہی نہ دی...

اس کی اس حرکت پر حورم جی جان سے کانپ اٹھی اسے تو یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ یہ اس نے کیا کیا ہے وہ جھٹکے سے اس کا حصار توڑ کر نکلی

یہ..یہ آ..آپ نے کیا کیا

وہ اب تک بے یقین تھی کہ کیسے اس نے آرام سے اس کا کام تمام کر ڈالا

کیا کیا کچھ تو نہیں

وہ آرام سے بولتا ان کی جانب آیا اور جس پر فائر کیا گیا تھا اس کے ہاتھ سے پسٹل لے کر دوسرے جس کے سر پر راڈ لگا تھا اس کے سر پر فائر کیا اور پسٹل کو صاف کر کے پہلے والے کے ہاتھ میں تھما دی جبکہ اپنی پسٹل کو رومال سے صاف کر کے دوسرے والے کے ہاتھ میں تھما دی اور آمنے سامنے کر دیا اور سب کام سے فارغ ہو کر اس کی طرف مڑا جو اب تک بے یقین تھی

حورم سے تو اپنی ٹانگوں پر کھڑا ہونا مشکل لگ رہا تھا مانا کہ اس نے انہیں پیٹا تھا لیکن اس کا ارادہ انہیں پولیس کے حوالے کرنا تھا لیکن اس نے تو ان کا کام ہی تمام کر دیا تھا

اس نے آج پہلی بار کسی کا خون ہوتے دیکھا تھا

وہ ویسی ہی کھڑی تھی جب وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر پچھلی سائڈ سے باہر لایا اور اسے ایک کرسی پر بیٹھایا

آپ... آپ کون ہیں.... مجھے سچ سچ بتائیں ؟

وہ چلائی

اوہ تو تمھیں نہیں پتہ کہ میں کون ہوں؟

اس کے سامنے آتا بولا

میں میں بھائی کو بتاؤں گی؟

وہ ڈرتے بولی

تم اس بات کا کسی سے بھی ذکر نہیں کر رہی انڈرسٹینڈ؟

وہ سنجیدگی سے بولا

میں پولیس کو انفارم کر دوں گی؟

اس کی بات پر وہ ہنسا

تو کرو لیکن میرے سے پہلے تم اندر ہو گی کیونکہ پہلے حملہ تم نے ہی کیا تھا

آپ سچ سچ بتائیں کون ہیں آپ؟

وہ اس کے سامنے آ کر جھکا

دیکھ نہیں رہی مرڈرر ہوں دو لوگوں کو تمھارے سامنا مارا ہے..

آپ بہت خطرناک ہیں....

اس کی بات پر وہ دلکشی سے مسکرا دیا وہی جان لیوا مسکراہٹ وہ اس کے پیچھے کھڑا ہوا اور اپنے دونوں ہاتھ اس کے ہاتھوں پر رکھے اور اس کے کان کے قریب جھکا اس نے اپنی آنکھیں زور سے میچ دیں

کبھی میری دسترس میں آؤ تو سہی پھر بتاؤں گا کہ کتنا خطرناک ہوں میں؟

اس کی بات پر وہ اسے اپنی روح فنا ہوتی محسوس ہوئی نہیں یہ سب نہیں ہونا چاہیئے تھا اس نے آنکھیں کھولیں اور اس سے دور ہوئی اور بنا کچھ کہتے بھاگ گئی اور وہ اسے جاتا دیکھنے لگا اور بیک سے باہر نکل کر کسی کو میسج سینڈ کیا اور فون رکھنے لگا کہ حیدر کی کال آنے لگی اس نے اٹھائی

ہیلو شاہ تو ٹھیک ہے یار؟

دوسری طرف سے بے چینی سے پوچھا گیا

ہمممم..... ٹھیک ہوں

اور حورم

وہ بھی ٹھیک ہے اچھی خاصی دھلائی کر دی تھی اس نے ان لوگوں کی؟
وہ سامنے دیکھتا بولا

یار لیکن اب زیادہ محتاط رہنا چاہیے.......

کھیل کا آغاز ہو گیا ہے حیدر اب دیکھتے جاؤ کیا کیا ہوتا ہے
وہ سرد لہجے میں بولا

تو بتا اسلام آباد ٹھیک ہے سب؟
ہمم.... ٹھیک ہے یہاں

پھر رکھتا ہوں بعد میں بات ہو گی......

فون بند کر کے وہ آرام سے نکل آیا جبکہ پیچھے لوگوں اور پولیس کی آواز اسے سنائی دینے لگی.......

◈ ◈ ◈ ◈ ◈ ◈ ◈ ◈ ◈ ◈ ◈ ◈ ◈

وہ میٹنگ میں بیٹھے ہوئے تھے اور ڈیل کے لیے ڈسکشن چل رہی تھی کے مخالف پارٹی کے باس نے اس کی بھوری آنکھوں میں دیکھتے کہا

میری طرف سے ڈیل ڈن...

جبکہ اور تھوڑی دیر بعد اس پرائیوٹ میٹنگ کا اختتام ہوا اور وہ دونوں ان کو سی آف کرنے کے بعد واپس آ گئے

ویسے میر.... میں ایک بات سوچ رہا تھا
صارم اس کی طرف دیکھتے بولا

اگر بکواس سوچ رہا ہے تو منہ بند ہی رکھنا
اسے نے اسے بھوری آنکھوں سے گھور کے کہا

یار کیا میں تو یہ کہہ رہا تھا کہ وہ ڈیل کے لیے اتنی جلدی مان کیسے گئے؟
وہ سوچتے بولا

تو اس کے بارے میں نہ ہی سوچ تو اچھا ہے چل گھر چلیں
وہ اس کو لیے باہر کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ بھی اسے باتیں سناتا چل پڑا

◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆

وہ ابھی گھر میں داخل ہوا تھا تو اسے کچن سے آوازیں سنائیں دینے لگیں تو وہ مسکراتا ہوا اسی طرف آ گیا جہاں وہ کھڑی چائے بنارہی تھی اور یقیناً اس کی آمد سے بھی بے خبر نہیں تھی

کہ تبھی وہ اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا کہ وہ مسکراتی ہوئ پلٹی

تو آپ آ گئے ؟ کہاں پر تھے اتنی دیر سے ؟

وہ مصنوئی خفگی سے بولی

جبکہ وہ اس کی بات پر مسکرا دیا

میں تو یہاں تمہارے پاس ہی تھا

ارحم میں سیریس ہوں میں کب کی ویٹ کر رہی تھی آپ کا اور آپ کے بیٹے نے اور تنگ کر کے رکھا ہوا تھا

وہ اس کی کالی گہری آنکھوں میں اپنی سرمئی آنکھیں گاڑھے پوچھ رہی تھی

ارحہ میری جان... تھوڑا سا کام زیادہ تھا اسی لیے لیٹ ہو گیا

ارحم اس کا ہاتھ پکڑے کہہ رہا تھا کہ کسی کے رونے کی آواز آئی

لیں اٹھ گیا ہے آپ کا شہزادہ سنبھالے اسے جا کے اب.........

اس کی بات پر نرمی سے مسکرا دیا اور اپنے بیڈروم کی جانب بڑھ گیا جہاں ان کی زندگی ان کا شہزادہ "ارحام شاہ" شور مچائے بیٹھے تھے

پہلی قسط کا لنک

https://m.facebook.com/story.php?story_fbid=11952
4443081132&id=110018394031737

..

ارحہ میری جان..... تھوڑا سا کام زیادہ تھا اسی لیے لیٹ ہو گیا

ارحم اس کا ہاتھ پکڑے کہہ رہا تھا کہ کسی کے رونے کی آواز آئی

لیں اٹھ گیا ہے آپ کا شہزادہ سنبھالے اسے جا کے اب..........

اس کی بات پر نرمی سے مسکرا دیا اور اپنے بیڈروم کی جانب بڑھ گیا جہاں ان کی زندگی ان کا شہزادہ "ارحام شاہ" شور مچائے بیٹھے تھے.......

وہ کمرے میں داخل ہوا تو دیکھا کہ ارحام تکیوں کو دور پھینکتا بیڈ کے درمیان میں بیٹھا رونے میں مصروف تھا

ارے میرا شہزادہ اٹھ گیا

وہ اس کے پاس بیٹھتا بولا

پاپا میں آپ سے ناراج ہوں.... مجھے نہ بلائیں....

وہ منہ بسورتے بولا

ارحم نے بڑے پیار سے اپنے لال پھولے گالوں والے ساڑھے چار سالہ بیٹے کو دیکھا جو کہ حد سے زیادہ شرارتی بھی تھا

یار ارحام اب میں نے کیا کر دیا

وہ اسے گود میں لیتا بولا

آپ مجھ سے پیار نہیں کرتے آپ صرف ماما سے پیار کرتے ہو؟اسی لیے میں نہیں بولتا

وہ اب دوبارہ بیڈ پر بیٹھ چکا تھا وہ غالباً جان گیا تھا کہ اس کا باپ گھر آچکا ہے

اچھا تو کل کون کہہ رہا تھا کہ

"ماما! پاپا تو آپ سے زیادہ مجھے پیار کرتے ہیں"

وہ اسے اٹھاتے بیڈ سے اٹھا لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا

اچھا تو پھر میں تو کہہ رہا تھا کہ ارحام کے چاچو کے پاس چلتے ہیں لیکن یہاں تو لوگ ہی ناراض ہیں؟

وہ جانتا تھا کہ وہ کیسے مانے گا

سچی, ہم چاچو کے پاس جائیں گے پاپا کب جائیں گے کتنی دیر ہو گئی ان سے ملے

وہ اپنی گرین آنکھوں سے دیکھتا خوشی سے چلایا

واؤ کتنا مزہ آئے گا نہ

وہ دوبارہ سے نارمل ہو چکا تھا

ہاں تجھے تو مزہ آئے گا لیکن اسے نہیں آئے گا نہ؟

ارحم دوبارہ بیڈ پر لیٹ چکا تھا اور ارحام اس کے اوپر بیٹھا اپنی ٹون میں واپس آچکا تھا

آپ چاچو کو رہنے دیں انہیں کبھی مزہ آیا بھی ہے لیکن پچھلی بار تو انہوں نے پرامس کیا تھا کہ وہ مجھے فارم ہاؤس میں اپنے ایریل سے ملوئیں گے

وہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ اس کے چہرے پہ مارتا کہہ رہا تھا کہ تبھی ارحہ اندر آئی اس کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھا جس میں دو مگ چائے کے اور ایک گلاس دودھ کا تھا

یہ آپ سے چاچو نے کہا تھا؟

وہ مشکوک نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی کیونکہ وہ کبھی ایسا نہیں کہہ سکتا اور وہ بھی ارحام کو اس کی اس بات پر وہ کھلکھلا کر ہنسا تھا

چاچو آسانی سے مانتے بھی نہیں نہ

وہ اس کے ہاتھ سے گلاس لیتا بولا

ضرور کچھ نہ کچھ کیا ہو گا اِس نے اسی لیے کہہ دیا ہو گا ویسے بھی یہ ہی اس سے لڑ لیتا ہے

ارحم چائے کا گھونٹ لیتے بولا

اچھا ارحام آپ اب برش کر کے آئیں

وہ اسے بھیجتی ارحم کی طرف مڑی

بات ہوئی تھی آپ کی فرزام سے؟

ہمم.... ہوئی تھی اور حورم واپس آ چکی ہے

اچھا کب اور ہم کب جائیں گے ملنے پھوپھو کی بھی اتنی یاد آ رہی ہے اور حورم سے بھی ملنا ہے

وہ خوش ہوتے بتا رہی تھی لیکن اسے چپ دیکھتے بولی

ارحم کیا ہوا ہے؟

کچھ نہیں بس حورم کی وجہ سے پریشان ہوں میں نے شاہ کو سمجھایا بھی تھا کہ بدلے کی آگ میں اتنا نہ گر جائے اور حورم کو اس سے دور ہی رکھے لیکن مجھے نہیں لگتا کہ وہ مانے گا

وہ آنکھیں بند کیے بولا تو ارحہ بھی چپ ہو گئی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس بار شاہ اپنا نقصان ہی کرے گا

....

ارحہ حورم اور فرزام کے ماموں کی بیٹی تھی اس کے نانا نانو یورپ سے تعلق رکھتے تھے جبکہ ارحام نے اپنی گرین آنکھیں ارحہ کی ماں سے چرائی تھیں

اور پانچ سال پہلے ارحم کی ملاقات ارحہ سے ہوئی اور جلد ہی شادی کر لی جبکہ اس سارے عرصے کے دوران شاہ ان سے دور تھا جس کی وجہ سے وہ شادی پر بھی نہ آ سکا

— — — — — — — —

وہ شام کو اپنے کمرے سے باہر نکلی اور لاؤنج میں چلی آئی جہاں پر فرزام خبریں دیکھ رہا تھا کہ ہیڈلائنز سن کر اس کے قدم رک گئے

''ناظرین ہم آپ کو بتاتے چلیں کہ کراچی کے ایک مشہور مال کے پارکنگ ایریا سے دو لاشیں ملیں ہیں جبکہ پولیس کی تفتیش سے معلوم ہوا ہے کہ ان دونوں نے ایک دوسرے کو شوٹ کیا ہے کیونکہ دونوں پسٹلز پر ان دونوں کی انگلیوں کے نشان تھے اور ان کے ہاتھوں میں موجود پسٹلز سے نکلنے والی گولیاں بھی ایک دوسرے کو ہی لگیں ہیں''

سامنے ان کی تصوریں بھی دکھائی جا رہی تھیں جبکہ حورم ابھی تک سکتے کی کیفیت میں تھی وہ تو سمجھ رہی تھی کہ پتہ نہیں کیوں اس نے پسٹلز کو صاف کر کے ان کے ہاتھوں میں تھمائی تھی وہ دوبارہ سوچ کر جھرجھری لے کے رہ گئی

افف.... کتنا تیز انسان ہے

وہ فرزام کے پاس آ گئی اور صوفے پہ بیٹھ گئی اس کا دل تو کیا تھا کہ اس بدتمیز انسان کے بارے میں بتا ہی دے لیکن پھر چپ ہو گئی

بھائی اٹھ گئے آپ؟

وہ اس کے ہاتھ سے ریموٹ لے کر آواز بند کرتی بولی

میں تو کب کا اٹھ گیا ہوں لیکن آپ بتائیں مما بتا رہی تھیں کہ شاپنگ پر گئی تھی

جی بس تھوڑی بہت شاپنگ کرنی تھی

اچھا میں نے کل شام ایک پارٹی رکھی ہے جس میں پورے سٹاف اور کچھ بزنس پارٹنرز بھی ہیں اور وہ سپیشلی آپ کے لیے رکھی گئی ہے

وہ اسے بتاتے بولا

لیکن بھائی رہنے دیتے اور ویسے بھی مجھے زیادہ رش نہیں پسند اب؟

وہ نرمی سے بولی

حورم تو کون کہہ رہا ہے کہ آپ ساری پارٹی میں اٹینڈ کرو بس آپ کے آنر ہونے کی اناؤسمنٹ کرنی ہے

چلیں دیکھے گیں اچھا میں اب تھواری دیر اپنے باغیچے سے ہو آؤں دو سال بعد اپنے پودوں سے ملوں گی نہ جانے آپ نے ان کی کئیر کی ہو گی بھی یا نہیں

وہ مسکراتی اٹھ گئی

www.classicurdumaterial.com

آہاں...اپنے سے زیادہ کیئر کی ہے اب ویسے ہی وہ آپ کے بغیر اداس ہوں تو الگ بات ہے وہ بھی مسکراتے بولا

اچھا بھائی آپ بھی آئے نہ؟

آپ جاؤ میں ایک فون کال کر کے آیا

اوکے

وہ سر ہلاتی باہر کی جانب بڑھ گئی پورچ سے نکل کر باہر آئی اور پتھر کی روش پر چلتی باغیچے میں داخل ہوئی جیسے ہی اس نے قدم رکھا ایک ٹھنڈی ہوا کے جھونکے نے اس کا استقبال کیا جیسے وہاں پر موجود ہر چیز خوشی سے سرشار ہو گئی ہو

جیسے وہ اس کی خوشبو پہچان گئے پھولوں نے اسے آتے دیکھ کر خوشی سے بھینی بھینی خوشبو چاروں طرف پھیلا دی اور باغیچے کے درمیان میں ہی سفید آسٹریا کا درخت تھا جس نے اپنی شاخیں گرا کر سفید پھولوں کی بارش کی اور اوپر سے چاندنی رات اپنے پر پھیلائے بیٹھی تھی

اسے اپنے چاروں طرف ہی ایک الگ ہی سا احساس ہوا

آخر کو تیرہ سال ہونے والے تھے اس باغیچے کے ساتھ رہتے اور اس نے ان دو سالوں میں اس جگہ کو بھی یاد کیا تھا

وہ خوش ہوتے گلابی بلیڈنگ ہارٹ کے پودوں جس کے اطراف میں سفید آسڑیا کے پتے بکھرے تھے گول گھومنے لگی وہ آج کتنی دیر بعد خوش ہوئی تھی وہ جو باتیں کسی سے نہیں کہہ پاتی تھی اس نے اپنی وہ ہر خوشی اور غم کو یہاں ان کے ساتھ بانٹا تھا جنہوں نے خاموشی سے اندر اتار لیں

اس کے کرلی بال ہلکی ہلکی ہوا میں اڑ رہے تھے چاند کی چاندنی نے, ہوا کی نرمی نے, آسڑیا کے پتوں نے اور بلیڈنگ ہارٹ کے پھولوں نے بے ساختہ ہی ان کے باغ کی شہزادی کو ہمیشہ یونہی خوش رہنے کی دعا کی لیکن کون جانے یہ دعا کتنی قبول ہونی تھی

وہ آنکھیں بند کیے کھڑی تھی کہ جب بند آنکھوں کے پردے پر دو ساحر کالی آنکھیں لہرانے لگیں اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں تھیں

اور آس پاس دیکھنے لگی اس کو ایک دم ہی بے سکونی ہونے لگی سب نے بے چینی سے اپنی شہزادی کو دیکھا تھا

وہ خیال تھا، دھنک نما،

یا کوئی عکس تھا میرے روبرو،

مجھے ہر طرف سے تو لگا،

یا کوئی اور تھا تیرے ہو بہو! ....

وہ آرام سے اس نرم گھاس پر بیٹھ گئی اور اپنا سر گھٹنوں پر رکھ دیا اس کے شدت سے دل چاہا کہ وہ آنکھیں اس کے سامنے ہوں اور وہ ان آنکھوں کی گہرائیوں میں ڈوب جائے ہاں وہ ان آنکھوں میں ڈوبنا چاہتی تھی اس کے سحر میں قید رہنا چاہتی تھی جہاں سے اسے رہائی نہ ملے لیکن وہ جانتی تھی کہ یہ ممکن نہیں پتہ نہیں وہ کیسی خواہش کر رہی تھی کیا اسے ماضی بھول گیا تھا

میں تجھ کو جاگتی آنکھوں سے چھو نہ سکوں کبھی

میری انا کا بھرم رکھ میرے خواب میں تو آ

آنکھوں سے پانی بہہ کر اس کے ہاتھوں پر گرا لیکن وہ اسے کبھی نہیں پا سکتی

اور اس کے ہونٹ کے اوپر تل نے اسے بڑی طرح اپنی طرف کھینچا تھا اس کا دل شدت سے اسے محسوس کرنا چاہا

وہ اسے دیکھنے سے بھی گریز کر رہی تھی

اک سو سالہ چاندنی راتیں

اک تمھارے ہونٹ کا تل

لیکن اسے کیا پتہ کہ ان لمحوں نے اسے کتنا رسوا کرنا تھا کن کن لمحوں میں تڑپنا تھا کیسے شدت سے مانگنا تھا

نہ جانے اس ایک لمحے میں کیا تھا کہ وہ اپنا سب ہار بیٹھی تھی وہ رونا بھی نہیں چاہتی تھی لیکن آنسو خود بخود ہی آ رہے تھے

چلیں آئیں ہیں کسی کا عکس لے کر

یہ آنسو آج پھر کوئی تماشہ چاہتے ہیں

نہ جانے اس کی دعائیں کیوں نہیں قبول ہو رہی تھیں اس نے دعا کی تھی کہ کوئی اس کی زندگی میں نہ آئے پھر یہ زندگی اسے کس ڈگر پر چلانے لگی تھی

کن راستوں کا مسافر بنانے لگی ہے جن منزلوں کا اسے پتہ ہے کہ اس کی نہیں ہو سکتیں

اسے اپنی زندگی کی ایک ایک تلخ حقیقت کا پتہ تھا

"نکاح مبارک ہو مسز اور اسے اتارنا مت تا کہ یہ تمھیں یاد دلاتا رہے کہ یہ میں نے صرف اپنے بھائی کے کہنے پر کیا ہے امید ہے کہ تمھارا دو سال کا یہ سفر اچھا رہے"

وہ شدت سے رو دی وہ کیسے بھول سکتی تھی اسے اور اس نے کیسے سوچ لیا کہ وہ اس کا ہو سکتا ہے

"تم نے مجھے ٹھکرا کر اچھا نہیں کیا لیکن ایک بات یاد رکھنا حورم کہ جو لوگ محبت کو ٹھکراتے ہیں محبت انہیں ہی ٹھکرا دیتی ہے"

اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا کرے کہ تبھی اسے سامنے سے فرزام آتا دکھائی دیا اس نے جلدی سے آنسو صاف کیے اور گھاس پر ہاتھ پھیرنے لگی وہ اس کے ساتھ آ کر بیٹھ گیا

میری گڑیا کو رونا کس بات پر آ رہا ہے ؟

اس نے سامنے دیکھتے پوچھا اور اس نے کیسے سمجھ لیا کہ وہ اس سے اپنے آنسو چھپا سکتی ہے

بھائی ایک بات پوچھوں آپ سے ؟

اس کی نظریں ابھی تک گھاس پر تھیں

پوچھو؟

اگر کوئی آپ کو بددعا دے تو اس کی قبول ہو جاتی ہے لیکن اگر کوئی دعا کرے تو اس کی کیوں نہیں ہوتی ؟

اس نے نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا

حورم یہ بددعا کا قبول ہونا اس انسان کی نیت پر ڈیپینڈ کرتا ہے جس نے دی ہے اگر اس نے سچے دل سے دی اور ساتھ میں ضروری ہو کہ جس بات پہ اس نے بددعا دی ہے وہ ظلم اس کے ساتھ ہو.....

اس نے گہرائی سے کہا

ظلم ؟

ہاں ظلم حورم ضروری نہیں ہوتا کہ ظلم کسی کو تکلیف دینا ہو نہیں اگر ہم کسی چیز کو اس کے سہی مقام پر بھی نہیں رکھتے ہیں نہ تو یہ بھی ظلم میں ہی آتا ہے ہم کسی کی چیز رکھ لیں یہ بھی اس کے ساتھ ظلم ہو گا ہم کسی کی حق تلفی کر لیں تو یہ بھی ظلم میں ہی آتا ہے ظلم کی اور بہت سی قسمیں ہیں اور اگر کسی کے ساتھ واقعی ہی ظلم ہو اور اگر وہ سچے دل سے بددعا دے تو وہ لگ جاتی ہے اسی لیے کسی کا دل نہیں دکھانا چاہیے

اسے نہیں پتہ تھا کہ وہ کیوں پوچھ رہی ہے اور نہ ہی وہ پوچھنا چاہتا تھا

دل دکھانا؟ہاں اس نے بھی تو کسی کا دل دکھایا تھا اور اس کے ساتھ ظلم ہوا تو اس کی بددعا اسے لگ جانی تھی اور اس نے کہا بھی کیا کہ محبت میں ٹھکرایا جائے

اور دعا؟

اس نے فرزام کی طرف دیکھا

دعا!!

دیکھو حورم جو بندہ دعا مانگے ہی نہ تو اسے وہ چیز کیسے ملے گی اور اگر وہ مانگے اور اللہ اسے وہ چیز نہیں دے رہا تو اس میں کوئی نہ کوئی مصلحت ہو گی وہ جو کرتا ہے اپنے بندے کی بھلائی کے لیے ہی کرتا ہے بس بندہ ہی بے صبرا ہوتا ہے اس سے صبر نہیں ہوتا اور وہ ناامید ہو جاتا ہے لیکن اسے ناامیدی پسند نہیں

PDF LIBRARY 0333-7412793

www.classicurdumaterial.com

لیکن بھائی ملتا تو وہی ہے نہ جو قسمت میں لکھا ہو؟

اس کی بات پر وہ دھیرے سے ہنس دیا

اگر انسان کے ساتھ وہی ہوتا رہے وہی ملتا رہے جو اس کی قسمت میں لکھا ہے تو دعا کا کیوں کہا جاتا کہ دعا مانگو اور کیا پتہ انسان کی قسمت میں ہی لکھا ہو کہ یہ بندہ اس وقت جو دعا میں مانگے گا وہ اسے دے دیا جائے اور دعائیں ساری قبول ہوتی ہیں بس اپنے اپنے سہی وقت پر اور اگر کوئی دعا تم سمجھو کہ نہیں قبول ہوئی تو اس میں آپ ہی کی بہتری ہو گی اور آپ کو وہ دے دے جو اس سے بہتر ہو

وہ بڑے انہماک سے اسے سن رہی تھی جبکہ فرزام غور سے اسے دیکھ رہا تھا جبکہ فرزام سمیت اس باغیچے کی ہر چیز نے اس اس کے بھائی کی گڑیا اور اس باغیچے کی شہزادی کی دعا قبول ہونے کی دعا مانگی اور چلتی ہوا دھیرے سے آمین کہتی گزر گئی اور اس موم کی گڑیا نے دعا مانگی

کہ اس کے ساتھ وہی ہو جو اس کے حق میں بہتر ہو

حورم تمھیں پتہ ہے کہ جب میں اور امل چھوٹے ہوتے تھے تو ہمیں ایک چھوٹی سی گڑیا کی بڑی خواہش تھی امل تو میرے سے ایک سال ہی چھوٹی تھی لیکن جب میں پانچ سال کا تھا نہ تو مجھے ایک چھوٹی سی گڑیا چاہیے تھی جس کے ساتھ میں سارا دن کھیلوں اسے اٹھائے رکھوں اس کو کوئی دکھ نہ دوں اس کا خیال رکھوں وہ جو چیز کہے اس کے کہنے سے پہلے میں اسے لا

کر دوں اور پھر اللہ نے مجھے تمھاری صورت میں ایک پیاری سی ننھی سی گڑیا دی اور میں اور امل تمھیں اتنا پیار کرتے کہ تم رونے لگ جاتی اور ہم تمھیں اتنا اٹھایا کرتے کہ جس عمر میں بچے روتے تھے کہ ہمیں اٹھائے رکھو تم رویا کرتی کہ مجھے نیچے اتارو

وہ یاد کرتا ہنس دیا

اور اب دیکھو ہماری گڑیا کتنی بڑی ہو گئی ہوئی ہے

اس کی بات پر وہ نرمی سے مسکرا دی

اچھا چلو آؤ اندر چلیں ماما پوچھ رہی تھیں

بھائی میں ابھی آتی ہوں تھوڑی دیر اور ادھر رہنا ہے

وہ سر ہلاتا اندر کی جانب بڑھ گیا

اور وہ اپنی زندگی کے نشیب و فراز پر غور کرنے لگی اس کی شرارتیں اس کا ہر وقت ہنسنا مسکرانا

آج تو اس باغیچے پر بھی اداسی کی شام اتری ہوئی تھی کیونکہ انہوں نے کافی عرصے سے اس کی ہنسی ہی نہیں سنی تھی

"میرا سیدھا سادہ مزاج تھا
مجھے عشق ہونے کی کیا خبر
تیرا اک نظر مجھے دیکھنا
میرے سارے شوق بدل گیا"

وہ اٹھ کر اندر آ گئی جہاں فرزام مما اور آج تو تائی امی بھی تھیں ان کا رویہ شروع سے ہی اس سے کھنچا کھنچا رہتا تھا اور حورم نے بھی کبھی اتنی توجہ دینا ضروری نہیں تھا سمجھا کیونکہ باقی اس کے بڑے پاپا اس سے پیار کرتے تھے

چوھدری حماد اور حمدان ابھی تک گاؤں ہی تھے جانا تو پہلے تھا لیکن بچوں کے آنے کا انتظار کر رہے تھے اور اتنی جلدی واپس تو آیا نہیں جاتا کہ روز ہی آتے جاتے رہیں وہ تھوڑی دیر بعد اٹھ کر کمرے میں آ گئی

کمرے میں ابھی آئے اسے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ اس کا فون پر کال آنے لگی اس نے دیکھا تو نینا کی کال تھی اس نے اٹینڈ کر لی

ہیلو مس نینا

What happened?

وہ میم صبح میٹنگ ہے اور سر شاہ نے آپ کو انفارم کرنے کے لیے کہا ہے میٹنگ ایک مال میں ہے جبکہ آپ کو صبح آفس آٹھ بجے تک پہنچنا ہے اور میٹنگ نو بجے ہے

وہ ایک ہی سانس میں اپنے سر شاہ کا کہا کہہ گئی لیکن جواب میں اسے فقط اتنا ہی ملا

Okay

اور فون بند.....

وہ بیڈ پر بیٹھ گئی اور ایک بار پھر اس کی سوچوں کا محور وہ شخص تھا جس کے بارے میں وہ جانتی تک نہیں تھی جس کے نام کے علاوہ اسے کچھ معلوم ہی نہ تھا اور آج جو مال میں ہوا وہ اس کے لیے ناقابل یقین تھا ایسے کیسے وہ کسی کو مار سکتا تھا کچھ تو مسنگ تھا جو اسے نہیں معلوم.....

لیکن کیا تھا

وہ اٹھ کر آئینے کے سامنے کھڑی ہو گئی اور اپنا عکس دیکھنے لگی لیکن یہ کیا اس کی آنکھیں تو کسی اور کا عکس دکھا رہیں تھیں اس نے کنشول کو دونوں ہاتھوں سے تھام کر دباؤ ڈالا اور آنکھیں زور سے میچ کر سر جھکا لیا جیسے انتہا کا ضبط کر رہی ہو اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ ہرگز بے مول نہیں ہو گی اور نہ ہی اسے حاصل کرنے کے لیے جستجو کرے گی

نہیں حورم چودھری نہیں تم اتنی کمزور ہرگز نہیں تمہیں اس کے ساتھ رہ کر اس کے سامنا کرنا ہو گا جو دو سالوں خول چڑھایا ہوا ہے نہ اسے اب ٹوٹنے نہیں دینا

خود سے ہی بولتی اس نے سر اٹھایا تو اب اس کی آنکھوں میں ایک عجب ہی تاثر تھا سرد سا احساس بے تاثر آنکھیں

وہ سامنے سے ہٹی اور سونے کی تیاری کرنے لگی

www.classicurdumaterial.com

اسے کیا پتہ کہ اس سے جڑے ہر رشتے کی ڈور اس کی زندگی کی پتنگ سے جڑی تھی اور دیکھنا یہ تھا کہ یہ ڈور آخر میں کس کے ہاتھ میں رہے گی

— — — — — — — — — —

وہ ٹراؤزر شرٹ پہن کر نیچے آیا جہاں صارم فون میں مصروف تھا اور اسے دیکھتے سیدھا ہوا وہ بھی آکر اس کے ساتھ بیٹھ گیا

اب کیا سوچا ہے آگے کا؟

اس نے فون رکھتے پوچھا

کس بارے میں ؟

وہ آرام سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا

یار ڈیل کا؟انھوں نے تو ہاں کر دی ہے لیکن ہمیں محتاط رہنا ہے کیونکہ وہ اسمگلنگ میں سب سے بڑا نام ان کا ہی ہے تو کوئی خطرہ نہ ہو جائے

تم نے جتنا محتاط رہنا ہے رہ لو لیکن ایک بات یاد رکھنا کہ گھر میں کسی کو بھی اس بارے میں خبر نہیں ہونی چاہیے

وہ آہستہ آواز میں بولا اور صارم آگے سے کچھ کہتا کہ اسے سامنے سے آبش آتی نظر آئی اسے دیکھ کر وہ چپ کر گیا

www.classicurdumaterial.com

کیا ہوا اب تم دونوں کی بولتی بند ہو گئی ہے کیا؟کیا کھسر پھسر کر رہے تھے

وہ ان کے پاس آتی بولی

یہ صارم سے پوچھ لو کہہ رہا تھا کہ میرا ابھی تک چڑیل سے سامنا نہیں ہوا..

اس نے لاپرواہی سے جواب دیا

جہاں صارم گڑبڑایا وہاں آلبش کا دماغ گھوما

کیا تم نے مجھے چڑیل کہا صارم؟

کیا!!

میں نے ویسے تو کسی کو بھی نہیں کہا ہاں البتہ چڑیل کہا تھا اور اب تم خود کہہ رہی ہو کہ تم چڑیل ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں؟

وہ بمشکل مسکراہٹ دباتا بولا

صارم آ لینے دو چاچو کو بتاتی ہوں تمھاری کرتوتیں کہ کیا کیا کرتے پھرتے ہو تم

اس کی بات پر وہ اچھل ہی گیا اور میر کو بری طرح گھورا

یہ.. یہ سب تیرا کیا دھرا ہے نہ کہ پہلے تو اسے میرے سے لڑوائے اور پھر میری ہی شامت...میر قسم سے تیرا سے بدلہ ضرور لوں گا

اور تم.... پاپا کو بتانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور ویسے بھی میں نے سب لڑکیوں کے نمبر

ڈیلیٹ کر دیے ہیں اور کسی کو نہیں جانتا میں

وہ دونوں کو کہتے بولا

چلو چاچو کو نہیں ثناء کو تو بتانا ہی پڑے گا

وہ آنکھیں پٹپٹاتی بھاگ گئی جبکہ اس کا منہ کھلا رہ گیا

میر یہ دیکھ لے تو کتنا کمینہ کزن ہے تو اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ سب ہمارے کام کی وجہ سے ہی کرنا پڑا اور تیرے... تیرے کہنے پر کیا تھا ورنہ مجھے کوئی شوق نہیں تھا اور تو ایسا کیسے کر سکتا ہے

وہ صدمے سے اس کی طرف دیکھتے بولا

جبکہ وہ ہنس دیا

Chill dude

وہ کسی کو کچھ نہیں بتائے گی ہاں تجھے بلیک میل کر رہی ہے

اسے تو پتہ چل گیا ہے نہ اور قسم سے کسی دن مجھے تیرے سے بدلہ لینے کا موقع ملا نہ تو گن گن کے لوں گا.....

وہ غصے سے پیر پٹختا چلا گیا جبکہ وہ کسی سوچ میں گم ہو چکا تھا

ماضی.......

یہ اس کی برتھڈے سے ایک مہینہ پہلے کی بات تھی جب عاشر پاکستان آیا تھا وہ جب سے بڑا ہوا زیادہ تر باہر ہی رہتا اور اب حورم کی سالگرہ تھی جب وہ سترہ سال کی ہونے والی تھی

فرزام ان دنوں ایتھنز میں ہی تھا

حورم کی سالگرہ میں کچھ دن رہتے تھے جب عاشر نے اپنی ماں سے کہا کہ وہ چاچو سے اس کے لیے حورم کا رشتہ مانگیں اس کی بات پر پہلے تو رافعہ بیگم بڑی طرح بھڑکیں

عاشر تم ہوش میں تو ہو کہ یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ تم چاہتے ہو کہ میں اس لڑکی کو اپنی بہو بناؤں جس کی اس گھر میں پہلے سے ہی اتنی اہمیت ہے اور اب ساری زندگی اسے یہاں ہی رکھوں تو یہ ناممکن ہے

مام آپ سمجھ نہیں رہیں آپ بات کریں گی بابا سے پہلے اور پھر وہ چاچو سے کریں گے

وہ اپنا حتمی فیصلہ سنا کر چلا گیا جبکہ وہ سر تھام کر بیٹھ گئیں

پھر حماد صاحب نے بڑی خوشی سے حورم کا ہاتھ مانگا تھا

حمدان چودھری کو تو یہ جلدی لگی لیکن وہ اپنے بھائی کو انکار بھی نہیں کر سکتے تھے انہوں نے

فرزام سے بھی بات کی اس نے تو کہا کہ بابا اتنی کیا جلدی ہے ابھی لیکن انہوں نے سوچا تھا کہ ایسے ان کی گڑیا ان کے سامنے ہی رہے گی

پھر اس کی برتھڈے کا دن بھی آ گیا اسے نہیں پتہ تھا کہ یہ صحیح ہے یا نہیں وہ تو ابھی تک بچی ہی تھی ہر وقت شرارتیں اور اب بھی وہ اپنے والدین کے چہروں پر خوشی دیکھ کر کچھ نہ کہہ پائی

پھر اس کی سالگرہ کے دن ہی نکاح کی تقریب رکھی گئی زیادہ بڑا فنکشن تو تھا ہی نہیں اور فرزام آیا نہیں تھا کیوں کہ اس کا آخری سال تھا اس نے تو آنا چاہا بھی تھا لیکن حمدان چودھری نے منع کر دیا

نکاح کے بعد عاشر باہر چلا گیا اور حورم کالج کے آخری سال میں تھی

اسی طرح ایک دن کالج میں ایک لڑکی آئی سارہ وہ پہلے حورم سے ہی ملی اسے یہ شوخ و چنچل سی لڑکی بہت اچھی لگی تھی اور اس نے ہی حورم کو دوستی کی آفر کی تھی اور ان دونوں کی دوستی دن بدن گہری ہوتی گئی

ایک دن وہ دونوں کالج کے لان میں بیٹھی ہوئی تھیں کہ سارہ نے حورم سے پوچھا

حورم کیا تم آگے پڑھو گی؟

کیوں میں کیوں نہیں پڑھوں گی

اس نے سوال کیا

نہیں میرا مطلب ہے کہ بعد میں کہاں کوئی پڑھنے دیتا ہے اور نہ ہی پڑھا جاتا ہے زیادہ تر......

نہیں ایسا نہیں ہے

حورم نے کہہ تو دیا لیکن خود سوچ میں پڑھ گئی اور وہ دن حورم چوھدری کی زندگی میں پہلا دن تھا جب اس نے کسی بات کو سوچا تھا

اگر واقعی میں نہ پڑھ سکی تو... نہیں ایسا نہیں ہو گا

پھر ایسے ہی سال ختم ہونے کو آیا تھا تو ان کے کالج کا ٹرپ مری کے لیے جانا تھا

ان دونوں نے بہت کچھ سوچا تھا کہ اچھی یادیں بنانی ہیں

راستے میں ریفریش ہونے کے لیے اسلاماباد میں میکڈونلڈ پر دو گھنٹے کا سٹے تھا

انہوں نے کھانے کے لیے کچھ لیا اور اس کے بعد تصویریں بنائیں

دو گھنٹے پورے ہی نہیں ہو رہے تھے کہ حورم سارہ لو کر بیک سائیڈ پر آ گئی

یار میرا نہ کچھ کرنے کو دل کر رہا ہے

سارہ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا جو مسکرا رہی تھی اور پھر اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا جہاں دو خوش شکل نوجوان دو لڑکیوں کے ساتھ ایک ٹیبل پر جا رہے تھے

سارہ نے بے اختیار نفی میں سر ہلایا

حورم نووو

جبکہ وہ اس کا ہاتھ پکڑے اسی جانب آ گئی

اب دیکھتی جاؤ میں کیا کرتی ہوں

وہ آنکھوں میں تھوڑے آنسو لاتی بولی اور چل پڑی سارہ نے روکنے کی کوشش بھی کی تھی لیکن اس نے کہاں کسی کی سننی تھی

آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں

وہ دونوں ہاتھ میز پر رکھتے بولی جبکہ وہ چاروں چونک گئے اور اس کی طرف دیکھا جو کہ بہت پیاری سی نیلی آنکھوں والی لڑکی تھی جس نے بلیو جینز پر براؤن شرٹ اور اوپر لانگ شوز پہنے ہوئے تھے اور بلیک ہی لانگ کوٹ تھا جبکہ گلے کے گرد مفلر لپیٹا ہوا تھا

آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں پہلے وعدے مجھ سے اور اب اس... اسے ساتھ لے کر گھوم رہے ہیں میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی اس کے لیے

وہ اس کے ساتھ بیٹھی لڑکی کو نم آنکھوں سے دیکھتے بولی جبکہ جسے کہہ رہی تھی وہ آرام سے سن گلاسز پہنے غور سے اسے دیکھ رہا تھا جس پہ اسے غصہ آیا کہ وہ کچھ اور بولتی کے دوسرے لڑکے نے کہا

دیکھیں مس آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے

مجھے ..مجھے غلط فہمی ہوئی ہے دیکھ لینا جیسے انہوں نے مجھے چھوڑا ہے نہ اسے بھی چھوڑ دیں گے

جبکہ وہ لڑکی ہکا بکا اسے دیکھ رہی تھی اور جس طرح وہ آئی اسی طرح چلی گئی جبکہ وہ تینوں منہ کھولے اسے دیکھ رہے تھے جبکہ وہ خود پر سکون ہی تھا

یہ یہ کیا کہہ رہی تھی اور میری طرف کیوں اشارہ کر رہی تھی اور یہ ہے کون

آبش اب اس سے پوچھ رہی تھی

میری گرل فرینڈ تھی

وہ سکون سے بولا جب وہ تینوں چلائے

کیا!!!!؟

کیا ہو گیا جب تم لوگوں کو نہیں پتہ کہ وہ کون ہے تو مجھے کیوں پتہ ہو گا کہ وہ کون ہے کہاں سے آئی ہے

وہ تینوں کو گھورتے بولا

ویسے ہے تو بہت کیوٹ تھی میر علی!!!!!

وہ اس کی طرف دیکھتے بولا جبکہ اس کے ساتھ بیٹھی ثناء نے اس کہنی ماری

www.classicurdumaterial.com

میں ابھی جا کر ماما سے بات کرتی ہوں

وہ جواباً بولی

ارے یار میں تو ویسے ہی بول رہا تھا پھوپھو سے کیا بات کرنی ہے ویسے ہی ابھی مشکل سے منگنی کے لیے مانیں ہیں

اس نے مسکین شکل بنائی جب وہ تینوں ہنس دیے

تو صارم اتنی بڑی باتیں ہی کیوں کرتا ہے تو؟

وہ گلاسز اتارتے بولا

تجھے تو تیرا وقت آنے پر بتاؤں گا میر علی؟

وہ اس کے نام پر زور دیتے بولا

جبکہ اس نے سر جھٹک دیا

اور دوسری طرف حورم وہاں سے بھاگتی سارہ کا ہاتھ پکڑے باہر نکل آئی اور ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہی تھی

حورم تمھیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا

یار رہنے دو مجھے تو ان کی شکلیں دیکھ کر اتنی ہنسی آ رہی ہے

اچھا چلو چلیں لیکن آئندہ تھوڑا احتیاط کرنا

اوکے مائی بیسٹی

اس کی بات پر وہ ہنس دی اور باہر نکل آئی

ویسے ایک ہفتے بعد بھائی آرہے ہیں اور ان کے فائنل دو سال مکمل

وہ اسے خوش ہوتے بتا رہی تھی وہ مسکرا دی

— — — — — — — — — — —

حال.......

رات کا منظر تھا اور وہ دونوں ایک فلیٹ میں تھے جہاں وہ بیڈروم میں بیٹھے تھے

تمھارا سفر کیسا رہا؟

اس نے حیدر سے پوچھا جو کہ فون میں مصروف تھا جبکہ وہ خود لیپ ٹاپ میں لگا ہوا تھا

ٹھیک تھا آتے دفعہ ارحم بھائی سے مل کر آیا تھا وہ آنے والے ہیں اور ارحام بھی ضد کر رہا تھا کہ اس نے اپنے چاچو کے ایریل سے ملنا ہے

وہ آخر پر ہنستے بولا

یہ شیطان بھی نہ؟

شاہ؟

اس نے اسے بولایا اب تھوڑا سنجیدہ تھا

www.classicurdumaterial.com

ہمممم

بھائی پریشان تھے

کیوں

اس نے اس کی طرف دیکھا

جو تو کر رہا ہے نہ اسی وجہ سے پریشان ہیں.... شاہ میں تجھے پہلے ہی کہہ رہا ہوں کہ تو ٹھیک نہیں کر رہا

وہ چلا کر بولا

اچھا تو بتا میں کیا کروں.. ہاں بتا تو اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ انسان میرے ماں باپ کا قاتل ہے اور میں اسے ایک سانس بھی لیتا نہیں دیکھ سکتا

وہ لیپ ٹاپ زور سے بند کرتا بولا

حیدر جانتا تھا کہ وہ تکلیف میں ہے اسی لیے کچھ نرم پڑا

لیکن تو کسی معصوم کو نہ لا اس کے بیچ.... تو جانتا ہے تو کیا کرنے والا ہے اس کے جذبات سے کھیلنے والا ہے اسے خواب دکھانے لگا ہے جو ٹوٹے گیں تو اس کے ساتھ وہ بھی ٹوٹ جائے گی

وہ اسے سمجھاتے بولا

میں نے اس وقت کا شدت سے انتظار کیا تھا اور اب میں پیچھے نہیں ہٹنے والا اور ایتھنز میں یونیورسٹی پڑھنے کا بھی میرا ایک ہی مقصد تھا اور اب تو کہہ رہا ہے کہ میں پیچھے ہٹ جاؤں تو ہر گز نہیں چاہے مجھے کسی کو بھی استعمال کرنا پڑے

وہ بول رہا تھا جبکہ حیدر حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا

تو جانتا ہے تو اس کھیل میں جیت کر بھی بری طرح ہار جائے گا اور تو سب کھو دے گا

وہ بولا

میرے پاس ہارنے کے لیے کچھ نہیں ہے

حورم تو ہو گی نہ اگر تجھے اس سے محبت ہو گئی تو.... تو کیا کرے گا

وہ اسے دیکھتے بولا

تو پھر چھوڑ دوں گا

حیدر نے حیرت سے اسے دیکھا جو لاتعلق سا بیٹھا تھا اور افسوس سے سر ہلاتا باہر نکل گیا............

جبکہ وہ آنکھیں بند کر کے سر کو پیچھے گرا کر بیٹھ گیا

ہر طرف ایک نئی صبح روشن ہو چکی تھی اور صبح کا سورج اپنی پوری آب و تاب سے آسمان پر

چمک رہا تھا جو کہ بہت سوں کے لیے ایک امید کی کرن لایا تھا کہ کیا پتہ آج کا دن ان کے لیے خوشی کی نوید لائے جبکہ بہت سوں کے لیے اداسی کی چادر لایا تھا جسے پہن کر ایک اور دن مسکرانا تھا کہیں کسی کی زندگی کو تاریکی سے نکال رہا تھا تو کہیں کسی کی زندگی کو اندھیرے میں دھکیل رہا تھا اور یہ دیکھنا تھا کہ روشنی میں جون جاتا ہے اور اندھیرے میں کون.....

— — — — — — — — — — — — — —

اس کی آنکھ ہمیشہ کی طرح اپنے وقت پر کھلی وہ کمفرٹر ہٹاتا اٹھ بیٹھا اور آدھے گھنٹے بعد وہ نزدیک ہی پارک میں ٹریکنگ سوٹ پہنے جاگنگ میں مصروف تھا

یہ اس کا روز کا معمول ہوتا اور سوئمنگ اور ایکسرسائز زیادہ تر وہ رات کے وقت کرتا

اسے ٹریک پر دوڑتے کافی دیر ہو گئی تھی جب اس کے کانوں میں حیدر کی آواز گونجی

"تو اس کھیل میں جیت کر بھی بری طرح ہار جائے گا اور سب کھو دے گا"

وہ نزدیک ہی بینچ پر بیٹھ گیا اور سر پیچھے ٹکا کر آنکھیں موند گیا تو اسے اس کی معصوم شکل دکھائی دی

"کیا میں غلط کر رہا ہوں؟"

اس نے خود سے ہی سوال کیا

"میں اس انسان کی محبت اس سے چھین لوں گا چاہے اب حورم کو ہی استعمال کیوں نہ کرنا پڑے اس میں لیکن میری زندگی کا مقصد صرف اسے برباد کرنا ہے"

www.classicurdumaterial.com

وہ ہر ان سوچوں کو جھٹکتا اٹھ بیٹھا اور تھوڑی دیر بعد گھر پہنچ چکا تھا

شاور لینے کے بعد وہ باہر نکلا آج ایک میٹنگ بھی تھی

اسی لیے اس نے بلیو کلر کا پینٹ کوٹ نکالا اور اس کے ساتھ لائٹ پنک ڈریس شرٹ نکال کر ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گیا شو ریک سے شوز نکالے اور بالوں کو جیل کی مدد سے سیٹ کیے رولیکس کی گھڑی کو بائیں ہاتھ کی کلائی پر پہنی اور پرفیوم سپرے کرتا آفس کے لیے روانہ ہو چکا تھا

_ _ _ _ _ _ _ _

وہ صبح تقریباً پونے چھ بجے اٹھ چکی تھی وہ روزانہ صبح سویرے اٹھنے کی عادی تھی لیکن اگر رات کو وہ دیر سے سوئے یا پھر تھکی ہوئی ہوتی تو اکثر لیٹ ہو جاتی

وہ اٹھ کر واش روم سے ہاتھ منہ دھو کر باہر نکلی اور ٹریکنگ سوٹ نکال کر نیچے بنے جم میں آ گئی

وہ شروع سے ہی اپنی فٹنس کا ہمیشہ خیال رکھتی تھی اور اب بھی وہ صبح صبح روزانہ ایک گھنٹہ جم میں گزارتی وہ ٹریڈ مل پر دوڑ رہی تھی کے اسے یاد آیا کہ رات کو نینا نے اسے میٹنگ کے لیے انفارم کیا تھا وہ نیچے اتری اور پانی کی بوٹل پکڑی اور باہر نکل آئی

ابھی ہر طرف خاموشی ہی تھی سب اپنے اپنے کمروں میں تھے جبکہ فرزام نے اپنے کمرے کے ٹیرس ایریا کی سائیڈ پر ایکسرسائز مشینیز سیٹ کروائیں تھیں اس کے روم کا ٹیرس بیک سائیڈ پر

PDF LIBRARY 0333-7412793

تھا

وہ اپنے کمرے میں آئی تو دیکھا سات بجنے میں آدھا گھنٹہ رہتا تھا اس نے جلدی سے باتھ روب لے کر شاور لینے چلی گئی اور بیس منٹ بعد وارڈروب کے سامنے کھڑی ڈریسز دیکھ رہی تھی اس نے کل ہی شاپنگ کی تھی اور کچھ الگ ڈریسز لیے تھے اس نے سب پر ایک نظر دوڑائی اور ایک شاکنگ کلر کی پیروں کو چھوتی گھیردار فراک نکالی جو کہ ڈبل بنی ہوئی تھی اور اس کے ساتھ شاکنگ ہی دوپٹہ تھا وہ ایسے ڈریسز بہت کم یوز کرتی اور اب اسے آفس کے لیے یہی مناسب لگا

بالوں کو ہلکے سے کرل دیے اور آج اس نے شاکنگ لپ گلوس بھی لگایا تھا اور کانوں میں گول بڑی سی ٹرپل لئیرز کی بالیاں بھی پہن لیں اور اس کے نیچے اس نے وائٹ درمیانی ہیل والا جوتا نکال کر پہنا گھڑی پہن کر اور پرفیوم کو سپرے کرتی وہ تیار ہو چکی تھی

باہر نکل کر نیچے آئی تو ڈائینگ ٹیبل پر فرحت بیگم اور فرزام پہلے سے موجود تھے جب وہ سلام کرتی کرسی سنبھال چکی

کیا بات ہے بھائی آپ نے آج آفس نہیں جانا؟

وہ جوس کا گلاس پیتے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھتے بولی

نہیں میں آج آفس بالکل نہیں جا رہا آج کی میٹنگ تم خود دیکھ رہی ہو ہاں البتہ شاہ ہو گا

وہ آملیٹ کھاتا بولا

کچن سے فرحت بیگم ملازمہ کو ہدایت دیتے آ رہیں تھیں

تو پھر آپ آج کیا کریں گے ؟

یہ آج اپنی گڑیا کے لیے پارٹی کی ارینجمنٹس دیکھے گا اور میں نے تمہارے بابا کو بھی کال کر کے بتا دیا ہے وہ بھی پہنچ جائیں گے شام تک

فرحت بیگم بیٹھتیں ہوئے بولیں

اس نے ناشتہ کیا اور اٹھ گئی فرحت بیگم کے گال چوم کر باہر کی طرف بڑھنے لگی کے پیچھے سے فرزام کی آواز آئی

حورم ویٹ

وہ اٹھ کر اس کی طرف آیا اور اس سر پر بوسہ دیا اور کہا

Best of luck my doll

وہ بے اختیار اس کے گلے لگی

فرحت بیگم نے دونوں کو پیار سے دیکھا

And always remember,

"Success does not come from what you do occasionally, It comes from what you do consistently"

زندگی میں اونچ نیچ آتی رہتی ہے انسان کبھی جیتتا ہے اور کبھی ہار جاتا ہے لیکن کامیاب ہمیشہ وہ ہوتا ہے جو اپنی ہار سے سیکھے

Because behind every successful man, There's a lot of unsuccessful years.

حورم نے فرزام کو مسکرا کر دیکھا جس پر وہ ہنس دیا

اب مسکرا کیوں رہی ہو؟

میں دیکھ رہی ہوں جس کے ساتھ آپ جیسے بھائی کی سپورٹ ہو جو ہر قدم پر آپ کے ساتھ ہو وہ انسان کیسے کامیاب نہ ہو؟ہو سکتا ہے بھلا

وہ دونوں ہنس دیے

حورم آفس کے لیے نکل گئی جبکہ فرزام واپس بیٹھ گیا

اللہ اسے ہمیشہ خوش رکھے

فرحت بیگم نے کہا جس پر فرزام سامنے دیکھنے لگا

"مام میں حورم کی آنکھوں میں آنسو ہرگز نہیں برداشت کر سکتا اور جو چیز اس کے آنسؤں کا باعث بنی میں اس وجہ کو ہی مٹا دوں گا"

فرزام کہاں گم ہو گئے بیٹا؟

وہ جو خود سے بول رہا تھا کہ ان کی آواز پر چونکا

جی نہیں کچھ نہیں

اچھا تو تم نے اپنے بارے میں بھی کچھ سوچا ہے کہ نہیں؟

وہ اس کی طرف دیکھتے بولیں

مام دیکھ پلیز ابھی اس شادی کے ٹاپک کو کلوز ہی رکھیں...

وہ چڑ کے بولا تو وہ ہنس دی

بیٹا جی ایک نہ ایک دن تو کروانی ہی ہے؟

جبکہ وہ منہ بنا کر رہ گیا البتہ نظروں کے سامنے کسی کا عکس لہرایا اور مسکرا کر سر جھٹک دیا

— — — — — — — — — — — —

وہ آفس پہنچی اور لیفٹ سے تھرڈ فلور پہنچی راہداری سے گزر کر اپنے آفس بڑھ رہی تھی جب اس نے نینا کو مخاطب کیا

Miss Neena, come to my office after a while.

Yes Mam.

www.classicurdumaterial.com

وہ سر ہلا کر اندر بڑھ گئی اور آفس کا جائزہ لینے لگی یہ آفس بھی سیکنڈ فلور کے آفس کی ہی طرح تھا لیکن تھوڑا سا چینج تھا اُس کا کمبینیشن بلیو تھا لیکن اِس کا بلیک اینڈ گرے تھا

وہ کرسی پر آ کر بیٹھی اور چیئر کو گھما کر گلاس وال سے باہر دیکھنے لگی کہ تبھی دروازہ ناک ہوا اس نے اجازت دی تو نینا اندر آئی

مس نینا یہ آفس پہلے کس کے زیر استعمال تھا؟
وہ اس کی طرف دیکھتے سنجیدگی سے بولی

میم یہ آفس پہلے سر شاہ کا تھا اور سیکنڈ فلور پر سر فرزام کا لیکن آپ کے آنے سے دو دن پہلے سر شاہ نے سر فرزام کے کہنے پر چینج کروایا تھا اور سٹاف کو بھی تبدیل کروایا تھا

اوکے آپ ایسا کریں مجھے آفس کے بارے میں بتائیں؟

میم گراؤنڈ فلور پر ہمارے پروجیکٹس کے ہیڈ ہیں جو کہ اسسٹنٹ ہیں اور اگر کوئی ایمرجنسی بھی ہو جائے تو وہ ہی ہینڈل کرتے ہیں اور سیکنڈ فلور پر اب سر شاہ کا آفس ہے اور ان کا سٹاف جبکہ فورتھ فلور پر کمپنی کے سارے ڈیزائنرز ڈریسز اور ڈیمو وغیرہ ادھر ہی ہوتے ہیں اور انڈسٹری یہاں سے تھوڑی دور ہے جہاں ٹیلرز وغیرہ ڈریسز کی سٹیچنگ کرتے ہیں اور انڈسٹری سے ہی ڈریسز تیار ہو کر کمپنی میں آتے ہیں
وہ تفصیلاً بتاتے ہوئے بولی

www.classicurdumaterial.com

And

ابھی حورم اس سے مزید کچھ پوچھتی کہ کوئی دروازہ ناک کر کے سیدھا اندر آیا

— — — — — — — — — — — —

وہ راہداری سے گزرتا اپنے آفس کی جانب بڑھ رہا تھا جب اس نے سحر کو آفس آنے کا کہا

وہ کوٹ اتار کر کرسی کی بیک سے ہینگ کر کے بیٹھا جب دروازہ ناک ہوا اس نے اجازت دی

تو سحر اندر آئی

Miss Sehar, what is today's schedule?

وہ سنجیدگی سے کہتا لیپ ٹاپ آن کرنے لگا

"Sir, today you have a meeting at 9 o'clock from Ahmed Sons Industry and in the afternoon there is a photoshoot of Miss Alina and in the evening, Sir Farzam is invited to the party."

ہممممم.... ٹھیک ہے آپ جا سکتی ہیں.

وہ بنا اس کی طرف دیکھے بولا

اور وہ سر ہلاتی چلی گئی

www.classicurdumaterial.com

وہ لیپ ٹاپ کھول کر ای میلز چیک کر رہا تھا اور ساتھ فون پر بھی اس کی انگلیاں حرکت کر رہی تھیں تھوڑی دیر بعد ان سب سے فارغ ہو کر اس نے کرسی کی بیک سے سر ٹکا لیا تو اس کا خیال آیا اس نے انٹرکام اٹھایا اور سحر کو آفس آنے کا کہا تھوڑی دیر بعد وہ آفس میں موجود تھی

Miss Sahar, bring last week's photoshoot of Miss Alina and cancel today's photoshoot

اوکے سر

اور مس حورم آفس آ چکی ہیں؟

اس نے سوالیہ نظروں سے اس کی جانب دیکھا

یس سر وہ کچھ دیر پہلے ہی آفس آ چکی ہیں.

اوکے آپ ایسا کریں ان سے کہیے کہ یا رہنے دیں میں خود ہی ان سے بات کرتا ہوں آپ مس علینہ کا مسئلہ سورٹ آؤٹ کریں

وہ کہتے ہوئے آفس سے نکلا اور اس کے پیچھے سحر بھی اپنے کیبن میں جا کر بیٹھی اور سر ہاتھوں میں گرا لیا

افففف......آج پھر اس چڑیل سے نپٹنا پڑے گا ایک تو نخرے ہی میڈم کے اتنے ہیں پتہ نہیں سر شاہ نے کیسے اسے اپنی کمپنی کا ماڈل بنایا ہوا ہے

وہ علینہ کی شان میں قصیدے پڑھتی پچھلا فوٹوشوٹ ڈھونڈنے لگی

— — — — — — — — — —

وہ تھرڈ فلور پر پہنچا تو سارا سٹاف چوکنا ہو گیا وہ سیدھا آفس کے دروازے پر ناک کر کے سیدھا اندر آیا جہاں وہ بیٹھی نینا سے محو گفتگو تھی

اس نے حیران نظروں سے اسے دیکھا تھا اس کی ڈریسنگ اور آج تو لال ہونٹوں پر لپ گلوس بھی لگا ہوا تھا اس نے ایک ہی نظر میں اس کا گہرا جائزہ لیا اور نینا کی طرف مڑا

مس نینا آپ جا سکتی ہیں

وہ سر ہلا کر باہر کی جانب بڑھ گئی تو وہ اس کے سامنے والی کرسی پر براجمان ہو گیا

وہ توصیفی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا بلاشبہ آج وہ پہلے سے الگ لگ رہی تھی اس کی نظروں سے خائف ہوتی وہ نظروں کا رخ موڑ گئی جس پر وہ دھیرے سے مسکرا دیا

جب کچھ دیر بعد وہ نہ بولا تو وہ خود ہی بول پڑی

غالباً آپ یہاں کسی کام سے آئے ہیں مسٹر شاہ؟

وہ ریلیکس ہو کر بیٹھتا کہنے لگا

میرے خیال سے آج آپ نے میٹنگ کے لیے بھی جانا ہے تقریباً آدھا گھنٹہ رہ گیا ہے اور آپ پانچ منٹ میں اپنی سیکرٹری کے ساتھ نیچے ملیں

وہ اب سنجیدگی سے کہتا اٹھ گیا اور ایک گہری نظر اس پر ڈالتا باہر نکل گیا

اور پیچھے وہ گہرا سانس لے کر رہ گئی اس انسان کی آنکھوں میں دیکھنا اس کے لیے مشکل تھا بہت مشکل

وہ اٹھی اور آفس کے آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر خود کو ایک نظر دیکھنے کے بعد باہر نکل آئی اور نینا کے کیبن میں آئی اور اسے ساتھ لے کر لیفٹ سے نیچے پہنچی جہاں پر وہ براؤن سن گلاسز لگائے بلیو پینٹ کوٹ اور لائٹ پنک ڈریس شرٹ پہنے فون پر کسی سے بات کرتا دھوپ میں مزید چمکتا کسی کا بھی دل دھڑکا سکتا تھا

اس نے اسے گلاسز سے ہی آتے دیکھا آج بار بار اس کی نظر اس کی طرف اٹھ رہی تھی جو بھرپور کانفیڈنس سے اسی کی جانب آ رہی تھی اس نے کال بند کی اور اور اسے ساتھ آنے کا کہا لیکن وہ پہلے ہی بول پڑی

میں اپنی گاڑی میں آنا پسند کروں گی

وہ سر ہلاتا اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا

اس کے پیچھے ہی حورم کی مرسڈیز تھی جبکہ آخر پہ ہنڈا سٹی میں سحر اور نینا

ویسے نینا آج پھر اس چڑیل سے میرا سامنا ہونا ہے

اس کی بات پر وہ ہنسنے لگی

مطلب پھر آج اس کا فوٹوشوٹ کینسل

بالکل یار پتہ نہیں عجیب بندی ہے سر شاہ کے آگے پیچھے گھومتی رہتی ہے

کہیں پھنسا ہی نہ لے سر کو؟

نینا نے ہنس کر کہا جس پر اس کا قہقہہ بے ساختہ تھا

کہیں پھنسا ہی نہ لے...... سر کے ساتھ تو ویسے میم حورم اچھی لگتی ہیں.. ہے نہ؟

یار بالکل دونوں کا کپل کتنا سویٹ ہو گا؟

وہ سوچتے بولی

چلو کیا پتہ کسی کو کہ کیا ہونا ہے آگے...

اس نے بات ختم کی

— — — — — — — — — — —

وہ آج پھر دوبارہ اس کمرے میں بیٹھا ہوا تھا لیکن آج اس کے سامنے مزید ایک آفیسر تھا وہ چلتا ان کے پاس آیا اور سیلیوٹ مار کر ان کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ گیا

www.classicurdumaterial.com

سو میجر ارحم رپورٹ کیا ہے ؟

کرنل سعید نے اس سے پوچھا

سر اس فائل میں تمام ڈیٹیلز ہیں اور ہم کافی حد ان کے ٹھکانوں کا پتہ لگا چکے ہیں لیکن ابھی تک پاشا چھپا ہوا ہے اس تک رسائی ابھی نہیں ہوئی

انھوں نے فائل چیک کی جبکہ دوسرے آفیسر بولے

ارحم تمہیں پتا ہے نہ کہ یہ تمھارے بابا کا خواب تھا جو ادھورا رہ گیا لیکن اب اسے تم مکمل کرو گے اور جیسے بھی کر کے تم پاشا تک رسائی حاصل کرو گے

کرنل معید نے اس کی طرف دیکھتے کہا جب کرنل سعید نے فائل ان کی طرف پاس کی اور بولے

ہمیں تم پر اور تمھاری ٹیم پر فخر ہے ارحم...... اور تم تو ویسے بھی فراز کے بیٹے ہو تمھیں دیکھ کر ہمیشہ اس کی یاد آتی ہے

وہ اس کی طرف دیکھ کر بولے جبکہ وہ مسکرا دیا اس کی زندگی میں بہت سے لمحات آئے تھے جب اس کو اس کے بابا کے حوالے سے کہا جاتا اور اسے فخر ہوتا اس کے لیے اس کے بابا ایک آئیڈیل تھے

اب ارحم نے سامنے lcd پر usb کے ذریعے کچھ چلایا اور ان کو لگلے پلان کے بارے میں بتانے لگا

— — — — — — — — — — — —

وہ مال پہنچ چکے تھے تینوں گاڑیاں آگے پیچھے داخل ہوئیں سب سے پہلے وہ نکلا اس کے پیچھے حورم نکل کر اس کی طرف آئی اس نے سحر اور نینا کو دیکھنے کے لیے گردن پیچھے کی طرف موڑی تو اس کی بالیوں کا ایک بہت خوبصورت سا ہلکا سا ساز بجا جس نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا

وہ دونوں آگے بڑھے اور ان کے پیچھے نینا اور سحر بھی

وہ

اب الیکٹرک سٹیئرز کی جانب بڑھ گئے وہاں سے وہ سیکنڈ فلور پر پہنچ کر دائیں جانب مڑ گئے جہاں اس نے ایک علیشان میٹنگ روم ارینج کروایا تھا ان کی آج دو پارٹیز کے ساتھ اکٹھی میٹنگ تھی اور ان کے ساتھ اس نے نیا پروجیکٹ شروع کرنا تھا اس کی میٹنگ مسز احمد کے ساتھ تھی لیکن ان کے آگے ایک اور کلائنٹ تھے جن کے ساتھ انہوں نے ڈن کرنا تھا اور ان کا بھی اس میٹنگ میں ہونا ضروری تھا وہ ابھی آئے ہی تھے کہ ان کے کانوں میں ایک خوشگوار سی آواز گونجی حورم نے مڑ کر دیکھا تو ایک چالیس سال کی خاتون تھیں وہ مسز احمد تھیں احمد سنز انڈسٹری سے جن سے ان کے پہلے بھی پروجیکٹز فائنل ہو چکے تھے

www.classicurdumaterial.com

Hello Mr. Shah and
who is this beautiful lady,
your wife.........

وہ عورت کچھ زیادہ ہی خوش مزاج تھیں اسی لیے جو مرضی کہہ رہی تھیں نینا اور سحر بھی اسی طرف متوجہ ہو گئیں

Actually, Mrs. Ahmad.........

وہ ابھی کچھ کہتا کہ حورم بول اٹھی

No Mam, we are bussiness partners....

اس نے جلدی سے کہا

Ohhh.... Am sorry
But your couple is very cute.....

وہ ہنستے ہوئے فراخدلی سے بولیں تو جواباً وہ گلا کھنکار کے رہ گیا

By the way, are you married yet or not ....

انہوں نے اس سے پوچھا

ان کی بات سن کر پل بھر کے لیے حورم کا ہاتھ فائل پلٹتے ہوئے رکا اسے بھی شدت سے انتظار تھا اس کے جواب کا

وہ اس کی ہر حرکت کو نوٹ کر رہا تھا یہاں تک کہ اس کے ہاتھوں کا رکنا بھی

Sorry but i am not interested to answer this question.....

اس نے مسکراتے ہوئے بڑے شائستہ طریقے سے کہا جس پر وہ ہنس دیں جبکہ وہ لب بھینچ کر رہ گئی کیا تھا اگر وہ بتا دیتا

اچھا ویسے ہینڈسم مین اس بیوٹی کا تعارف نہیں کرواؤ گے

وہ حورم کو دیکھتے بولیں

Yes,of course why not

وہ اس کی طرف بڑھا

Miss Hooram,she is our client Mrs. Ahmed and Mrs. Ahmed, she is my new bussiness partner and also Farzam's sister Miss Hooram Chaudhary

اینڈ مس حورم یہ ہماری بہت پرانی کلائنٹ بھی ہیں

www.classicurdumaterial.com

اس نے دونوں کا تعارف کروایا جبکہ حورم نے ہاتھ آگے بڑھایا

Nice to meet you Mrs.Ahmed

انہوں نے بھی جواباً ہاتھ ملاتے کہا

Mee too.

ویسے مسٹر شاہ لگتا ہے کراچی کا حسن تو آپ نے اپنی کمپنی میں رکھا ہوا ہے پہلے تم دونوں بوائز کافی تھے کسی کو مکھن لگانے میں جو اب مس حورم بھی ....ویسے رئیلی تم تینوں لاجواب ہو

ان کی بات پر وہ ہنس دیا جب کہ حورم نینا اور سحر سے کچھ ڈسکشن کر رہی تھی کہ اتنی دیر میں دو اور بندے انٹر ہوئے

Hello guys

مسز احمد نے آگے اپنے کلائنٹ سے ان کا تعارف کروایا اور پھر اس کا

He is Mr. Sherazi

اور یہ آگے سے اس کلیکشن کو پروموٹ کریں گے

جبکہ شیرازی کی نظریں حورم پر ہی ٹکی ہوئیں تھیں جسے ان دونوں نے نوٹ کیا حورم رخ موڑ کر سامنے سربراہی کرسی پر بیٹھی اور اس کے سامنے دوسری سربراہی کرسی پر وہ خود بیٹھا جبکہ مسز احمد اور مسٹر شیرازی ایک طرف تھے اور نینا حورم کی سائڈ پر جبکہ سحر شاہ کی سائڈ پر

میٹنگ سٹارٹ ہوئی اور حورم بڑے غور سے ہر چیز نوٹ کر رہی تھی حتیٰ کہ اس کی باڈی لینگوئج بھی جو ہر چیز کو بڑے ہی منفرد طریقے سے سمجھا رہا تھا

پھر اس نے حورم کو ڈیزائنز دکھانے کا کہا

اس نے نینا سے لے کر مسز احمد کو دکھائے جنھوں نے بہت پسند کیے اور آخر کار میٹنگ کامیاب ٹھہری تھی

مسز احمد شیرازی سے کچھ ڈسکس کرنے کے بعد جا رہی تھیں جب وہ انہیں سی آف کرنے گیا

حورم جو فائیلز سنبھال رہی تھی شیرازی کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر وہ متوجہ ہوئی اس نے حیران نظروں سے اسے دیکھا تھا

Is everything okay, Mr. Sherazi

وہ اٹھتے بولی

کچھ بھی تو سہی نہیں ہے جب سے آپ کو دیکھا ہے

وہ اسے دیکھتے بولا جبکہ وہ طزیہ مسکرا دی وہ میٹنگ میں بھی اس کی نظریں خود پر محسوس کر چکی تھی اور اب تک اس کی لائف میں بہت سارے ایسے کے آ چکے تھے

اوہ..... مجھے افسوس ہے کہ کچھ بھی سہی نہیں ہے لیکن میں سب کچھ صحیح کر سکتی ہوں اگر آپ اکیلے میں ملیں تو سہی

اس کی نیلی آنکھوں میں چمک در آئی جو کہ ایک شکار کو دیکھ کر کسی شکاری کی آنکھوں میں آتی ہے ویسے بھی ان غنڈوں کو مارنے کے بعد اس کا دل مزید کسی کی ٹھکائی کرنا چاہ رہا تھا اگر جگہ مناسب ہوتی تو وہ کر بھی دیتی

ہائے آپ کی یہ نیلی آنکھیں تو غضب کا گھائل کرتی ہیں

اس کی بات پر وہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی ابھی کچھ اچھا سا اسے سناتی کہاس کی آواز اسے اپنے قریب سے آئی

Hey, you stop this nonsense and stay away from her.....

She is only mine....

And i will not allow anyone to say that...

وہ دبے دبے غصے سے بولا

ارے ہم نے کیا کہا ہے بس ان کے حسن کو سراہا ہے

وہ اب بھی بعض نہیں آیا تھا کہ وہ کڑے تیوروں سے اس کی جانب بڑھا

You bloody bastard....

وہ ابھی اس کا گریبان پکڑتا کہ کسی نے سرعت سے اس کا ہاتھ پکڑا....

"بہرام !پلیز"

حورم نے اس کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا جبکہ وہ اپنی جگہ ساکت رہ گیا

حورم جو ابھی اس کے لفظوں سے بھی سنبھلی نہ تھی اسے آگے بڑھتا دیکھ کر جلدی سے اس کا ہاتھ اپنی گرفت میں لیا

اس کا لمس اپنے ہاتھ پر محسوس کر کے وہ حیران نظروں سے اسے دیکھنے لگا جس نے اس کا نام لیا تھا

"مسٹر بہرام شاہ, یہاں سب موجود ہیں چلیے یہاں سے"

اس کے کہنے پر اس نے گلاس وال سے اس پار مال کو دیکھا اور لب بھینچتا اس کا ہاتھ پکڑ کر باہر لے آیا

مسٹر شاہ میرا ہاتھ چھوڑیں میں اپنی حفاظت کرنا اچھے طریقے سے جانتی ہوں

وہ اسے بہت کچھ باور کراتی بولی

اوہ.... سیریسلی میں تو جانتا ہی نہیں تھا

اس کا ہاتھ چھوڑے اس کے سامنے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہہ رہا تھا اور اس کے لیے اس کی آنکھوں میں دیکھنا ہی سب سے مشکل کام ہوتا تھا اسے لگتا کہ اگر وہ دیکھتی رہی تو کبھی بھی اپنا ضبط کھو سکتی تھی

لیکن میری ایک بات کان کھول کر سنو اگر وہاں پر تمہاری جگہ کوئی اور ہوتی تو میں......

وہ ابھی بول رہا تھا کہ اس نے اس کی بات کاٹی

"کوئی اور ہوتی تو پھر بھی میں یہی کرتا"

ہے نا...وہی ناولز کا پرانا گھسا پٹا ڈائیلاگ میں جانتی ہوں

وہ بولے اس کی طرف بنا دیکھے اپنی کار کی جانب بڑھ چکی تھی جبکہ وہ ابھی تک اس کی بات پر حیران کھڑا تھا

یہ کیا کہہ کر گئی ہے میں ایسا تو ہرگز نہیں کہنے والا تھا کہ کوئی اور بھی ہوتا تو یہی کرتا اور سیریسلی لائک ناول....

وہ خود سے ہی ہنستے گاڑی کی جانب بڑھ گیا

اور فون نکال کر سحر کو ملایا

Miss, Sehar cancel today's deal with Mr. Sherazi

وہ سنجیدگی سے کہتا فون کاٹ گیا

— — — — — —

وہ وہاں سے سیدھا گھر واپس آ گئی اس نے نینا کو کال کر کے بتا دیا تھا

وہ سیدھا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی

گھر میں ڈیکوریشن سٹارٹ ہو چکی تھی پارٹی کے لیے

وہ کمرے میں آ کر بیڈ پر بیٹھ گئی اور اس کے جملے اس کے کانوں میں گونجے

She is only mine

کیوں بہرام شاہ کیوں تم نے مجھے سمجھ کیا رکھا ہے تمھاری سحرزدہ کالی آنکھیں اور تل میری کمزوری ہیں لیکن میں اسے کمزوری نہیں بننے دوں گی

وہ چہرہ صاف کرتی اٹھ کھڑی ہوئی

— — — — — — — — —

ماضی......

مری میں ایک ہفتہ گزارنے کے بعد وہ واپس آ چکی تھی اور اس سے اگلے دن فرزام بھی ایتھنز سے ڈگری لے کے واپس آیا تھا وہ بہت خوش تھی اور اس کے کالج کا سال بھی آخری تھا اور ان دنوں میں ہی امل کی منگنی اس کے دادا کے ایک بہت ہی اچھے اور قریبی دوست کے پوتے مصطفیٰ سے کر دی گئی گو کہ ان کے والدین کے درمیان بھی بہت اچھے تعلقات تھے اور دوست بھی تھے

اور اس کی اٹھارہویں برتھڈے بھی قریب تھی

انٹرمیڈیٹ کے امتحان دینے کے بعد اس کا رزلٹ آیا اور ہمیشہ کی طرح اس بار بھی وہ ٹاپ پر تھی وہ بہت خوش تھی اور اس نے یونیورسٹی کے لیے اپلائی کیا لیکن مسئلہ تب ہوا جب عاشر نے آگے پڑھنے سے منع کر دیا اس کا کہنا تھا کہ اسے ایسی بیوی نہیں چاہیے کہ جو گھر نہ سنبھالے اور جاب کرتی پھرے

جبکہ اس کا خود کا نظریہ تھا کہ ہر لڑکی کو خودمختار ہونا چاہیے نہ کے آنے والی زندگی میں کسی کا محتاج

اس دن اس نے سارہ سے بات کی اور اسے ساری صورتحال بتائی تو اس نے آگے سے کہا

میں پہلے ہی جانتی تھی کہ وہ تمھیں آگے نہیں پڑھنے دے گا

تو یار اب میں کیا کروں میں نے اپنی لائف ایسی تو نہ سوچی تھی

پھر ایک ہی حل بچتا ہے

کیا جلدی بتاؤ

یہی کہ یا تو تم آگے پڑھ سکتی ہو یا پھر اس شادی کو قائم رکھنا چاہو گی آگے تمھاری مرضی

اس نے اس رات بہت سوچا تھا اس کا ارادہ بابا سے اسلام آباد سے واپسی پر انہیں بتانے کا تھا لیکن تب تک عاشر بھی پاکستان آچکا تھا اس نے فرحت بیگم سے بات کی وہ تو ہرگز نہیں مان رہی تھی البتہ اس نے رو دھو کر فرزام اور امل کو منا لیا تھا پھر اس نے رات کا کھانا

کھائے بغیر سوگئی انہوں نے حمدان صاحب سے ساری بات کی اور اگلے دن واپس آنے کا کہا

اگلے دن فرحت بیگم اس کے کمرے میں تھیں

"حورم, بس بہت ہو گیا"

"ماما یہی تو میں کہہ رہی ہوں کہ بہت ہو گیا, اب بس کریں"

وہ بیڈ سے اتر کر ان کے پاس کھڑی ہو گئی کہ تب ہی اس کے بابا جان نے کمرے میں قدم رکھا. ان کی عزیز از جان بیٹی نے انہیں کہاں پہنچا دیا تھا یا پھر ان کا فیصلہ ہی غلط تھا. سب اتنی جلدی میں ہوا تھا کہ انہیں بھی سمجھ میں نہ آئی.اور اب ایک سال بعد یہ سب کچھ....

"بابا جان! آپ کہاں پر چلے گئے تھے اور اتنی دیر آنے میں,آپ کو پتہ ہے آپ کی گڑیا نے آپ کو کتنا مس کیا"

وہ سیدھا ان کے سینے سے جا لگی.

"پھر شروع ہو گئی مکھن لگانا.اسے تو آپ ہی سمجھائیں, اس کا تو دماغ ہی گھوم گیا ہے"

فرحت بیگم کہتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئیں.

"بابا کی گڑیا کیوں پریشان ہے؟"

"بابا آپ کو پتہ ہے کہ میں ابھی اٹھارہ سال کی بھی نہیں ہوئی اور آپ نے میرا نکاح کر دیا ہوا ہے"

وہ روہانسی ہو کر بولی اور خوبصورت نیلی بڑی بڑی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے اور یہاں ہی تو ان کی بس ہو جاتی تھی, وہ کبھی بھی اس کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتے.

''ایک مہینے بعد تو اٹھارہ کی ہو جاؤ گی نہ؟''

''ماما! میں بابا سے بات کر رہی ہوں, پلیز''

''تو بیٹا, آپ کو پتہ ہے نہ کہ آپ کے تایا ابو نے کتنی چاہت سے آپ کا رشتہ مانگا تھا''

''بابا جان, میں کچھ نہیں جانتی, میں اپنے خوابوں کے درمیان کسی کو بھی نہیں آنے دوں گی چاہے وہ کوئی بھی ہو, چاہے آپ کا لاڈلا بھتیجا ہی کیوں نہ ہو''

وہ اپنی نیلی آنکھوں میں ایک عزم لے کے بولی تھی. اور وہ اس کی آنکھوں میں ہی دیکھتے رہ گئے کیونکہ وہ جو کہہ دیتی پھر اس کو کوئی نہیں ٹال سکتا تھا چاہے معاملہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو.

''معاملہ بہت سنجیدہ لگ رہا ہے؟''
وہ اپنی بیگم کی طرف دیکھ کر سنجیدگی سے بولے.

''چوھدری صاحب, آپ اب اس کی کوئی بات نہیں مانیں گے, آپ نے اور آپ کے بڑے بیٹا بیٹی نے ہی اس کو اتنا ضدی بنا ڈالا ہے''

"ماما آپ ہی بتائیں کہ آپ چاہتیں ہیں کہ آپ لگلے سال اپیا کے ساتھ میری بھی رخصتی کر دیں گیں تو میں ایسا نہیں ہونے دوں گی"

وہ حتمی لہجے میں بولی.

پھر ایک ہی حل بچتا ہے.

وہ بیڈ پر جاتے بولے.....

"آپ کیا کہ رہے ہیں اگر عاشر اسے آگے پڑھنے کی اجازت نہیں دے رہا تو حرج ہی کیا ہے اس میں"

ماما یہی تو مسئلہ ہے کہ میرے آگے پڑھنے میں حرج ہی کیا ہے؟"

"حورم بس اب واقعی ہی بہت ہو گیا, تم ناولز پڑھ پڑھ کر زیادہ ہی خیالوں میں اڑھ رہی ہو, حقیقت کی دنیا میں آؤ"

وہ اسے بڑی طرح ڈپٹے بولیں.

"ماما میں بھی آپ کو یہی بتا رہی ہوں کہ یہ کوئی ناول کی سٹوری نہیں کہ اٹھارہ سال کی لڑکی کا ایک تیس سال کے مرد سے نکاح کرا دیا جائے اور ہنسی خوشی زندگی گزار لیں میں ایسی نہیں ہوں اور نہ ہی ابھی میں کسی بھی رشتے کے لیے تیار ہوں".

حورم نے قالین پر بیٹھ کر اپنے بابا کے گھٹنوں پہ سر رکھ دیا. اور وہ بہت پیار سے اس کے سر پر انگلیاں چلانے لگے اور فرحت بیگم بھی ان کے پاس آ گئیں. اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ سارے ہی اس سے بہت پیار کرتے تھے. بھائی سے فرمائشیں کرنا, بہن کو تنگ کرنا, اپنے ماما اور بابا کی جان.........

"بابا جان, آپ کہا کرتے تھے نہ کہ آپ کی گڑیا ایک دن اپنا نام بنائے گی, آپ ہی تو کہا کرتے تھے کہ بیٹا آپ نے بہت محنت کرنی ہے اور کچھ بن کے دکھانا ہے, پھر کہاں گئے آپ کے خواب, اگر بڑے پاپا لوگ چار سال ٹھر جائیں پھر بھی کوئی مسئلہ نہیں لیکن میں جانتی ہوں نہ کہ وہ نہیں ٹھہریں گے, اسی لیے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے"

وہ اپنی بھیگی آنکھیں اٹھا کہ اپنے بابا کی طرف دیکھنے لگی.

"ٹھیک ہے, جیسے میری گڑیا کہے گی بالکل ویسا ہی ہو گا, میں آج ہی وکیل سے بات کرتا ہوں کہ وہ خلع کے پیپرز بنوائے".

انہوں نے اسے نیچے سے اٹھا کر سینے سے لگا لیا اور وہ خاموشی سے آنسو اپنے اندر اتارنے لگی گو کہ یہ بہت بڑا فیصلہ تھا اور بہت کچھ ہونے والا تھا ایسے ہی کوئی رشتہ ختم نہیں ہو جاتا لیکن اس کا دل ہی نہیں مان رہا تھا پتہ نہیں کیوں.....

"اب میں اپنی گڑیا کی آنکھوں میں آنسو بالکل بھی نہ دیکھوں".

انہوں نے اس کے آنسو پونچھتے کہا اور باہر کی جانب قدم بڑھا دیے.

"حور, میری جان"

انہوں نے آنسو لیے اسے پکارا.

"ماما اب آپ کیوں رو رہی ہیں؟"

وہ ان کے پاس آ کر بولی.

"بیٹا, مجھے ڈر لگ رہا ہے, ہم اس رشتے کو ٹھکرا رہے ہیں اور عاشر وہ تو تم سے اتنی محبت کرتا ہے وہ کبھی نہیں مانے گا؟"

"ماما وہ مانیں یا نہ مانیں اگر وہ میرے پڑھانے کے حق میں نہیں تو مجھے طلاق چاہیے اور میں ایک آزاد اور خود مختار رہنا چاہتی ہوں نہ کہ بعد میں کسی اور کی سہارے میں. میں اپنا نام بنانا چاہتی ہوں اور انہیں ماننا ہی ہو گا, ہمارے راستے شروع سے ہی الگ تھے انہیں زبردستی ملایا گیا ہے".

"بس اللہ سے دعا ہے کہ جو بھی ہو اچھا ہی ہو"

وہ اسے ساتھ لگاتے بولیں لیکن اندر سے بہت سے وسوسوں کا شکار تھیں.

"آمین"!

وہ دل میں پختہ ارادہ کر کے بولی کہ اب نہیں تو پھر کبھی نہیں....

اس کے بعد عاشر نے بہت شور اٹھایا تھا حامد صاحب بھی تھوڑا افسردہ ہو گئے لیکن حورم ان کے پاس آئی اور بولی

"بڑے پاپا, آپ سب نے ہمیشہ مجھے ہر چیز دی جس کی بھی میں نے خواہش کی تھی تو میرا اتنا بڑا خواب آپ لوگ کیسے پورا نہیں کر سکتے اور ویسے بھی میں اس شادی سے خوش نہیں ہوں آپ سب نے ہمیشہ مجھے ایک بچی کی طرح ٹریٹ کیا ہے اور تب جب میرا نکاح ہوا تھا میں تو اتنا جانتی بھی نہیں تھی اور اگر میں یہ شادی کر بھی لوں تو کبھی خوش نہیں رہ پاؤں گی اگر آپ کی بیٹی ہوتی تو کیا آپ اس کی مرضی کے خلاف اس کی شادی کر دیتے ؟"

اس سوال پر انہوں نے تڑپ کر اسے اپنے ساتھ لگایا

"حورم میری بیٹی تم ہی ہو اور میں تمھاری مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہونے دوں گا چاہے مجھے کچھ بھی کرنا پڑے"

اس کے بعد انہوں نے عاشر سے بات کی لیکن وہ تو بھڑک ہی اٹھا

بابا میں ایسا ہر گز نہیں کرنے والا

انہوں نے اسے بہت سمجھایا لیکن جب وہ نہ مانا تو مجبوراً انہیں کہنا پڑا

عاشر اگر تم نے میری بات نہ مانی اور حورم کو طلاق نہ دی تو میں تمھیں اپنی ساری جائیداد سے عاق کرتا ہوں اور تمھیں میرا مرا ہوا منہ دیکھنے کی بھی اجازت نہ ہو گی

www.classicurdumaterial.com

ان کی بات پر رافعہ بیگم اور عاشر نے تڑپ کر ان کی طرف دیکھا ان کے جانے کے بعد رافعہ بیگم نے اسے بہت سمجھایا

اور وہ ساری رات سوچتا رہا اور ایک فیصلے پر پہنچ کر صبح تک وہ ڈائیورس کے پیپرز پر سائن کر چکا تھا

جانے سے پہلے اس کی ملاقات حورم سے ہوئی

"تم نے مجھے ٹھکرا کر اچھا نہیں کیا لیکن ایک بات یاد رکھنا حورم کہ جو لوگ محبت کو ٹھکرا دیتے ہیں محبت انہیں ہی ٹھکرا دیتی ہے"

یہ الفاظ تب تو اس کے لیے معنیٰ نہیں رکھتے تھے لیکن آنے والی زندگی میں بہت یاد آنے والے تھے

وہ کہہ کر جانے لگا جب کچھ یاد آنے پر رکا

"اور ایک بات اور میں واپس ضرور آؤں گا"

اس دن کے بعد عاشر یورپ جا چکا تھا

حورم کی اٹھارہویں سالگرہ تھی جب رات کو فرزام فرحت بیگم کے پاس آیا

www.classicurdumaterial.com

مام شاہ لینے آیا ہے اور ارحم بھائی کا بیٹا ہوا ہے اور انہوں نے سپیشلی کہا ہے کہ میں ضرور آؤں

وہ ان کی طرف دیکھ کر کہنے لگا

فرزام !شاہ آیا ہے تو اسے اندر تو بلاؤ

مام وہ کافی دیر کا بیٹھا ہوا تھا لیکن آپ کو باقی کاموں سے فرصت ہی نہیں تھی اب وہ باہر ہی کھڑا ہے اوکے

وہ کہتا باہر کی جانب بڑھ گیا ابھی وہ پورچ میں تھا جب عقب سے دونوں کو آواز سنائی دی

شاہ نے بھی پیچھے مڑ کر دیکھا

بھائی آج آپ نے میرے ساتھ باہر جانا تھا اور آپ اپنے کسی دوست کے ساتھ جا رہے ہیں اس کی تھوڑی برتھڈے ہے آج

وہ خفگی سے بولی جب وہ اس کے پاس آیا

گڑیا یار جانا ضروری ہے آج لیکن وعدہ کل جو کہو گی کروں گا

چلیں اگر جانا ضروری ہے تو ٹھیک ہے پھر

اس نے کہا تو وہ مسکراتا چلا گیا البتہ شاہ اندھیرے میں تھا اسی لیے حورم اسے نہ دیکھ سکی لیکن اس نے اسے دیکھ لیا

اس کے بعد حورم نے سب سے مشہور یونیورسٹی میں BBA میں داخلہ لیا سارہ بھی اس کے ساتھ تھی لیکن اس کا ڈیپارٹمنٹ الگ تھا

ایک سال بعد اس کی انیسویں سالگرہ تھی اور اس کے ساتھ فرزام کی بزنس کی دنیا میں کامیابی تھی جس کی وجہسے فنکشن بہت دھوم دھام سے ہوا اور اس میں امل کے سسرال والے یعنی اس کے دادا کے دوست کی فیملی اور اس کے والد کے دوست بھی تھے دونوں بہن بھائیوں نے کیک کٹ کیا تو سب انہیں وش کرنے لگے جب دو شرارت انسان ہنستے ہوئے اس کے سامنے آئے جنہیں دیکھ کر تو ایک پل کے لیے اس کا رنگ اڑھ گیا

ہیلو بوٹیفل پہنچانا ہمیں

صارم اسے گفٹ دیتے بولا

جی...

اس نے بمشکل ہی جی کہا جبکہ آبش سے اپنی ہنسی کنٹرول کرنا مشکل ہو رہی تھی

کہ تبھی صارم اسے کھینچتا ہوا لایا

اور یہ میرا پیارا سا بھائی کزن اور دوست ہے

وہ جو سنجیدگی سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا اس کے تعارف پر آنکھیں گھمائی

www.classicurdumaterial.com

میر یار اسے گفٹ تو دو

صارم اس کے کان میں کہنے لگا جبکہ وہ بری طرح نروس ہو رہی تھی اور آبش مسلسل ساری سیچویشن کو انجوائے کر رہی تھی

یہ میری طرف سے آپ کے لیے ایک ادنیٰ سا تحفہ امید ہے کہ آپ کو پسند آئے گا

اس نے اسے ایک بلیک ڈبیہ جو کہ بہت اچھی طرح کور تھی دی اسے ویسے تو کچھ پسند نہیں تھا آیا لیکن پھر اس پر نظر پڑی اور یہی گفٹ لے لیا

شکریہ

اس نے بہت ہی آہستہ کہا جس پر اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آ کر معدوم ہو گئی

اس نے ایک گہری نظر اس پر ڈالی جو بے بی پنک باربی گاؤن میں اس بہت پیاری لگی

وہ جا چکا تھا جب اس نے ایک گہری سانس لی

میرے بھائی کا گفٹ کھول کر دیکھنا ضرور

آبش نے شرارت سے اسے کہا اور اس کے تاثرات دیکھنے لگی جو کہ حیران نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

یہ.. یہ آآپ کےکے بھائی تتھے ؟

اس نے اٹک اٹک کر پوچھا جس پر وہ کھلکھلا کر ہنس دی جب کوئی اس کی ہنسی کی طرف متوجہ ہوا

ایم سوری

وہ شرمندگی سے بولی

اٹس اوکے چل یار

وہ مسکراتے کہنے لگی جس پر وہ بھی زبردستی مسکرا دی کہ تب ہی فرزام وہاں آیا

Hello ladies,

یہ میرے بھائی ہیں فرزام

حورم نے تعارف کروایا تو آلبش نے مسکرا کر اپنا تعارف کروایا جبکہ فرزام کو وہ بولنے والی لڑکی پسند آئی تھی..

حورم نے جا کر سب سے پہلے بلیک ڈبیہ کھولی جس میں بلیو ڈائمنڈ کی چھوٹی سی نوز پن تھی وہ نوز پن پہنتی تھی اور اسے بہت پسند بھی تھیں یقیناً اس نے اس دن ہی اس کے ناک میں نوز پن کو نوٹ کر لیا تھا جو کہ وائٹ ڈائمنڈ کی تھی

اس کے یہ دو سال بہت اچھے گزرے اور پھر امل کی شادی کا شور اٹھا

اس کی شادی بہت دھوم دھام سے کی گئی تھی لیکن حورم کی زندگی کی کایا بھی پلٹ گئی

— — — — — — — —

حال.......

وہ آفس میں تھا جبکہ صارم اس کے سامنے بیٹھا ہوا تھا اور لیپ ٹاپ پر بہت سی سائٹس کھولے بیٹھا ہوا تھا

جب اس کا فون رنگ کرنے لگا اس نے دیکھا ''بھائی کالنگ''لکھا تھا اس نے کٹ کر دیا لیکن بار بار آ رہا تھا تو اس نے فون ہی سوئچ آف کر دیا لیکن تھوڑی دیر بعد صارم کا فون بجنے لگا وہ اٹھ کر گلاس وال سے باہر دیکھنے لگا کیونکہ وہ جانتا تھا اس نے کال اٹھا لینی ہے

صارم نے فون اٹھایا

ہیلو

جی بھائی

جی

اوکے

وہ کہتا اس کی طرف بڑھا

میر! مصطفیٰ بھائی کی کال ہے اور وہ بہت ہی غصے میں ہیں

اس نے اس کی طرف فون بڑھایا جو اس نے تھوڑی دیر بعد دیکھنے کے بعد پکڑ لیا اور صارم نے شکر کیا کہ چلو کسی سے اس ٹاپک پر بات تو کرے گا

سلام دعا کے بعد مصطفیٰ سیدھے مدعے پر آیا

ویسے تم سے یہ امید ہر گز نہیں تھی

کیسی امید ؟

دیکھ ہنوز باہر رہا تھا جبکہ صارم اسے

حورم کیسی ہے

آپ لوگوں کو پتہ ہو کے مجھے کیا پتہ

اس نے طنز کیا

مت بھولو کہ وہ تمہاری منکوحہ ہے

اب وہ بھی تھوڑا غصے سے بولے

آپ بھی یہ مت بھولیں کہ میں نے یہ نکاح صرف آپ لوگوں کی ضد کی وجہ سے کیا تھا ورنہ آپ لوگ مجھے اچھی طرح جانتے تھے کہ میں ابھی کسی رشتے کو افورڈ نہیں کر سکتا

لیکن جو ہونا تھا ہو گیا اب آگے کی سوچو

آپ سنائیں آپ کیسے ہیں اور امل بھابھی کیسی ہیں اور عالیان

وہ بات بدلتے بولا

ہم سب ٹھیک ہیں بس تم اپنی خیر مناؤ کہ وہ جو تمھاری منکوحہ ہے نہ ایس پی مصطفیٰ کی سالی صاحبہ ہیں کہیں یہ ہی نہ ہو جائے کہ حوالات کی سیر کرنی پڑ جائے

بھائی اس کا تو ارادہ پکا ہے آپ تیاری کر لیں

صارم کی دہائی پر وہ دونوں ہنس دیے

— — — — — — — —

حورم کے یونیورسٹی کے دو سال بہت اچھے گزرے تھے لیکن جب اس نے باہر پڑھنا چاہا تو فرزام نے ایتھنز یونیورسٹی میں اس کا ایڈمیشن اپنے توسط سے کروایا اور ویسے بھی اس کے وہاں اچھے روابط تھی اسی لیے حورم کے لیے کوئی مشکل پیش نہ آئی

اس کے جانے میں ابھی ایک ہفتہ تھا جب امل کے سسرال والے آئے اور حورم کا ہاتھ مانگا

اس دن اسے نہیں پتہ تھا کہ سب کے درمیان بات چیت کیا ہوئی لیکن اس کے بابا اور ماما مان گئے تھے اور حتیٰ کہ فرزام بھی

"بھائی جب پہلے نکاح ہوا تھا تب آپ یہاں نہیں تھے لیکن آج تو ہو نہ تو پھر سے دوبارہ کیوں"

وہ اس سے گلہ کرتی بولی جب فرزام نے اس کے آنسو صاف کیے

PDF LIBRARY 0333-7412793

حورم میری گڑیا کبھی بھی مجھے ماما بابا یا جو رشتے آپ سے جڑے ہیں انہیں غلط مت سمجھنا اور ماما بابا جو فیصلہ کرتے ہیں وہ اولاد کی بھلائی کے لیے ہی ہوتا ہے بس سمجھنے میں دیر ہو جاتی ہے مانا پہلے جلدبازی نہیں تھی کرنی چاہیے لیکن اس بار آج اپنے بھائی کی بات مان لو یقین کرو جو میری گڑیا کو دکھ پہنچائے گا نہ تو اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا

وہ اسے سمجھاتے بڑے مان سے بولا اور حورم چودھری نے ایک بار پھر قربانی دے دی

اور نکاح اگلے دن کیا جا چکا تھا

شام کا وقت تھا جب وہ اس کے کمرے میں آیا نکاح تھوڑی دیر پہلے ہی ہوا تھا جب صارم نے اسے زبردستی ملنے کے لیے بھیجا

وہ اس کے سامنے سفید پیروں کو چھوتی سمپل سی گاؤن جس میں سرخ کلیاں تھیں اور لال رنگ کا ڈوپٹہ سر پر ٹکا ہوا تھا آج بھی وہ میک اپ سے پاک چہرہ لیے اس کے سامنے تھی آنکھیں رو رو کر سرخ ہو رہی تھیں اور اس کی نیلی آنکھوں کا سرخ رنگ کے ساتھ امتزاج نے اسے ایک پل کے لیے مبہوت کیا تھا

لیکن اگلے پل سب کچھ یاد آتے وہ سر جھٹک کر آگے بڑھا اور اس کے سامنے جا کھڑا ہوا جس نے نظریں نیچی کی ہوئیں تھیں

اس نے سفید شلوار قمیض کے اوپر نیلی ویسٹ کوٹ پہنی ہوئی تھی جو کہ اس کی مردانہ وجاہت پر بہت کھل رہی تھی اس نے ویسٹ کوٹ سے ایک نیکلس نکالا جس میں نیلے رنگ کا ڈائمنڈ جگمگا رہا تھا

اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے گلے میں پہنایا جو آنکھیں بند دیے اور ہونٹوں کو زبردستی بھینچے کھڑی تھی

پہنانے کے بعد اس کے کانوں میں اس کے الفاظ گونجے

"نکاح مبارک ہو مسز اور اسے اتارنا مت تا کہ یہ تمھیں یاد دلاتا رہے کہ یہ نکاح صرف میں نے اپنے بھائی کے کہنے پر کیا ہے اور امید ہے کہ تمھارا دو سال کا یہ سفر اچھا گزرے"

وہ کہہ کر جا چکا تھا جبکہ وہ کب کے روکے آنسوؤں کو بہانے لگی

مطلب وہ جس کی زندگی میں شامل کی گئی تھی اس کی مرضی کے خلاف کی گئی تھی اور یہ چیز اس کے رونے میں مزید اضافہ کر گئی اور تب سے اس نے دنیا کے سامنے کمزور ہونا چھوڑ دیا اور اپنے گرد ایک خول بنا لیا لیکن تھی بھی وہ ایک انسان..... کب تلک ایسے رہتی ایک نہ ایک دن اس کا ضبط ٹوٹ جانا تھا اور نہ جانے کیا کرنے والا تھا اور کس کس کی زندگی کو نیا موڑ دینے والے تھا

www.classicurdumaterial.com

لیکن یہ تو طے تھا حورم چودھری کسی پر اپنا دل بڑی طرح ہار چکی تھیں اب اس دل کا ہارنا اس سے کیا کروائے گا وہ خود بھی نہیں جانتی تھی

نصیب کا کھیل بھی عجب طریقے سے کھیلا ہم نے

جو نہ تھا نصیب میں اسی کو ٹوٹ کر چاہا ہم نے

— — — — — — — — — — — — — — — —

— — — — — — — — — — — — — — — —

....

وہ اپنے آفس میں بیٹھا سامنے رکھا فوٹوشوٹ دیکھ رہا تھا جبکہ سحر اس کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی نینا اسے بتا چکی تھی کہ حورم گھر جا چکی ہے اور ابھی تھوڑی دیر پہلے اسے فرزام کی کال آئی تھی جس میں وہ کہہ رہا تھا کہ رات کی پارٹی کے لیے ڈیزائنز ڈریسز وہ اپنی ہی کمپنی کے پہنے گے سو ابھی ڈریسز بھی سیلیکٹ کرنے والے تھے اور علینہ کا فوٹوشوٹ ابھی پینڈنگ ہی تھا علینہ ان کی کمپنی کی ماڈل تھی جو کہ دو سال سے کام کر رہی تھی لیکن وہ ابھی اس کی شکل بالکل نہیں دیکھنا چاہتا تھا سو اس کا پہلا فوٹوشوٹ دیکھ رہا تھا کہ تب ہی وہ آندھی طوفان بنی اندر آئی اسے دیکھ کر اس کے ماتھے کے بلوں پر واضح اضافہ ہوا تھا جبکہ سحر کا تو منہ ہی بن گیا

شاہ یہ میں کیا سن رہی ہوں ؟

وہ اس کے سامنے آتی بولی اس نے سحر کو جانے کا اشارہ کیا اور اس کی طرف مڑا

مس علینہ پہلی بات تو یہ کہ یہ میرا آفس ہے نہ کہ آپ کا گھر جو آپ یونہی منہ اٹھا کر آ سکتی ہیں دوسری بات یہ کہ میں آپ کو ہرگز اتنا بے تکلف ہونے کی اجازت نہیں دوں گا کہ آپ مجھے ایسے بولائیں اور تیسری اور آخری بات یہ کہ جو آپ نے سنا وہ بالکل سچ ہے کہ آپ کے فوٹوشوٹ کے پروجیکٹ کو مس حورم ہی ہینڈل کریں گی

وہ اس کی طرف دیکھتے ایک ایک لفظ پر زور دیتے بولا تھا جبکہ اس کی اتنی بے عزتی سے وہ ضبط کر کے رہ گئی اسے صبح ہی نینا نے بتایا تھا کہ پروجیکٹ کو شاہ نہیں کوئی اور ہیڈ کرے گا

ٹھیک ہے لیکن میں دو سال سے تمھیں یہ بتانے کی کوشش کر رہی ہوں کے میں تم سے پیار کرتی....

وہ اپنی بات پوری کرتی کہ وہ درشت لہجے میں اسے ٹوک گیا

Shut up, just shut up

غصے سے اس کی آنکھیں سرخ ہونے لگیں اس کی دھاڑ پر تو وہ بھی سہم گئی تھی وہ اس کی جانب آیا اور انگلی اٹھا کر گویا ہوا

www.classicurdumaterial.com

تم شاید بھول رہی ہو کے آج تم اس مشہور کمپنی کی ماڈل کے طور پر میرے آفس میں کھڑی ہو تو صرف اور صرف فرزام کی وجہ سے اگر اس نے مجھے نا روکا ہوتا نہ تو کب کا تمہیں نکال چکا ہوتا ......کیا کروں جان سے عزیز دوست ہے اس کی بات ٹال نہیں سکتا اندازہ تو ہو ہی گیا ہو گا کہ کیا اہمیت ہے میری نظر میں تمھاری صرف میرے دوست کی خواہش اتنی عزیز ہے مجھے کہ تمھیں ابھی تک رکھا ہوا ہے

وہ چبا چبا کر استہزایہ انداز میں بولا اور اس کا چہرہ مارے اہانت سے سرخ ہو گیا

تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے

لیکن افسوس میں ایسا کر چکا ہوں اور اب تم خود ہی شرافت سے جا سکتی ہو میں کوئی مزید تماشہ نہیں چاہتا

وہ بولتے کرسی پر بیٹھ گیا

اور وہ جیسے آئی تھی ویسے ہی باہر نکل گئی اس کی آج تک اتنی بے عزتی کسی نے نہیں کی تھی وہ خوبصورت تو بہت تھی لیکن افسوس وہ بہرام شاہ پر دل ہار چکی تھی لیکن وہ اسے ایسے تو جانے نہیں جانے دے سکتی تھی

اس کے جانے کے بعد اس نے ایک گلاس پانی پیا اور خود کو ریلیکس کرنا چاہا کہ تبھی اس کا فون بجا حیدر کی کال تھی اس نے اٹھالی اور جو خبر اسی دی گئی پہلے تو وہ حیران ہوا لیکن پھر

www.classicurdumaterial.com

ایک پراسرار مسکراہٹ نے چہرے کا احاطہ کیا وہ فون بند کر کے سر کو پیچھے ٹکا کر سکون سے آنکھیں موند گیا

اب مزہ آئے گا

کہ تبھی اسے حورم کا اس کا ہاتھ پکڑنا یاد آیا وہ آنکھیں کھول کر اپنے ہاتھ کو دیکھنے لگا جو حورم نے پکڑا تھا پہلی بار زندگی میں پہلی بار کسی لڑکی نے ایسے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا تھا ایک عجیب سا احساس اسے گھیرے ہوا تھا کہ وہ جلدی سے اس حصار سے نکلا

نہیں یہ ٹھیک نہیں بالکل نہیں

وہ خود سے کہتا باہر نکلا اور سحر اور نینا کو لے کر سب سے اوپری منزل پر پہنچا جہاں ان کی کمپنی کے معروف و مشہور ڈیزائنر ڈریسز تھے ان کی کمپنی ملک کی اعلیٰ کمپنیوں میں سے ایک تھی جن کے ڈیزائنز کی اتنی ڈیمانڈ تھی اور جبکہ فرزام چودھری اور بہرام شاہ کے اکٹھے اشتراک سے یہ پچھلے چار سالوں میں کافی شہرت حاصل کر چکی تھی اور اب اسے ایک انٹرنیشنل کمپنی ہونے کا اعزاز بھی حاصل تھا اور اب کراچی کے علاوہ بھی مختلف شہروں میں ان کی کئی برانچز موجود تھیں جہاں کے مینیجر اور ہیڈز اچھے طریقے سے سب سنبھال رہے تھے

جبکہ دونوں میں سے کوئی نہ کوئی میٹنگز میں جاتا رہتا

وہ اوپر پہنچ چکے تھے اور اب وہ ڈریسز کو دیکھ رہا تھا آج کے فنکشن کے حساب سے ہی اسے کچھ سیلیکٹ کرنا تھا

www.classicurdumaterial.com

مجھے لیٹسٹ ڈیزائنز.......

وہ سب ڈیزائنز چیک کرتا نینا سے کہہ رہا تھا کہ اس کی نظر سامنے بنے ڈیمو پر جا کر ٹھہر گئی وہ اسی جانب بڑھ گیا جب کہ سحر بھی اس کے ساتھ تھی

سر یہ لیٹسٹ ڈیزائن ہے اب تک کمپنی کا اور ابھی تک یہ مارکیٹ بھی نہیں پہنچا کیونکہ یہ ڈیزائن ابھی کل ہی تیار ہو کے آیا ہے

وہ سامنے ڈیمو کو دیکھ کر کہہ رہی تھی جہاں پر ایک انتہائی خوبصورت بلیک کلر کی ہی پرنسس گاؤن تھی جو کہ کافی گھیر دار بنی ہوئی تھی اور اس کی سب سے اوپر والی نیٹ کی ہی لئیر کو بہت دلکش انداز سے اوپر سے نیچے فولڈ کیا گیا تھا اور اس کے اوپری حصے پر خوبصورتی سے بلیک موتیوں سے کام ہوا تھا جو کہ گلے سے لیکر کندھوں تک مالا کی طرح بنے تھے اور وہاں سے بازؤں کے گرد بھی لڑی کی طرح نیٹ کے اوپر لپٹے ہوئے تھے جبکہ نچلے حصے کو بلیک نیٹ کے پھولوں سے کور کیا گیا تھا گو کہ وہ پہلی ہی نظر میں سب کو اپنی طرف متوجہ کرا سکتی تھی نینا اور سحر دونوں نے اس کی پسند کو سراہا اور وہ اس میں اس کو تصور کرتے مبہم سا مسکرایا تھا

وہ اچھی خاصی مہنگی گاؤن تھی اور وہ اسے اس لیٹسٹ ڈیزائن میں سب سے پہلے اسے دیکھنا چاہتا تھا نینا سے سیلیکٹ کرنے کا کہہ کر وہ جینٹس سائڈ پر آیا اور اس نے اپنے اور فرزام کے لیے سیم ہی بلیک پرنس کوٹ سلیکٹ کیے جس کی سائڈ پر بلیک ہی رنگ ہی ہلکی ہلکی

کڑھائی ایک سائڈ پر ہوئی تھی جو کے روشنی پڑنے پر شائن کرتی اسے اپنے اور فرزام کے لیے یہی بیسٹ لگا اور ویسے بھی پارٹی کے لیے وہ تھیم بلیک ہی سلیکٹ کر چکے تھے

وہ نینا کو ڈلیور کرنے کا کہہ کر چلا گیا

— — — — — — — —

وہ اپنے کمرے میں بیٹھا لیپ ٹاپ پر جھکا ہوا تھا جب آبش اس کے کمرے میں آئی

تم ابھی تک کام پر لگے ہوئے ہو؟

وہ اس کے پاس بیٹھتی بولی

یار کچھ زیادہ کام تھا وہی مکمل کرنے والا رہتا ہے

وہ ہنوز مصروف ہی تھا

کچھ دیر ہونہی خاموشی چھائی رہی جب وہ کچھ دیر تک نہ بولی تو اس نے سر اٹھا کر دیکھا جو اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی

آبش؟

ہمممم.....

کیا کوئی مسئلہ ہے؟

اس کی بات پر اس نے سر اٹھایا

مجھے کیا مسئلہ ہونا ہے کچھ بھی تو نہیں

تو پھر یوں منہ کیوں بنا ہوا ہے

وہ لیپ ٹاپ کو بند کرتے بولا

کچھ نہیں بس بھائی کی یاد آرہی تھی

وہ روہانسی ہو کر بولی تو اس نے لمبا سانس کھینچا

کیا یار میں بھی کہوں کہ آبش کو کیا ہو گیا ہے اور ویسے بھی میری بھائی سے بات ہوئی تھی آئیں گے ملنے....

کیا آئیں گے ملنے انہیں احساس بھی ہے کہ ان کی ایک چھوٹی بہن اور چھوٹا بھائی پے لیکن انہیں کیا

اس کی آنکھیں نم ہونے لگیں

یار آبش

Don't be like a silly girl

تم جانتی ہو کہ ان کا کام کیسا ہے انہیں ٹائم نہیں ملتا یار

وہ اس کے آنسو صاف کرتے بولا وہ جیسا بھی تھا لیکن اپنے سے جڑے ہر رشتے کی پرواہ بھی کرتا تھا اور کبھی کبھی اظہار کر بھی دیتا اور اس کی اس کے بھائی سے جتنی بھی ناراضگی ہوتی لیکن وہ کبھی نہیں چاہتا تھا کہ آبش بھی ناراض ہو

میرا ایک ہی بڑا بھائی ہے جو بھابھی سے بھی نہیں ملنے دیتا اور مجھے میرے گولو کی بھی اتنی یاد آ رہی ہے اور ایک چھوٹا بھائی ہے جسے فرصت ہی نہیں اور نکاح کر کے بھول ہی گیا ہے

حورم سے کب ملوا رہے ہو....

وہ اس کی طرف دیکھتے بولی گئی

ایک منٹ تم نہ یہ پانچ منٹ بڑی ہونے پر اتنی اترایا نہ کرو

وہ اسے گھورتے بولا جب کہ وہ ہنس دی آبش کو شروع سے ہی شوق تھا کہ اس کا بڑا بھائی اسے چھوٹی بہنوں کی طرح ٹریٹ کرے جبکہ اپنے جڑوا بھائی سے وہ بڑی بہن کی طرح پیش آئے جو کہ اس سے صرف پانچ منٹ چھوٹا تھا

ہاہا اب بڑی ہوں تو بڑا ہی بنوں گی نہ اب چاہے پانچ منٹ ہی کیوں نہ ہوں

وہ ابھی بول رہی تھی کہ جب صارم بھی آ ٹپکا

یہ تم دونوں بہن بھائی اب میرے خلاف کونسا محاذ کھولنے کی تیاری کر رہے ہو

وہ خفگی سے گھورتے بولا

www.classicurdumaterial.com

صارم کسی نے محاذ کیا کھولنے ہیں تم نے اپنے لیے تو خود کھولے ہوتے ہیں
وہ آنکھیں مٹکاتی بولی

تم دونوں بہن بھائی سچ میں جڑواں ہی لگتے ہو مجال ہے کبھی میری سائڈ کسی نے دی ہو اور

تم کب جا رہی ہو اسلاماباد
وہ آخر پر آبش کو دیکھتے بولا

میں جب مرضی جاؤں تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں
وہ اترا کر بولی تو اسے بھی تپ چڑھ گئی

میر دیکھ لو.....پھر تم نے مجھے ہی باتیں سنانی ہیں کہ میں ایسے کرتا ہوں اسے خود ذرا خیال
نہیں کہ ایک ہی کزن پاس ہوتا اس کی ہی تھوڑی عزت افزائی کر لوں اور میں تو دعا کرتا ہوں
کہ ہسپتال والے یہ جو کبھی کبھار اسلاماباد ڈیوٹی کے لیے تمہیں بلاتے ہیں نہ کاش تمہاری جاب
وہاں ہی شفٹ کر دیں
وہ چڑ کر بولا جب وہ دونوں ہنس دیے یہی تو ایک تھا جس سے آبش سارا دن لڑتی رہتی

چلو تم اپنی شان میں قصیدے پڑھتے رہو میں ذرا آنٹی کی ہیلپ کرا لوں
وہ کہتی کھڑی ہو گئی

مام کو کہنا کہ تمھیں ذرا کم بولنے والی دوائی دے دیں

وہ اٹھ کر اس کی جگہ پر بیٹھ گیا جبکہ وہ سر جھٹک کر چلے گئی اگر اس سے لڑتی تو یہ لڑائی کبھی ختم ہی نہیں ہونی تھی

— — — — — — — — —

شام کا وقت ہو رہا تھا وہ اپنے کمرے میں آئی اور شاور لینے کے بعد باہر آئی ٹاول سے بالوں کو آزاد کرتے ہوئے اس کی نظر سامنے ہینگ ہوئی نیٹ کی پرنسس گاؤن پر پڑی جو یقیناً ملازمہ اس کے شاور لینے کے دوران ہینگ کر گئی تھی وہ بغور اس کا جائزہ لے رہی تھی وہ واقعی بہت قیمتی اور انتہائی خوبصورت تھی جو کہ فل بلیک میں ہی تھی اور بلیک موتیوں سے ہی اس پر کام ہوا تھا فرزام اسے بتا چکا تھا کہ آج ان دونوں کے ڈریسز بہرام شاہ نے ہی سلیکٹ کر کے بھیجنے تھے خیر وہ اسے لے کر ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گئی اور تھوڑی دیر باہر آئی تو وہ خود بھی حیران تھی

وہ اس پر وقعی ہی بہت جچ رہی تھی گاؤن کے سلیوز فل تھے جس پر بلیک موتیوں کی لڑیاں نیٹ کے اردگرد لپٹی تھیں جبکہ گلے پر بھی موتیوں کا کام ہوا تھا جو کہ فل بین والا تھا جبکہ نیچے سے وہ بلیک نیٹ کے پھولوں سے بہت خوبصورتی سے بنائی گئی تھی

پسند تو جناب کی بہت اعلیٰ ہے ویسے تو

نہ جانے اسے بلیک کلر اتنا پسند کیوں تھا کیا راز تھا اس کے پیچھے

www.classicurdumaterial.com

وہ خود سے بولتی تیار ہونے لگی اسے ویسے بھی کسی بیوٹیشن کی ضرورت تو ہے نہیں تھی کیونکہ وہ اپنی سکن اور ہیلتھ کو لے کر بہت کانشیس تھی وہ ڈریسنگ کے سامنے آکر اس نے بالکل ہلکا سا میک اپ کیا تھا اور لائنر لگا کر پہلے سے ہی گھنیری اور لمبی پلکوں کو مزید مسکارے کی مدد سے نمایاں کیا اور اس پر اس نے روز ریڈ رنگ کی لپ سٹک کی مدد سے ہونٹوں کو مزید آتشہ کیا جو اس کی سفید رنگت پر مزید پر کشش بنا رہے تھے

اس سب سے انجان اس نے اپنے بالوں کو سمیٹا اور دو حصوں میں کیا اوپر والے بالوں کو نیچے سے رف سا کیا اور انھیں پن اپ کرنے کے بعد اوپر والے بالوں سے سموتھ کیا اور باقی بالوں کا ڈھیلا سا میسی جوڑا بنایا اور بلیک ہائی ہیل منتخب کی گو کہ وہ ہیل کچھ زیادہ ہی نازک تھی لیکن اسے اس گاؤن کے نیچے وہی صحیح لگی جیولری کے نام پر اس نے صرف بلیک ڈائمنڈ کے ائیر رنگس پہنے جبکہ نیلی نوزپن اس نے پہلے ہی پہن رکھی تھی جبکہ نیکلس بھی گاؤن کے گلے کے نیچے چھپا ہوا تھا بریسلٹ یا واچ پہننے کی ضرورت ہی نہیں تھی کیونکہ سلیوز فل تھے

کہ اسی اثنا میں سحر اور نینا اجازت لے کر اندر آئیں

Hello ladies

وہ انھیں دیکھ کر خوش ہوتے بولی

Mam, you really look like a princess.....

وہ دونوں اسے آنکھیں بڑی کر کے اسے دیکھ رہی تھیں کہ آج تو وہ واقعی ہی قیامت ڈھا رہی تھی

میم سر فرزام نے آپ کو لانے کے لیے کہا تھا

وہ پرفیوم سپرے کرتی خود پر تنقیدی جائزہ لیتی وہ انہیں ساتھ لیتی باہر نکل گئی اور سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی نیچے سے آوازیں آ رہی تھیں مطلب کے سارے گیسٹس آ چکے تھے اس نے ابھی سیڑھیوں پر قدم رکھا تھا کہ ساری لائٹس آف ہو گئیں

— — — — — — — —

فرزام نے ارینجمنٹ بہت ہی اچھی کروائی تھی

گیٹ سے اینٹر ہوتے ہی راہداری کی اطراف کو برقی قمقوں سے روشن کیا گیا تھا اور سائڈوں پر لائٹس پول سے کور کیا گیا تھا جبکہ باغیچوں کو سٹرنگ لائٹس سے سجایا گیا ہوا تھا

وہ تیار ہو کر آ چکا تھا اس نے اپنی گاڑی پورچ میں لا کر کھڑی کی جبکہ باقی سب کی پارکنگ باہر ہی تھی وہ گاڑی سے باہر نکلا اور اندر کی جانب بڑھ گیا پورا لاؤنج روشنی میں نہایا ہوا تھا کہ جب وہ داخل ہوا سب کی نظریں اس کی طرف اٹھی تھیں آج اس کی مردانہ وجاہت سب پر بجلیاں گرا رہی تھی اور ان میں علینہ بھی تھی جسے اسے پانے کی تمنا پھر سے عود کر آئی تھی وہ ایک شان سے چلتا ہوا فرزام کی جانب بڑھ گیا جو یقیناً نینا اور سحر کو کچھ کہہ رہا تھا

Hello buddy

فرزام نے اسے آتے دیکھ کر بات ادھوری چھوڑ کر اس سے ملا اور بغل گیر ہوا لگ تو فرزام بھی کسی سے کم نہیں رہا تھا جہاں پر فرزام اپنی پولائٹ نیچر سے دل جیت لیتا وہاں ہی وہ اپنی سٹینڈ

www.classicurdumaterial.com

اپ ٹیمپرامنٹ سے اپنی طرف متوجہ کر لیتا اسی وجہ سے تو بزنس کو ان دونوں نے اپنی اپنی نیچر سے مزید بڑھایا

سنا یار کیسا ہے اور اتنی دیر

فنکشن کے چیف گیسٹ کو آنے میں دیر تو ہو ہی جاتی ہے پھر
وہ مسکراتے آس پاس دیکھ کر کہنے لگا اس کی بات کا مطلب سمجھتے وہ کھل کر ہنسا

شاہ صاحب بعض آ جائیں آگے ہی بڑی دنیا کو آپ نے ابھی تک نظر کرم بھی نہیں بخشا

وہ اس سے کہہ رہا تھا اور نینا اور سحر کو حورم کو لانے کے لیے وہ مہمانوں کی طرف بڑھ گئے یہ ایک بزنس پارٹی تھی جس میں اور بزنس مین ان کے پارٹنرز ان کے کلائنٹس بھی شامل تھے

تھوڑی دیر بعد چوہدری حماد اور چوہدری حمدان صاحب بھی اپنی اپنی بیگمات کے ہمراہ آ چکی تھے

ایسے کی بزنس پارٹیز وہ پہلے بھی اٹینڈ کر چکے تھے لیکن یہ فرزام نے خاص کر حورم کے لیے رکھی تھی حماد اور حمدان صاحب دوپہر کو ہی واپس آچکے تھے
فرزام اسے لے کر اپنے والدین کی طرف بڑھا

....

تھوڑی دیر بعد حورم سیڑھیوں سے اترتی نظر آئی تو ساری لائٹس آف کی جا چکی تھیں اور ایک سپاٹ لائٹ اس پر تھی وہ پر وقار طریقے سے پر اعتماد ہو کر نیچے آئی اور آخری سیڑھی پر قدم رکھتے ہی لائٹس آن ہوئیں اور فرزام اس کی طرف بڑھا

اگر یہ دو سال پہلے کی بات ہوتی تو شاید وہ نروس بھی ہوتی لیکن ان دو سالوں میں اس نے خود کو پہچانا تھا سب سے الگ لیکن اب دو سال بعد وہ بدل رہی تھی وہ دوبارہ سے خوش رہنے لگی تھی

اس نے فرزام کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تو ہر طرف تالیوں کا شور اٹھا

بھائی کی جان بہت پیاری لگ رہی ہو

وہ اس کے سر پر بوسہ دیتے آگے بڑھا

اور اس کے بعد اس نے سب سے تعارف کروایا اور اپنی جگہ پر اس کے ہونے کیاناؤسمنٹ کی

فرحت بیگم نے اس کا تعارف اپنے جاننے والوں سے کروایا

شاہ مسز احمد کے ساتھ کھڑا تھا کہ وہ فرزام حورم کو لے کر ان کی جانب بڑھا

اس کی پسند کے ڈریس میں اسے کوئی گڑیا ہی لگ رہی تھی اپنے بھائی کے ساتھ اور شاید یقین کر بھی لیتا گڑیا کا اگر اس دن اس کا وہ روپ نہ دیکھ لیتا

سلام دعا کے بعد وہ مسز احمد سے میٹنگ کے بارے میں پوچھ رہا تھا جبکہ حورم نے ایک بار بھی اس کی طرف نہ دیکھا تھا وہ بات کر رہے تھے کہ مسز احمد بولیں کہ شاہ نے شیرازی کے ساتھ ڈیل کینسل کر دی ہے حالانکہ اس میں فائدہ بھی ان کا ہی تھا جب وہ خود بولا

مجھے اس کے کام سے کوئی سیٹسفیکشن نہیں ہوئی اسی لیے کینسل کر دی

جبکہ حورم کو پتہ لگ چکا تھا کہ اس نے ایسا کیوں کیا جب فرزام بولا

سو مسز احمد جب شاہ منع کر چکا ہے تو میرا بھی یہی فیصلہ ہے

وہ بات کر رہے تھے جب حورم فرزام سے کہہ کر باہر کی جانب بڑھ گئی اسے ویسے بھی اتنے لوگ پسند نہیں تھے اور اس کی برتھڈے پارٹیز تو ایسے کی ہوتیں لیکن اب وہ زیادہ رش سے کتراتی

بہرام نے اس کا جانا نوٹ کیا لیکن وہ فرزام کے ساتھ باقی سب سے ملنے کے لیے آگے بڑھ گیا

علیبہ جسے فرزام نے بلایا تو تھا لیکن اس کی نظر بہرام سے ہٹ ہی نہیں رہی تھی اور وہ اس کی نظریں حورم کی طرف نوٹ کر چکی تھی اور حسد کی انتہا پر تھی

....

وہ وہاں سے نکل کر اپنے باغیچے کی جانب آ گئی جہاں روشنیوں کا الگ ہی سماں تھا چاروں طرف ایل ای ڈی لائٹس سے روشنی پھیلی ہوئی تھی وہ اندر داخل ہوئی اور ہر طرف نظریں دوڑانے لگی وہ آسٹریا کے درخت کے پاس کھڑی تھی

جب وہ اس طرف آیا تو وہ آنکھیں بند کر کے کھڑی تھی وہ آس پاس سے اتنی بے خبر تھی کہ اسے اس کے آنے کی خبر بھی نہ ہوئی تھی

وہ پوری طرح محو ہو کر اسے دیکھ رہا تھا بالوں کا خوبصورتی سے میسی جوڑا بنا ہوا تھا جس میں سے دو تین لٹیں نکل کر اس کے چہرے کے اطراف پر بکھری تھیں اور جھیل سی گہری آنکھیں اس وقت بند تھیں اور اوپر سے تضاد سرخ رنگ کے ہونٹ اس کے حسن کو مزید دو آتشہ بنا رہے تھے

نظر کو نظر کی نظر نہ لگے,,, کوئی اچھا بھی اس قدر نہ لگے
تجھے دیکھا ہے بس اس نظر سے جس نظر سے ,تجھے نظر نہ لگے

وہ اسے دیکھ رہا تھا جب ہوا کا جھونکا آیا اس نے دیکھا اس کے لب مسکرائے تھے پھولوں کی خوشبو چار سو پھیلنے لگی اور درخت کی ٹہنیاں ہوا سے ہلتے ہوئے ایک عجیب ہی سر بکھیر رہی تھیں وہ یونہی ہلکا سا گھومی اور تھوڑا آگے بڑھی تو اس سے ٹکرا گئی اس نے سرعت سے آنکھیں کھولیں تو اس کے چہرے سے ٹکرائیں جو سکون سے ویسے ہی کھڑا تھا لیکن اس کے دل کی دھڑکن بڑھ چکی تھی جبکہ وہ جو اس کے ٹکرانے پر ہوش میں آئی پیچھے ہٹی

وہ سوری پتہ نہیں چلا

اس کی طرف دیکھتے نارمل بولی لیکن وہ اس کی طرف جھکا اور اس کے کان میں سرگوشی نما آواز میں کہا

آپ ٹکرا کے معذرت نہ کریں
پھول لگنے سے کچھ نہیں ہوتا

اس نے اپنی آنکھیں بند کیں اور کھول کر اس کی طرف دیکھا جو فل بلیک میں کالے بالوں کالی ہلکی ہلکی بئیرڈ اور کالی ساحر آنکھوں سمیت اس کے دل کی دنیا کو اتھل پتھل کر گیا

تھوڑی دیر بعد وہ بولی

آپ نے مسٹر شیرازی سے ڈیل کیوں کینسل کی

میری مرضی میں نے کر دی آپ اس کی فکر نہ ہی کریں

وہ کندھے اچکا کر بولا

لیکن مجھے فکر کرنی چاہیے اور میں وہ ڈیل کینسل نہیں ہونے دوں گی

وہ اس کی طرف دیکھتے بولی تو وہ اس کے قریب آیا

تم کچھ بھی نہیں کر سکتی کیونکہ ڈیل کینسل کرنے کے لیے ایک اونر ہی کافی ہے لیکن ڈن کرنے کے لیے دونوں

وہ اس کے قریب کھڑا بول رہا تھا جبکہ وہ اس کی سحرزدہ شخصیت کی زد میں تھی

یہ آپ کی بھول ہے کہ میں کچھ نہیں کر سکتی

وہ ایسے ہی ٹرانس کی کیفیت میں بولی تو وہ حیران ہوا

اچھا تو آپ کیا کر سکتی ہیں

وہ اس کے مزید قریب ہوا اور آنکھوں میں جھانک کر بولا

www.classicurdumaterial.com

مجھے فکر ہے کہ بعد میں آپ کو پچھتاوا نہ آن گھیرے

پچھتاوے تو زندگی کا حصہ ہی ہوتے ہیں ان کا کیا ہے آپ اپنی بتائیں کیا کر سکتی ہیں

اس کی بات پر وہ مسکرائی اور اور اس کی آنکھوں میں دیکھتے آنکھیں بند کر کے تھوڑا سا آگے بڑھ کر نرمی سے اس کے ہونٹ کو اوپر تل کو چوم لیا ہوا نے درخت کی شاخوں کو ہلایا تو پتوں کی ہلکی سی بارش نے مزید فسوں بکھیرا تھا

تیرے حسن نے________یہ راز کھولا ہے

صنم حسین ہو تو نیت بدل ہی جاتی ہے

وہ جو اس کی ہر حرکت کو بغور دیکھ رہا تھا اس کی اس حرکت پر اس کے دل کی رفتار تھمی تھی اسے ہر چیز کی امید تھی لیکن اس کی نہیں وہ اپنی جگہ ساکت کھڑا رہ گیا اس نے اسے دیکھا جو ہنوز مسکرا رہی تھی اسے اس کی دماغی حالت پر شبہ سا ہوا

اب دیکھتے ہیں کون پچھتاتا ہے

وہ کہہ کر جانے لگی کہ اس نے پیچھے سے اسے بازو سے پکڑا اور پیچھے سے ہی اس کے کان میں کہا

مجھ سے دور رہو حورم چودھری میں بہت خطرناک ہوں

اس

کی بات پر وہ مسکرائی اور اس کی طرف ہلکا سا چہرہ موڑا

کیا ہوا ابھی سے پچھتانے لگ گئے اور یہ میرا مسئلہ نہیں ہے کہ آپ کتنے خطرناک ہیں

اور اس کے کان کے پاس بولی

ہو نہ جائے حسن کی شان میں گستاخی

تم چلے جاؤ کہ تمہیں دیکھ کر پیار آتا ہے

وہ مسکراتے اس کے شعر کا جواب دیتے سکون سے اپنا بازو چھڑا کر جا چکی تھی لیکن اس کے سکون کو درہم برہم کر گئی اس نے ریلیکس ہونے کے لیے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا وہ اسے چڑانے کے لیے آیا تھا لیکن وہ تو اس پر ہی الٹا وار کر چکی تھی اس نے آنکھیں بند کر کے گہری سانس لی اور تل پر ہاتھ رکھا جہاں اس کے ہونٹوں کی نرماہٹ کو وہ ابھی بھی محسوس کر سکتا تھا

نہیں ایسا نہیں ہونا چاہیے یہ لڑکی مجھے پاگل کر دے گی

کر کے ہم نے عشق

خود کو بڑا ستانا ہے

— — — — — — — — — — —

اگلی صبح وہ اپنے آفس موجود تھی رات میں کی گئی بے اختیاری کا اندازہ اسے اب ہو رہا تھا وہاں سے جانے کے بعد فرزام سے کہہ کر وہ اپنے کمرے میں چلی گئی اور وقتی طور پر ہر سوچ کو

جھٹک دیا آج آفس میں اس نے نینا سے نئے ڈیزائینز منگوائے اس نے جائزہ لے کر جہاں کچھ مس فٹ لگا وہاں سے تصحیح کر کے دوبارہ ڈیزائنز بنوانے کا کہا ابھی تک بہرام شاہ سے اس کی ملاقات نہیں ہوئی تھی

اس نے رات کو نینا سے شیرازی سے ڈیل دوبارہ کرنے کو کہا تھا کہ وہ پھر سے منع کر چکا تھا

وہ کچھ سوچتے ہوئے اس کے آفس کی جانب بڑھ گئی

دوسری طرف وہ اپنے آفس میں بیٹھا ونٹر کلیکشن کی ڈیٹیلز دیکھ رہا تھا اور ساتھ ہی کل والی میٹنگ کا کنٹریکٹ تھا اور علینہ کا فوٹوشوٹ بھی بیچ میں تھا

وہ اس سال کی سیلز پر نظر دوڑا رہا تھا جب وہ نینا کے ساتھ اندر داخل ہوئی آج چہرہ کل کی نسبت سنجیدہ تھا

اس کے آتے ہی سحر سامنے سے اٹھی اور نینا کے ساتھ کھڑی ہو گئی

مسٹر بہرام شاہ مجھے شیرازی کی ڈیل کی تفصیلات چاہیے

وہ اس کی طرف دیکھتے بولی

لیکن کیوں

یہ آپ کا مسئلہ نہیں ہے

وہ زور دے کر بولی

لیکن شاید بدقسمتی سے آپ کے ساتھ اس کمپنی کا میں پارٹنر ہوں

تو ٹھیک ہے اگر آپ شیرازی کے ساتھ ڈیل نہیں کریں گے تو مسز احمد کے ساتھ بھی آپ کی ڈیل کینسل

وہ دوبدو بولی

میں ایسا نہیں کروں گا

وہ سکون سے ٹیک لگا کر بولا تو اسے بھی تپ چڑھ گئی لیکن اس کی نظر سامنے کنٹریکٹ پر پڑی جس پر بڑا کر کے احمد سنز کمپنی لکھا تھا

تو ٹھیک ہے آپ کچھ نہ کریں

اس نے آرام سے کاغذات پکڑے وہ تھوڑا حیران ہوا لیکن اس کی اگلی حرکت نے نینا اور سحر کے ساتھ ساتھ اسے بھی حیران کر دیا

اس نے سکون سے ان کاغذات کے دو ٹکڑے کر دیے جس کے ساتھ ساتھ علینہ کے فوٹوشوٹ کی تصویریں بھی دو حصوں میں بٹ چکیں تھیں اس نے اس کے سامنے میز پر رکھ دیے جو ابھی تک منہ کھولے دیکھ رہا تھا اسے اس کی حالت کافی مزہ دے رہی تھی

رات کو تو بڑا بن رہا تھا کہ میں کچھ نہیں کر سکتی

وہ سوچ کر زیر لب مسکرائی

نینا اور سحر تو خود اس کروڑوں کی ڈیل کو ٹکڑوں میں دیکھ کر حیران کبھی حورم کو دیکھتیں تو کبھی بہرام کو

www.classicurdumaterial.com

لو نینا پہلے تو وہ ویسے ہی نہیں بیٹھتی تھی اب اسے اپنی تصویروں کی حالت کا پتہ چل گیا نہ جل ہی جائے گی

سحر اس کے کان پر بولی

بہرام نے ان دونوں کو باہر جانے کا کہا

اور اپنی آنکھیں بند کر کے دوبارہ سے کھول کر دیکھا جیسے یقین کر رہا ہو کے اس نے جو کیا ہے وہ سچ میں کیا ہے

اور اس کی طرف نظر اٹھائی جو مسلسل مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہی تھی اگر اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو وہ اس کے ساتھ ابھی تک نہ جانے کیا کر چکا ہوتا

وہ اس کے سارے تاثرات دیکھ رہی تھی

تم کو الجھا کر کچھ سوالوں میں
میں نے تمھیں جی بڑھ کر دیکھ لیا

کیا ہوا مسٹر بہرام شاہ یقین نہیں آ رہا کہ آپ کا کنٹریکٹ ختم ہو چکا ہے کیا کہا تھا کہ میں کچھ نہیں کر سکتی اب بھی پچھتاوا نہیں ہو رہا

وہ مزے سے بولی

PDF LIBRARY 0333-7412793

www.classicurdumaterial.com

تم جانتی ہو تم نے کیا کیا ہے تم کنٹریکٹ کو پھاڑا ہی ہے ساتھ ساتھ مس علینہ کے فوٹوشوٹ کو بھی پھاڑ ڈالا اور اوپر سے ونٹر کلیکشن کے فوٹوشوٹ کا وقت بھی آ چکا ہے اس نے بہت ضبط کر کے بولا تھا جبکہ وہ کھڑی ہو گئی

تو آپ نے ہی کہا تھا نہ کے یہ میرا مسئلہ نہیں تو پھر میرا مسئلہ نہیں ہے یہ

وہ دل جلا دینے والی مسکراہٹ اچھالتی کھڑی ہوئی جب اس نے سارے ٹکڑے نیچے پھینک دیے

کل سے اب تک جو ہو گیا تھا وہ وسقعی ہی پچھتا رہا تھا

اسے دکھ ڈیل کا نہیں بلکہ فوٹوشوٹ کا تھا جسے وہ ساتھ ہی تباہ کر گئی اور وہ تو دوبارہ علینہ کی شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتا تھا گو کہ اس کو فوٹوشوٹ کے لیے دوبارہ کہتا

وہ اس کے سامنے آیا

تم اپنے آپ کو سمجھتی کیا ہو؟

میں تو اپنے آپ کو کچھ نہیں سمجھتی ہاں البتہ آپ ضرور اپنے آپ کو جانی سوساگ سمجھتے ہیں

وہ مزے سے اس کے اس دن گنڈوں والی بات پر چوٹ کر گئی جبکہ وہ اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا کرے

www.classicurdumaterial.com

تم..... تم نے مجھے کونسے جرم کرتے دیکھا ہے جو جان بار بٹو سے ملا رہی ہو اور اپنے بارے میں کیا خیال ہے ویسے لائک آ سینتھیا راتھراک.....

اس کی بات پر اس نے خونخوار نظروں سے اسے گھورا

آپ مجھے اس لمبے منہ والی کٹے بالوں والی چڑیل سے ملا رہے ہیں آپ

اسے سمجھ نہیں لگ رہی تھی کہ کیا اسے کہا

اوہ میں تو تمہاری تعریف کی ہے کہ تم اس کی طرح ہی مارشل آرٹ میں ٹرینڈ ہو اور اس کی شکل کے ساتھ تو تم اپنے آپ کو ملا رہی ہو ویسے لگتی نہیں کہ اتنی اچھی دھلائی کر سکتی ہو کسی کی جتنی نازک ہو

وہ مزے سے زیر لب مسکراتے بولا اب اس کی حالت اسے مزہ دے رہی تھی

اور یہ نازک سی مارشل آرٹ میں ٹرینڈ آپ کی بھی دھلائی بھی کر سکتی ہے

وہ اس کے سامنے آتے بولی

او بس میری شیرنی یہ آفس ہے کیا ہو گیا ہے

وہ اس کے بالوں کی لٹ کو پیچھے اڑستے بولا

اس کے الفاظ اور حرکت پر وہ اس کا ہاتھ جھٹکتے اسے گھورتی باہر نکل گئی

پیچھے وہ کھل کر مسکرایا

www.classicurdumaterial.com

ہائے میری شیرنی

کچھ سوچتے ہی اس کے ذہن میں ایک خیال آیا

حورم چودھری اب میں تمہیں بتاؤں گا کہ مجھ سے الجھنا کیا ہوتا ہے

اس نے فون اٹھایا اور فرزام کو ملایا

ہیلو

دوسری طرف سے فرزام بولا

آ....فرزام اس سال کی جو ونٹر کلیکشن کا فوٹوشوٹ ہے اس میں میں نے چینجنگ کی ہیں اور مس علینہ اسے نہیں کریں گی

لیکن یار کیوں

کیونکہ میں اسے کل کا ہی فائر کر چکا ہوں

مجھے پتہ تھا کہ جب میں ہٹوں گا تو تو سب سے پہلا کام یہی کرے گا ٹھیک ہے لیکن پھر کون کرے گا کیونکہ میرے خیال سے ونٹر کلیکشن کی سیل کا وقت آ ہی گیا ہے اور اس سے پہلے ہو جانا چاہیے

میں اور حورم کریں گے

کیا!!!!!

وہ جتنے سکون سے بولا تھا اتنا ہی وہ حیران ہوا

جو تم نے سنا وہی

لیکن شاہ وہ کبھی نہیں مانے گی

تجھے مجھ پر یقین نہیں

یار شاہ تجھ پر ہے لیکن حورم نہیں مانے گی

تو یہ مجھ پر چھوڑ دے

وہ فون رکھ کر مسکرا دیا

نظروں کا کھیل تو بچے کھیلتے ہیں

صاحب

ہم تو سیدھا دل پہ وار کرتے ہیں

— — — — — — — — —

اس نے اپنے آفس آکر سارہ کو کال ملائی کچھ دن پہلے اس سے بات ہوئی تو وہ گھر پر نہیں تھی لیکن کل کی وہ آچکی تھی واپس اور اس نے اسے فون کر کے ایک ریسٹورنٹ میں ملنے کا

PDF LIBRARY
0333-7412793

بولا

تھوڑی دیر بعد وہ اس کے سامنے تھی

انہوں نے کچھ آرڈر کیا وہ فون پر ہر بات اس سے شئیر کیا کرتی تھی اور اب بھی ساری صورتحال اسے معلوم تھی

مطلب رئیلی تم وہ کنٹریکٹ پھاڑ ہی آئی

تو اور میں کیا کرتی وہ خود پنگے لے رہا تھا

تو تم بھی حساب برابر کر ہی آئی ویسے حورم مجھے دو سال بعد تم بدلی بدلی لگ رہی ہو

مطلب

اس کی طرف دیکھتے پوچھا

مطلب یہ کہ جیسے پہلے تم باتیں کرتی اب بھی ویسے ہی باتیں کرنے لگ گئی ہو جبکہ بیچ میں دو سال تم کافی چپ چپ تھی

یار پتہ نہیں لیکن مجھے اب سب کچھ دوبارہ سے اچھا لگنے لگا ہے

اور تمہارا نکاح

اس کی بات پر اس نے لب بھینچے

پلیز میں ابھی اور کسی ٹاپک پر بات نہیں کرنا چاہتی

وہ کھانے کی طرف متوجہ ہوئی

— — — — — — — —

وہ فرزام سے بات کرنے کے بعد ریلیکس ہوا تھا کہ حورم کو اب بتائے گا کہ وہ کیا کر کے گئی تھی

تھوڑی دیر بعد حیدر اس کے آفس میں تھا اور اس کے ہاتھ میں کچھ تصویریں تھیں جو اس نے شاہ کی طرف بڑھائیں جسے دیکھنے کے بعد وہ سیدھا ہوا

واہ یہ تو کمال ہو گیا

وہ انہیں رکھتے بولا

شاہ وہ واپس آ چکا ہے تو اور دیکھ کر یار اس سب سے فرزام اور اس کی فیملی پر کیا اثر پڑے گا

حیدر سنجیدہ تھا

جانتا ہوں حورم کو جب پتہ چلے گا اور فرزام شاید وہ کبھی دیکھنا بھی پسند نہ کرے میں اسے دکھ تو نہیں دینا چاہتا لیکن اور کوئی راستہ بھی نہیں ہے نہ

وہ پیپر ویٹ کو گھماتے بولا

اور ارحم بھائی ؟جب انہیں پتہ چلے گا تو

انہیں کوئی نہیں بتائے گا اور میں نہیں چاہتا یہ بات انہیں پتہ بھی چلے آگے ہی وہ خفا ہیں اور ایک ہی تو بھائی ہیں کتنے دیر سے ملاقات بھی نہیں ہوئی

وہ باہر دیکھتے بول

ا

بہرام.....

حیدر نے اسے بلایا

ہمممم.....

وہ ابھی بھی باہر ہی دیکھ رہا تھا

کیا تو حورم کو اور کوئی دکھ دے سکتا ہے

شاید نہیں یا یقیناً ہاں

وہ اس کی طرف دیکھ کر بولا

اور حیدر اسے دیکھ کر رہ گیا

— — — — — — — — —

ایک بہت بڑے کمرے کا منظر تھا جہاں ہر طرف اندھیرا تھا اور وہ آرام سے اپنی کرسی پر بیٹھا کچھ سوچ رہا تھا جب اس کا خاص وفادار آدمی جنید اس کے پاس آیا

پاشا صاحب

کیا خبر ہے؟

صاحب وہ کل کا مال پہنچ چکا ہے اور اس کی ادائیگی بھی ہو چکی ہے جبکہ اگلا مال اگلے ہفتے پہنچے گا

اس نے فقط ہاں میں سر ہلایا اور وہ باہر نکل گیا

پاشا..... انڈرورلڈ کی دنیا میں ایک نام جسے آج تک کسی نے نہیں دیکھا تھا اور سب کام ایسے کرتا کہ کسی کو بھی خبر نہ ہونے دیتا

ڈرگز اور اسلحے کی اسمگلنگ کے ذریعے وہ آسمان کی بلندیوں کو چھو رہا تھا لیکن ہر کسی کا وقت آتا ہے اور اس کا بھی وقت قریب ہی تھا

— — — — — — — — — —

شام کا ٹائم تھا ڈائینگ ٹیبل پر صارم بیٹھا ہوا تھا جب وہ بھی اس کے ساتھ والی کرسی کو کھینچ کر بیٹھ گیا

یار میر ویسے آبش جب جاتی ہے کتنا سکون ہو جاتا ہے نہ

صارم میری بہن ہے مت بھول

www.classicurdumaterial.com

یار کبھی کبھار تو وہ نہیں ہوتی ابھی بھی ایک ہفتے کے لیے گئی ہوئی ہے کیا ہے جو تو میری سائڈ پر ہو جا

وہ ابھی کچھ اور کہتا کہ خرم صاحب آ چکے تھے

سنائیں برخودار کیا ہو رہا ہے اور صارم آج تمہاری زبان کچھ زیادہ ہی نہیں چل رہی

ہاں زبان بند کرنے والی نہیں ہے نہ آج

انہیں نے طنز کیا جب کہ وہ بھی کھل کر ہنسا جبکہ اس کا منہ بن گیا

کیا پاپا آپ بھی یہاں تو کوئی میرا سگا ہے ہی نہیں

وہ مصنوعی خفگی سے بول کر اٹھ کر جانے لگا تو اس نے پکڑ کر اسے بٹھایا

اب بس کر پتہ ہے تیرے سارے ڈرامے مجھے بھی اور چاچو کو بھی

اس کی بات پر وہ مسکرا دیا

اور آپ بھی ذرا اپنی فرمائیں بات ہوئی تھی میری مصطفیٰ اور امل سے آ رہے ہیں وہ اور اپنی رخصتی کی تیاری بھی پکڑیں بس

وہ کھانا کھاتے بولے جب اسے بڑی طرح پانی کا اچھو لگا اور بڑی طرح کھانسنے لگا صارم نے اسے پانی دیا اور اس کے کان میں کہا

اب آیا نا اونٹ پہار کے نیچے

اسے اب اس کی حالت مزہ دے رہی تھی

چلاچو اتنی جلدی کیا ہے ؟

کہ تب ہی سمائرہ بیگم بھی ملازمہ کو ہدایت دیتے وہاں آ گئیں

آپ بھی خوب کرتے ہیں بچوں کو کھانا تو کھانے دیتے اور تم

یہ جلدی ہے بھئی اب دو سال ہو گئے ہیں نکاح کو اب رخصتی تو ہونی ہی چاہیے

وہ خرم صاحب اور اس سے اکٹھے ہی بولتیں کرسی کھینچ کر بیٹھ گئیں تو وہ کندھے اچکا کر رہ گیا

باقی کا کھانا بھی ایسے ہی خوشگوار ماحول میں کھایا گیا

— — — — — — — — — — — — — — — —

شام ہو چکی تھی اور وہ اپنے کمرے میں آئی تو اس کی نظر سامنے رکھے لفافے پر پڑی جو کہ ملازمہ نے دوپہر کو دیا تو اس نے اسے کمرے میں رکھنے کے لیے کہہ دیا اب آ کے اس نے دیکھا تو اس نے لفافہ کھولا جس پر نہ کوئی کسی کا نام نہ پتہ بس اس کا اپنا نام لکھا ہوا تھا اس نے کھولا تو وہ ایک کارڈ تھا سنگل کارڈ جو کہ دونوں طرف سے کالے رنگ کا تھا اور اس پر ایک طرف نیلے رنگ سے کچھ لکھا ہوا تھا

It's not to waste

اور دوسری طرف پر بھی کچھ لکھا تھا

Wait and play the game

وہ کافی حیران تھی کہ یہ ہے کیا اس کے سوا کچھ بھی نہیں تھا اس پر اس نے اس کارڈ کو ڈریسنگ کی دراز میں رکھ دیا وہ تو اسے پھینک دینا چاہتی تھی لیکن پھر اس پر لکھے لفظوں کی وجہ سے رکھ دیا

اس کا دماغ تو شام کا ہی خراب ہو چکا تھا جب فرزام نے اسے فوٹوشوٹ کے لیے کہا تھا اس کا دل کر رہا تھا کہ اگر وہ سامنے ہوتا نہ جانے کیا کر دیتی

فوٹوشوٹ تقریباً ایک ہفتے بعد تھا

— — — — — — — — —

صبح وہ اپنی پیکنگ کرنے میں مصروف تھا اس نے دوپہر تک اسلام آباد پہنچنا تھا اس کی ایک بزنس میٹنگ وہاں پر تھی ویسے تو بہرام نے اسے کہا تھا کہ وہ چلا جائے گا لیکن اس نے اسے منع کر دیا حورم صبح اس سے مل کر آفس جا چکی تھی وہ شاور لے کر باہر نکلا اور بلیو پینٹ کوٹ نکال کر تیار ہونے چل دیا تھوڑی دیر بعد وہ نک سک سا خوشبوؤں میں نہاتا باہر نکلا ملازم اس کا سامان لے کے جا چکا تھا وہ اپنے ماں باپ سے ملتا گاڑی کی طرف بڑھا پورچ سے ہوتی گاڑی باہر نکلی اور اس کے پیچھے ہی اس کے گارڈز بھی وہ ائیرپورٹ پہنچا اور گاڑی کی چابی خان

www.classicurdumaterial.com

بابا کو پکڑا کر سامان لیتا اندر کی طرف بڑھ گیا

— — — — — — — — — —

آفس پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد اس نے نینا کو اپنے کمرے میں بلاوایا اور اس سے دریافت کرنے لگی

مس نینا کمپنی کی ماڈل کون تھیں؟

میم مس علینہ کمپنی کی ماڈل ہیں اور انہیں سر فرزام نے رکھا تھا

وہ بیٹھتے بولی

اور اب کیا ہوا ہے کہ انھوں نے منع کر دیا؟

حورم اسے ہی دیکھ رہی تھی

میم انھوں نے منع نہیں کیا بلکہ سر شاہ نے انہیں کمپنی سے فائر کر دیا ہے

کیوں؟

اس نے اچنبھے سے پوچھا

میم سر تو انہیں پہلے بھی رکھنے کا ارادہ نہیں رکھتے تھے انھوں نے صرف سر فرزام کے کہنے پر ہی انہیں رکھا تھا اور وہ سر شاہ کو شاید پسند بھی کرتی ہیں

نینا نے اسے کہا تو اس نے حیرانگی سے دیکھا

www.classicurdumaterial.com

اور تمھارے سر شاہ

اس نے تھوڑا سنجیدگی سے کہا

میم انھوں نے اسی وجہ سے ہی انہیں نکالا ہے اور صبح انھوں نے کہا کہ آپ کو فوٹوشوٹ کے بارے میں کچھ تفصیلات بھی بتانی ہیں

اوکے ٹھیک ہے

اس نے اسے جانے کے لیے کہا

کچھ دیر سوچنے کے بعد وہ بہرام سے بات کرنے کا ارادہ کرتے ہوئے اس کے آفس کی طرف چل دی

— — — — — — — — —

اس نے آفس آنے کے بعد سحر سے نئے سکیچز اور ڈیزائنز منگوائے سحر نے اسے بتایا تھا کہ کل حورم نے اس میں کچھ تبدیلیاں بھی کروائیں تھیں آج کا کام باقی دنوں کی نسبت کم تھا کیونکہ ونٹر کلیکشن بھی متعارف ہونے والا تھا اور ان کی کمپنی کا اس سال کا فوٹوشوٹ تھوڑا الگ بھی ہونے والا تھا اور وہ اس میں کچھ نئے آئیڈیاز شامل کرنے والا تھا

وہ ابھی بیٹھ کہ یہ سب کچھ ہی دیکھ رہا تھا کہ وہ اندر آئی آج اس نے سفید اور گلابی کلیوں والی پیروں کو چھوتی فراک پہنی ہوئی تھی کہ جبکہ ڈوپٹے کو ایک کندھے پر پھیلائے وہ ہمیشہ کی

طرح ہی پر کشش لگ رہی تھی اور گلابی رنگ میں اس اسے وہ بھی گلاب کا پھول لگی صبح صبح اسے دیکھ کر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی

کیا کل کچھ رہ گیا تھا؟

اسے دیکھتے مسکراتے کہا جب وہ اس کے سامنے میز پر دونوں ہاتھ جما کر اس کی طرف جھکی

رہتا تو بہت کچھ ہے مسٹر بہرام شاہ لیکن پہلے آپ یہ بتائیں کہ آپ کو کس نے کہہ دیا کہ میں وہ بھی آپ کے ساتھ فوٹوشوٹ کرواؤں گی؟

وہ دانت پیستے بولی جس پر وہ مسکراہٹ ضبط کر کے رہ گیا یہ لڑکی اپنے ہر انداز سے اسے اپنی طرف کھینچتی تھی

جو مرضی ہو لیکن فوٹوشوٹ آپ کو ہی کرنا پڑے گا

وہ آرام سے کرسی کی بیک سے ٹیک لگاتے بولا

آپ کی خوش فہمی کچھ زیادہ ہی عروج پر نہیں...

وہ ابھی اور کچھ بھی کہتی کہ کوئی اندر آیا حورم نے مڑ کر دیکھا تو کوئی لڑکی بلیک جینز پر سلیو لیس ریڈ ٹاپ پہنے ڈارک ریڈ لپ اسٹک لگائے میک اپ سے بھرا چہرہ لیے اندر داخل ہوئی حورم نے حیرانی سے بہرام کو دیکھا جس کے چہرے پر اب سنجیدگی چھائی ہوئی تھی

www.classicurdumaterial.com

excuse me,

آپ کی ہمت کیسے ہوئی کہ آپ بنا ناک کیے یوں اندر آئیں...

حورم اب اس کی طرف دیکھے بول رہی تھی جبکہ علینہ تو ان دونوں کو اکٹھے دیکھ کر ہی جل بھن گئی لیکن وہ بہرام کی طرف مڑی

شاہ تم نے مجھے ریجیکٹ کر کے اسے سیلیکٹ کیا ہے میں نے تو اتنی خواہش کی تھی تمہارے ساتھ فوٹوشوٹ کی لیکن تم ہر بار ٹال دیتے تھے اب تم اس کے ساتھ کیسے کر سکتے ہو

وہ اس کی طرف مڑ کر کہہ رہی تھی جبکہ حورم اچنبھے سے بہرام کی طرف دیکھ رہی تھی

یہاں ہو کیا رہا ہے اینڈ یو مس آپ ادھر آ کر ایسے بات نہیں کر سکتیں

میں جیسے مرضی کروں...

علینہ ابھی اور کچھ کہتی بہرام نے سختی سے اسے منع کیا

دیکھیں مس علینہ میں نے آپ کیساتھ کوئی کمٹمنٹ نہیں کی ہوئی اسی لیے آپ جا سکتی ہیں آپ کے دو سال ویسے بھی کمپلیٹ ہو چکے ہیں

تمہارا اس کے ساتھ کپل پرفیکٹ نہیں ہے شاہ

وہ اس کے قریب آتی بولی جس پر حورم کو نہ جانے کس بات پر غصہ آیا تھا اس کی بات پر یا اس کے قریب جانے پر کہ وہ پھٹ ہی پڑی

دیکھیے مس میک اپ کی مارکیٹ بہت برداشت کر لیا آپ کو کوئی رائٹ نہیں کہ آپ کسی کو جج کریں اسی لیے آپ دو منٹ میں یہاں سے دفع ہوں اینڈ بہرام......

وہ علینہ کو نظرانداز کرتی اس کے سامنے آئی اور اس کے ہاتھ میں پکڑے پین کو لیتے آرام سے سامنے رکھے فوٹوشوٹ پر سائن کر کے اس کی طرف دیکھا

مجھے لگتا ہے کہ ہمیں اگلے ہفتے کے فوٹوشوٹ پر توجہ دینی چاہیے

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے تھوڑا چبا کر بولی اور خونخوار نظروں سے علینہ کو گھورتی جا چکی تھی

جبکہ بہرام ابھی تک ویسے ہی کھڑا پیپرز پر سائن دیکھ رہا تھا جسے وہ سائن کر چکی تھی یہ لڑکی ہر روز اسے حیران کر جاتی تھی وہ کھل کر مسکرایا جبکہ علینہ کو یہ مسکراہٹ زہر لگی

بہرام اس کی طرف مڑا جو اب تک اسے دیکھ رہی تھی

تمہیں لگتا ہے کہ ایک بار کہی بات سمجھ میں نہیں نہیں آتی اور اب حورم بھی تمہیں وارن کر چکی ہے اسی لیے بہتر ہے کہ اب جا سکتی ہو

اتنی بے قدری پر اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے جس کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا

وہ واپس چلی گئی تھی لیکن دل میں بدلہ لینے کے ارادے سے......

جبکہ بہرام حورم کی حرکت کو سوچتے ہی ہنسنے لگ گیا وہ اس کا موڈ ٹھیک کر دیتی تھی

www.classicurdumaterial.com

مطلب کہ میڈم جیلس ہو رہی تھیں..... انٹرسٹنگ

وہ کرسی پر بیٹھتے بولا

— — — — — — — — — —

وہ اسلام آباد پہنچ چکا تھا شام ہو رہی تھی صبح اس کی میٹنگ تھی اور وہ اس وقت امل سے ملنے اس کے گھر آیا ہوا تھا لیکن وہاں آبش کو دیکھ کر اسے ایک خوشگوار حیرت ہوئی وہ ابھی آ کر بیٹھا ہی تھا جب وہ کچھ کہتی اندر آئی

بھابھی یہ عالیان چپ ہی نہیں کر رہا.....

اسے دیکھتے ہی اس کی زبان کو بریک لگی تھی اور آنکھیں مٹکا کر رہ گئی

آبش میں نے کہا بھی تھا کہ وہ تم سے نہیں سنبھلے گا فرزام میں ذرا آئی

وہ اسے کہتی اٹھ گئی جبکہ آبش سامنے رکھے صوفے پر بیٹھ گئی اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیا پوچھے

آپ حورم کی سنائیں کیسی ہے وہ؟

جب کچھ نہ بنا تو یہی پوچھ بیٹھی

حورم تو ٹھیک ہے لیکن جو سامنے ہے ان کی خیریت تو پوچھ لیں پہلے

وہ مسکراہٹ دباتا بولا

ہاں نہ جو سامنے ہیں ہی ان سے کیا پوچھنا وہ تو سامنے ہی ہیں اور جب سامنے ہیں تو ٹھیک ہی ہوں گے نا

وہ مزے سے بولی جبکہ وہ مسکرا دیا

چلیں اسے چھوڑے آپ بتائیں ڈاکٹری کیسی چل رہی ہے

یہ تو آپ رہنے دیں ایک بزنس مین کو کہاں سمجھ آئے گی ڈاکٹروں کی

اگر آپ سمجھائیں تو کیا پتہ سمجھ آ ہی جائے

وہ اسے نظروں کے حصار میں لیے پوچھ رہا تھا اور یہ پہلی بار ہوا تھا کہ آبش کسی کی نظروں سے کنفیوز ہوئی تھی وہ ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ امل اندر آتی دکھائی دی

عالیان سو گیا بھابھی؟

اس نے امل سے پوچھا

ہاں سلا آئی ہوں لیکن پتہ نہیں اب اتنا تنگ کرنے لگا ہے

دو دو ڈاکٹرز گھر میں موجود ہیں اور ایک بچہ نہیں سنبھالا جا رہا

وہ کہہ تو امل کو رہا تھا لیکن دیکھ اسے

برائے مہربانی آپ کو بتاتے چلیں کہ ہم بچوں کے ڈاکٹر نہیں ہاں البتہ ان انسانوں کو ٹھیک ضرور کرتی ہوں جن کا دماغ گھوما ہو

وہ تپ کر بول اٹھی کب سے وہ اسے کنفیوز کر رہا تھا اگر امل بھابھی اور حورم کا بھائی نہ ہوتا تو کب کی جا چکی ہوتی

تو منع کس نے کیا ہے ہم تو حاضر ہیں علاج کروانے کے لیے

اس کی بات امل نے اسے گھور کر دیکھا جبکہ وہ منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی جس نے صاف لفظوں میں کہہ ہی دیا تھا

ضرور آئیے گا

اس نے یہاں سے اٹھ جانے میں ہی عافیت سمجھی پیچھے سے وہ مسکرا کر رہ گیا

فرزام اب تو اتنی دیر ہو گئی ہے گھر بات کرنے کا ارادہ کب ہے؟

امل نے اسے دیکھتے پوچھا فرزام اسے پہلے ہی بتا چکا تھا سب کچھ کے وہ آبش کو پسند کرتا ہے

امل میں نے پہلے ہی تمھیں کہا تھا کہ گھر بات تم نے ہی کرنی ہے میں تو نہیں کرنے لگا مام نے تو پیچھے ہی پڑ جانا ہے کہ تم نے مجھے ایک دفعہ بھی نہیں بتایا

وہ مسلسل مسکرا رہا تھا اسے دیکھ کر تو ویسے ہی اس کا موڈ ٹھیک ہو چکا تھا

اچھا پھر واپسی کب تک ہے

بس کل صبح ایک میٹنگ ہے اور شام تک

حورم کا سناؤ کیسی ہے وہ اور آفس میں اس کا دل لگا ہے یا نہیں

www.classicurdumaterial.com

ابھی تک تو ٹھیک ہی چل رہا ہے پاکستان آ کر اس کا مائنڈ ڈائیورٹ کرنے کے لیے ہی اسے آفس بھیج دیا تھا

چلو یہ تو ٹھیک ہے اور مصطفیٰ اور ہم بھی کل تک پہنچنے والے ہیں ان کے بابا رخصتی کے لیے کہہ رہے تھے

چلو آؤ تو دیکھتے ہیں

اس نے کچھ سوچتے کہا

تھوڑی دیر بعد وہ جا چکا تھا وہ یا بہرام جب بھی اسلام آباد آتے انہوں نے اپنا فلیٹ لیا ہوا تھا جہاں پر وہ قیام پزیر ہوتے

— — — — — — — —

دو دن یونہی گزر چکے تھے بہرام اور حورم اپنی کمپنی کی نئی کلیکشن کو متعارف کروانے کی تیاریوں میں تھے جبکہ فرزام بزنس میٹنگ کو کامیابی سے اٹینڈ کر کے آ چکا تھا

آج صبح ہی امل اور مصطفی بھی آ چکے تھے اور اب شام کو وہ چودھری حویلی جانے کی تیاریوں میں مصروف تھے خرم صاحب چودھری حمدان کو اپنے آنے کا پہلے ہی بتا چکے تھے

وہ اپنے کمرے میں ڈریسنگ کے سامنے کھڑا تیار ہونے میں مصروف تھا جب آبش فل تیاری میں اندر داخل ہوئی

بھئی یہ بھی کوئی بات ہوئی جس کی رخصتی کے دن لینے جانا ہے وہ خود جا ہی نہیں رہا

وہ اسے دیکھتے خفگی سے بولی وہ امل اور مصطفی کے ساتھ ہی واپس آ چکی تھی اور اب صبح کا ہی اس کے پیچھے پڑی تھی کہ وہ بھی ساتھ جائے لیکن وہ تو مان ہی نہیں رہا تھا

آبش دن لینے جا رہے ہو نا بارات تو نہیں لے کر جا رہے ہو جو میرا ہونا ضروری ہے

لیکن پھر حورم کیا سوچے گی کہ تم آئے ہی نہیں ہو

وہ پھر سے اپنی بات پر اڑی تھی جب صارم اندر آیا

یار آبش اسے رہنے دو نہیں جاتا تو نہ جائے ماما بابا ویٹ کر رہے ہیں چلو آؤ

وہ اسے گھورتی چلی گئی جبکہ وہ اپنی تیاری میں مصروف تھا

— — — — — — — — — — — —

وہ سب لاؤنج میں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے چودھری حماد چودھری حمدان اور خرم صاحب تو بزنس کے متعلق بات چیت میں مصروف تھے جبکہ مصطفی صارم اور فرزام بھی وہاں ہی بیٹھے ہوئے تھے جب فرزام ایک فون کال سننے کے لیے باہر چلا گیا

حورم جب شام کو اپنے کمرے میں آئی تو اسے ایک اور لفافہ موصول ہوا تھا اس نے کھولا تو اس میں کچھ تصویریں تھیں وہ حیران ہوئی کیونکہ تصویروں میں اس کی ہی نیلی آنکھیں تھیں اور اس کی ناک میں پہنی نوز پن اور اس کے گلے کے لاکٹ کی زوم کی گئی تصویریں تھیں اور کچھ سطریں

www.classicurdumaterial.com

This is the part of game

Be serious

وہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی اب پتہ نہیں یہ کیا تھا اور کون اسے بھیج رہا تھا اور کیوں اور تھوڑی دیر پہلے ہی اسے خبر دی گئی تھی کہ اس کے سسرال والے اس کی رخصتی کے دن لینے آ رہے ہیں اس بات کی پریشانی الگ تھی اب تو باقاعدہ اس کا سر درد کرنے لگا تھا پتہ نہیں سب کو آخر اتنی جلدی کیا تھی اسے اب اپنی قسمت پر رونا آنے لگا تھا وہ اٹھ کر فریش ہونے چل دی

وہ فریش ہونے کے بعد واش روم سے نکلی تھوڑی دیر بعد امل اور آبش اس کے روم میں موجود تھیں مطلب وہ لوگ آ چکے تھے ان سے ملنے کے بعد ان دونوں نے زبردستی اسے تیار کیا بلیک کیپری پر فل بلیک ستاروں والی گھٹنوں تک آتی کالی قمیض اور اس پر مہرون رنگ کا ڈوپٹہ لیے کافی حسین لگ رہی تھی اور اوپر سے اس کی نیلی آنکھیں اور سفید رنگت اس کو مزید دلکش بنانے میں کافی تھیں کالے رنگ کے آویزے پہنے اور ہلکا سا ریڈ کلر کا لپ گلوس لگائے وہ تیار تھی اس کے منع کرنے کے باوجود بھی ان دونوں نے اسے تیار کر ہی دیا تھا

واؤ بھابھی حورم کتنی پیاری لگ رہی ہے بالکل میرے بھائی کے ٹکر کی....

آبش خوش ہوتے بولی جس پر امل مسکرا دی جبکہ وہ تو مسکرا بھی نہ سکی اس کا دماغ مختلف سوچوں کے زیر اثر تھا وہ کھڑی ہوئی

آبش باہر نکل گئی جب امل اسے لے کر جانے لگی تو اس نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

آپی.....

امل نے مڑ کر دیکھا اور سوالیہ انداز میں پوچھا

کیا ہوا ہے حورم

اس نے اس کی طرف دیکھا جو ادھر ادھر دیکھنے لگ گئی

وہ کیا... کیا وہ بھی آئے ہیں

اس نے پوچھا تو امل مسکرا دی

نہیں وہ نہیں آیا اسے کہا تو تھا لیکن اس نے آنے سے منع کر دیا

جیسے امل نے کہا اس نے شکر کا سانس لیا لیکن اندر سے کچھ کھٹکا بھی تھا وہ امل کے ساتھ باہر کی طرف چل دی وہ لاؤنج میں پہنچی تو سارے اس کی طرف متوجہ ہوئے

سمائرہ بیگم اٹھ کر اس کے پاس آئیں اور اس کے سر پر بوسہ دیا

ماشاءاللہ میری بیٹی تو بہت پیاری لگ رہی ہے

وہ اسے ساتھ لیتے صوفے کی جانب بڑھ گئیں

مام ویسے میری بیوی سے بھی اتنا ہی پیار ہونا چاہیے

صارم کی بات پر سب ہی مسکرا دیے جب کہ وہ مسلسل اپنے ہاتھ مسل رہی تھی

بیٹا جی یہاں ہمارے سے زیادہ ہماری بیویوں کی قدر ہوتی ہے تم اس کی فکر نہ ہی کرو

مصطفی کے کہنے پر سب ہی ہنسنے لگ گئے جبکہ حورم کی تو سانس جیسے حلق میں اٹکی ہوئی تھی اس سے وہاں بیٹھنا محال ہو رہا تھا

پھر کافی دیر تک باتوں کا سلسلہ جاری رہا صارم آبش اور حورم باہر کی جانب چل دیے پیچھے بڑے رہ گئے اور کچھ دیر بعد خرم صاحب نے بات کا آغاز کیا

تو حمدان یار ہم اب اپنی بیٹی کو اپنے گھر لے کر جانا چاہتے ہیں اب جب نکاح ہو گیا ہوا ہے تو دیری کس بات کی

بھائی صاحب میں بھی آپ سے کچھ مانگنا چاہتی ہوں

فرحت بیگم نے اپنے شوہر کی طرف دیکھا ان کے سر ہلانے پر انہوں نے بات دوبارہ شروع کی

ہم آبش کو اپنے فرزام کے لیے مانگنا چاہتے ہیں اب حورم بھی چلی جائے گی تو سوچا فرزام کی شادی کرنی ہی ہے تو آبش سے کیوں نہیں

ان کی بات پر اہل کو خوشگوار حیرت ہوئی جبکہ خرم صاحب اور سمائرہ بیگم بھی مسکرا دیے اس نے کل ہی اپنی ماں سے بات کی تھی اور اتنی جلدی اسے یقین نہیں آ رہا تھا

فرحت آبش بھی ہمیں باقیوں کی طرح ہی عزیز ہے لیکن پھر بھی ہم نے یہ فیصلہ اس کے دونوں بھائیوں پر چھوڑا ہے

انہیں بھی فرزام پسند تھا اور آبش کے لیے اچھا لائف پارٹنر بھی رہے گا

حورم کی رخصتی پندرہ دن کے بعد ڈیسائڈ کی گئی تھی

— — — — —

وہ دونوں حورم کے ساتھ باہر باغ میں آ گئے تھے اور ہلکی ہلکی ہوا میں بیٹھے تھے

ویسے حورم یار ایک بات تو بتاؤ

صارم نے اس کی طرف رخ کر کے پوچھا

کہ تم جب ہمارے سے پہلی مرتبہ ملی تھی کیا تب تمہیں آئیڈیا تھا کچھ ایسا بھی ہو جانا ہے

وہ دلچسپی سے پوچھ رہا تھا

اگر پتہ ہوتا تو شاید کبھی نہ کرتی ویسا مجھے کیا پتہ تھا کہ تم لوگوں نے پیچھے ہی پڑ جانا ہے

وہ مصنوعی خفگی سے بولی تھی جس پر دونوں ہی ہنس دیے

ویسے ایک بات تو ماننی پڑے گی کہ تم نے ایکٹنگ بہت کمال کی کی تھی

آبش ہنستے ہوئے بتا رہی تھی

اچھا تم لوگ تھوڑا ویٹ کرو میں ملازمہ سے کہہ کے آتی ہوں کہ کچھ لے ہی آئے میں بس ابھی آئی

وہ کہتے ہی اٹھ کھڑی ہوئی وہاں سے نکل کر وہ سیدھا راہداری میں جانے ہی لگی تھی کہ کسی سے بڑی طرح ٹکراتے ٹکراتے بچی تھی جو کہ ڈرائنگ روم سے نکلا تھا ڈرائنگ روم کا ایک دروازہ اندر راہداری میں کھلتا تھا جبکہ ایک باہر کی طرف

حورم نے سر اٹھا جر دیکھا تو سہی معنوں میں اس کی جان نکلی تھی وہ ادھر کیا کر رہا تھا

اس سے پہلے وہ کچھ کہتی کہ باغ میں سے صارم کی آواز آئی جو کہ آبش سے کچھ کہہ رہا تھا چونکہ اطراف میں جھاڑیاں تھیں اسی لیے وہ انہیں دیکھ نہیں سکتے تھے جبکہ آواز صاف آ سکتی تھی

آبش ویسا تمہیں نہیں لگتا کہ حورم کا عاشر سے طلاق کا فیصلہ اچھا تھا اور بعد میں میر سے نکاح ہو گیا مجھے تو یہ بہت اچھا لگا اور شاید حورم اور میر کی رخصتی پندرہ دن کے اندر اندر ہی ہو جائے

وہ اپنی ہی ٹون میں بول رہا تھا حورم نے اس کے سامنے اپنی آنکھیں بند کریں اس کا دل چاہا وہ پل بھر میں یہاں سے غائب ہو جائے جبکہ بہرام حیران نظروں سے اس کی بند آنکھوں کو دیکھ رہا تھا

کچھ اسے مسلسل دیکھ رہا تھا اور کچھ سوچتے دیر کے بعد وہ اسے بنا کچھ کہے اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو وہ گاڑی کو ریورس کر رہا تھا

حورم کا دل چاہا کہ اسے روک لے اس نے اس سے نہ کوئی سوال کیا تھا اور نہ خود کچھ کہا تھا کیا وہ اس کے لیے کوئی معنے نہیں رکھتی تھی وہ اندر جانے کے لیے مڑی جہاں پر اسے فرزام

ڈرائنگ روم سے نکلتا دکھائی دیا اس کے ہاتھ میں کچھ فائلز تھیں مطلب کے وہ ان فائلز کے متعلق کچھ کہنے آیا تھا وہ افسردگی سے مسکرا کر اندر کی طرف بڑھ گئی

— — — — — — —

وہ اس وقت اپارٹمنٹ میں موجود تھا وہ کمرے کی بالکونی میں آیا اور کسی کا نمبر ملایا جبکہ حیدر ریلنگ سے ٹیک لگائے اسے ہی دیکھ رہی تھا

تھوڑی دیر بعد کال اٹھالی گئی

ہیلو

دوسری طرف سے آواز آئی

عاشر چوہدری

اس نے کہا

کون ہو تم اور میرا نام کیسے پتہ

دوسری طرف سے حیرن سی آواز آئی

کسی کا نام پتہ کرنا یہ کونسا مشکل کام ہے

وہ مزے سے بولا

PDF LIBRARY 0333-7412793

کیا چاہیے تمھیں

اس نے پوچھا

فلحال تو ہم دونوں کو کچھ نہ کچھ چاہیے

مطلب؟

اس نے حیرانگی سے پوچھا

تمھیں حورم چاہیے ٹھیک ہے لیکن مجھے بھی بدلے میں کچھ چاہیے

وہ دور چاند کو دیکھتے بولا

لیکن تم ہو کون

دوسری طرف سے پوچھا گیا

"بہرام شاہ"

اس نے جواب دیا

کیا چاہیے تمھیں

دوسری طرف سے پھر آواز آئی

ابھی تو صرف حورم کے شوہر کی موت

اس نے جواب دیا تو وہ قہقہہ لگا گیا

www.classicurdumaterial.com

مطلب دونوں کا شکار ایک ہی ہے پھر تو مزہ آئے گا اس نے مجھ سے طلاق لیکر اس سے نکاح کر لیا یہ میں کیسے ہونے دے سکتا ہوں

اس نے غصے سے بولا تو وہ اس کا جوش دیکھ کر مسکرا دیا

یہی جوش چاہیے اسے ٹھنڈا نہ ہونے دینا

اس نے حیدر کو دیکھا جو مسکرا رہا تھا

میں تم سے ملنا چاہتا ہوں

عاشر نے کہا

ٹھیک ہے جگہ اور ٹائم بتا دینا

ٹھیک ہے میں سینڈ کر دوں گا

اوکے ڈن

اس نے کہنے کے بعد فون بند کر دیا اور حیدر کی طرف مڑا

بہرام شاہ ماننا پڑے گا تجھے اسے وہاں سے مارے گا جہاں سے اس نے کبھی سوچا بھی نہیں ہونا

حیدر ہنستے بولا جس پر وہ بھی مسکرا دیا

www.classicurdumaterial.com

اسے مارنا تو اس کی اولین خواہش تھی

— — — — — — — — — —

وہ اپنے کمرے میں آئی اس نے امل کے موبائل سے اس کا نمبر لے لیا تھا اور کچھ سوچتے ہوئے اس نے نمبر ڈائل کیا بیل جا رہی تھی

دوسری طرف وہ جو شاور لے کر نکلا تھا سیل فون کی رنگ ٹون پر اس کی جانب متوجہ ہوا دیکھا تو فون کی سکرین پر My Queen لکھا جگمگا رہا تھا بڑی دلکش مسکراہٹ نے اس کے ہونٹوں کا احاطہ کیا

اس نے کال اٹھائی

ہیلو

حورم کے کانوں سے اس کی بھاری آواز ٹکرائی

مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے

وہ اٹھ کر ٹیرس کی طرف آ گئی

جی کہیے ہم ہمہ تن گوش ہیں

وہ ڈریسنگ کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا

آپ کو پتہ ہی ہو گا کہ آپ کی فیملی کیوں آئی تھی میں بس اتنا کہنا چاہتی ہوں کہ اگر آپ خوش نہیں ہیں تو انکار بھی ہو سکتا

اس نے اپنا مدعا بیان کیا جس پر اس کے اپنے ٹاول کی مدد سے بال سکھاتے ہاتھ تھمے تھے

اور تمہیں ایسا کیوں لگا کہ میں خوش نہیں ہوں اور اس شادی سے انکار ہو گا تمہیں زیادہ سوچنے کی ضرورت نہیں ہے اور پندرہ دن بعد یہاں آنے کی تیاری کرو اور فضول سوچوں کو سوچنا بھی بند کرو

اس نے کہنے کے ساتھ ہی فون کاٹ دیا

اور حورم بے بسی سے کھڑی رہی اسے کیا پتہ کے وہ کیا کیا سوچ رہی ہے

فون بند کر کے اس نے سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور خود صوفے پر بیٹھ کر پیچھے سر ٹکا لیا

حورم مائی کوئین تم کیا جانو کہ کتنا بیتاب ہوں میں

اس نے آنکھیں بند کیں تو ایک بہت ہی خوبصورت یاد آنکھوں میں آ کر سما گئی جس نے اس کی زندگی بدلی تھی جسے یاد کرتے ہی اس کی ساری تھکن اتر جاتی تھی جو اس کی رگ رگ میں بسی تھی

یہ بہت ہی خوبصورت باغ کا منظر تھا جہاں پر ایک بہت پیاری اور کیوٹ سی نیلی آنکھوں والی پھولے گالوں والی پانچ سالہ بچی ایک چھوٹی سی کیٹی کے ساتھ کھیل رہی تھی جبکہ اس سے کچھ فاصلے پر دو بچے اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے جب فرزام اٹھ کر کچھ کہتے ہوئے اندر کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ اس کے پاس آ گیا

Hey, little doll

تمہارا نام کیا ہے

اس نے اس کے پاس آ کر پوچھا جو اپنی کیٹی کے ساتھ کھیل رہی تھی اس کے آنے پر اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اس کی نیلی آنکھیں

وہ یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا

Don't call me doll

Because I'm just my brother's doll and no one's

you can call me from another name

اس نے اس چھوٹی سی بچی کو دیکھا جسے اس کو ڈول کہنے پر غصہ آ گیا تھا اور دھوپ میں اس کا چہرہ سرخی مائل ہو رہا تھا اس نو سال کے بچے نے اس کا ہاتھ پکڑ کر نیچے سے اٹھایا وہ خفگی سے اسے گھور رہی تھی

Okay

I will not say you doll

You are the doll of your brother but your are mine queen

Only My Queen

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہہ رہا تھا

You mean I'm your queen and you are my king

وہ خوشی سے بولی جس پر اس نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا

Only Mine Queen

وہ اس خوشگوار یاد سے نکلا اور آنکھیں کھولیں وہ جا کر ڈریسنگ کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا اور اپنی شرٹ کے بٹن کھول کر اتاری اور اپنے دل کے مقام پر ہاتھ پھیرا جہاں پر بڑا واضح سٹائلش سے انداز میں دل کے ایریا پر ٹیٹو بنا ہوا تھا جس پر لکھا ہوا تھا

Only my Queen's King

اس نے اس پر ہاتھ پھیرا اور شیشے میں اپنا عکس دیکھنے لگا

حورم تم خود نہیں جانتی کہ تم کہ تم میرے لیے کیا ہو میری سب سے بڑی کمزوری ہو میں نے تو بہت کوشش کی تھی کہ تم سے دور رہوں لیکن شاید قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا اب تو میں چاہ کر بھی تم سے دور نہیں رہ سکتا تمہیں تو یاد بھی نہیں ہو گا لیکن تم میرے دل کی ملکہ ضرور ہو

اس نے ٹی شرٹ نکال کر پہنی اور سونے کی تیاری کرنے لگا کہ صارم اندر آیا

مجھے تم سے بات کرنی ہے اگر فری ہو تو

وہ صوفے پر بیٹھتے بولا جبکہ وہ بھی اس کے پاس ہی آ گیا

پاشا کے ساتھ ڈیل کا کیا کرنا ہے
اس نے اس کی طرف دیکھتے کہا

کیا کرنا ڈیل ڈن کرنی ہے پورے دو دن بعد

اس نے کہتے ہی اپنا لیپ ٹاپ کھولا اور اس میں ایک آڈیو کلپ چلائی بہرام اور واشر کی گفتگو کی جسے سنتے ہی صارم حیران آمیز تاثرات لیے اسے دیکھ رہا تھا جبکہ وہ مسکرا دیا

میر تو تو جانتا ہے کہ یہ کیا ہو رہا ہے تیری جان کے دشمن بنا بیٹھا ہے وہ اور تو ادھر سکون سے مسکرا رہا ہے اگر تجھے کچھ ہو گیا تو اپنا نہیں تو کبھی ان لوگوں کے بارے میں ہی سوچ لینا جو تجھے دیکھ کر جیتے ہیں

صارم تو پھٹ ہی پڑا تھا وہ تو سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا کہ اس سے آگے کیا ہو گا وہ اس کے لیے بہت عزیز تھا شاید اسے خود بھی نہیں معلوم تھا

یار صارم کیا ہو گیا ہے ریلیکس یار
اس نے اسے ٹھنڈا کیا

ابھی کسی میں اتنی ہمت نہیں کہ مجھے ہاتھ بھی لگا سکے اور یہ مجھے مارنے چلے ہیں

اس نے سر جھٹکا جبکہ صارم بے چین ہو چکا تھا

تو اب کیا کرے گا

اس نے اسے پوچھا البتہ دیکھنے سے گریز کیا

اس نے میرے سے میری محبت چھیننے کی کوشش کی ہے صارم تو سوچو اس کا کیا حال ہو گا

مجھے لگتا ہے کہ اب کھل کر سامنے آ ہی جانا چاہیے

اس نے مسکراتے کہا جبکہ اس بات پر وہ بھی مسکرا دیا

اب وقت آ ہی گیا ہے کہ ذرا آمنا سامنا تو ہو ہی جائے

سامنے لیپ ٹاپ پر کسی کی تصویریں چل رہی تھیں

بہرام شاہ

وہ پر اسرار طریقے سے بولتا خود ہی ہنس پڑا

وہ وقت کا کھیل تھا جو بیت گیا

اب ہم کھیلیں گے اور وقت دیکھے گا

— — — — — — — — —

آج ان کا فوٹوشوٹ تھا اس دن کے بعد حورم کا بہرام سے آج سامنا ہو رہا تھا اور وہ آج باقی دنوں کی بانسبت سنجیدہ تھی

www.classicurdumaterial.com

بہرام نے فوٹوشوٹ کسی جنگل کے نزدیک رکھوایا تھا اس کے ہر کام اس کی طرح ہی عجیب ہوتے تھے وہ نینا اور سحر کے ساتھ وہاں پہنچ چکی تھی

چلو بھائی کے لیے یہ بھی سہی

وہ کہتے ہوئے ڈریسز دیکھنے لگی پہلے فوٹوشوٹ میں لانگ ریڈ میکسی تھی جو پیچھے سے کافی لانگ تھی

اور اس کا بلیک ٹیکسڈو تھا

وہ دونوں سیٹ پر پہنچ چکے تھے ڈائریکٹر نے سب کچھ بڑی خوبصورتی سے ترتیب دیا ہوا تھا

جبکہ وہ دونوں ایک دوسرے کی سوچوں سے انجان لاپرواہ تھے

حورم آج بہت چپ بھی تھی

شوٹ کے لیے جنگل میں ایک ایریے کو سیلیکٹ کیا گیا جو تھوڑا سا اونچائی کی طرف جاتا تھا

چاروں طرف لائٹس بھی سیٹ کی جا چکی تھیں جبکہ آٹومیٹک مشینیز بھی لگ چکی تھیں

درختوں کو سائڈوں سے چھوٹے چھوٹے پھولوں سے سجا دیا گیا تھا

درمیان میں وہ دونوں تھے ڈائریکٹر نے اونچائی پر بہرام کو کھڑے ہونے کا کہا جبکہ حورم اس سے تھوڑا سا نیچے تھی

اور بہت ہی خوبصورتی سے شوٹ کیا گیا

www.classicurdumaterial.com

جس میں حورم نے ایک ہاتھ سے اپنی میکسی کو پکڑا ہوا تھا جبکہ دوسرا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیا ہوا تھا اور نظریں نیچے تھیں جبکہ بہرام اس کو دیکھ رہا تھا

اس طرح اور مختلف پوزز میں تصاویر لی گئیں

اس کے بعد سیٹ چینج کیا گیا تھا اور آرٹیفیشل بیک گراؤنڈز سے مختلف سینز میں تصویریں لی گئیں

آج وہ دونوں ہی خاموش تھے

کافی دیر بعد ان کا کام ختم ہوا تو بہرام وہاں پہنچا

اس نے اپنے جانے کی اطلاع دی اور سحر کو کل کے لیے ہدایت دیتا جا چکا تھا

کچھ دیر بعد کام ختم ہو چکا تھا اور حورم ڈائریکٹر سے بات کرنے کے بعد تھوڑا ریلیکس بھی ہو گئی کہ سب کچھ پرفیکٹ ہو چکا تھا

نینا اور سحر کو وہ بھیج چکی تھی وہ کچھ دیر ادھر اکیلے رہنا چاہتی تھی کچھ دنوں بعد اس کی زندگی بدلنے والی تھی اور اس کا کیا اس کے دل کا کیا کوئی نہیں جانتا تھا وہ یونہی نہ جانے کب کی ادھر بیٹھی ہوئی تھی پھر اٹھ کر اپنی گاڑی کی جانب چل دی

یہ راستہ تھوڑا سنسان تھا اسی لیے کوئی گاڑی بھی دور دور تک نہ تھی وہ یونہی اپنی سوچوں میں گم تھی کہ اسے پتہ ہی نہ چلا ایک سفید کار ٹیک اوور کر کے اس کا راستہ روک چکی ہے اس نے حیرانی سے دیکھا اور باہر نکل آئی

سفید کار کا بھی دروازہ کھلا اور کوئی باہر نکلا تھا اور اسے دیکھ کر حورم کا جو رہا سہا موڈ تھا وہ بھی غرق ہو گیا

حورم نے بلیک پینٹ اور بلیک ہی شرٹ پہنی ہوئی تھی جبکہ بلیک لانگ کوٹ آتی دفعہ اتار کر اس نے گاڑی میں ہی رکھ دیا تھا جبکہ مفلر کو گلے میں لپیٹا ہوا بالوں کی اونچی پونی ٹیل بنی ہوئی تھی

سامنے سے علیینہ چلتی ہوئی اس کے سامنے آئی

تم کیا سمجھتی ہو کے تم شاہ کو مجھ سے چھین لو گی

حورم نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا اور سوچنے لگی کہ جو میرا ہے ہی نہیں اسے میں نے کیا چھیننا

دیکھو میرا دماغ آگے ہی گھوما ہوا ہے تمہاری مہربانی ابھی یہاں سے چلی جاؤ

حورم نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا اس کا بالکل بھی اس کو دیکھنے کا دل نہیں کر رہا تھا

لیکن ایک بات یاد رکھنا وہ تم سے کبھی پیار نہیں کرے گا وہ صرف میرا ہے

اس نے اتراتے ہوئے کہا

او اچھا جی تو کل کی آئی میک اپ کی مارکیٹ اپنا مقابلہ میرے سے کرے گی جا کے ایک بار اپنا منہ دھو کر آؤ سامنے بہرام تو کیا اس کا گارڈ بھی نہ تم سے کرے ہنننن...

اس نے طنزیہ کہتے ہنکار بھری

جبکہ اس کا تو پارہ ہی ہائی ہو گیا

تم......

علینہ آگے بڑھ کر اس سے پہلے کہ حورم کو تھپڑ مارتی اس نے سرعت سے اس کا ہاتھ پکڑ کر سختی سے مڑور کر اس کی کمر کے پیچھے لے گئی جبکہ دوسرے بازو کا بھی سختی سے قید کیا ہوا تھا اور اس کے کان میں غرائی

نو بے بی مجھے زیادہ ہلکا لینے کی بالکل بھی کوشش مت کرنا بہت برا حال کروں گی یہ یاد رکھنا اور شاید تمہیں پتہ نہیں کہ تم پنگا کس سے لے رہی ہو

اس کی بات کے دوران علینہ نے اس پر پاؤں سے وار کرنا چاہا حس کو حورم نے بہت ہی آسانی سے اپنے پاؤں سے لاک کر لیا اور اس کے بازؤں کو پیچھے لے جاتے ہوئے اتنی سختی سے مڑورا تھا کہ وہ سسک ہی اٹھی

اوہ بے بی کو درد ہو رہا ہے

www.classicurdumaterial.com

اس نے اسے چھوڑا اور ابھی وہ سنبھلی بھی نہ تھی کہ اس کے منہ پر ایک زوردار طمانچہ رسید ہوا اسے بالکل امید نہیں تھی کہ وہ جو اتنی نازک سی دکھائی دیتی ہے اس میں اتنا زور ہو گا اور اس اچانک تھپڑ سے وہ نیچے گر چکی تھی اور اپنے منہ پر ہاتھ رکھے حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی

جبکہ ان سے کچھ دور کھڑی گاڑیوں میں سب سے آگے کھڑی بلیک رنگ کی آڈی میں بیٹھا کوئی اپنی طرف کا شیشہ نیچے کیے کب کا دلچسپی سے یہ منظر دیکھ رہا تھا وہ دروازہ کھول کر باہر آیا اور فون پر کسی سے بات کر رہا تھا

اچھا صارم ابھی فون رکھ میں بعد میں بات کرتا ہوں

اس نے فون اپنی جیب میں ڈالا

بلیک جینز پر گرے شرٹ اور بلیک کوٹ پہنے وہ بڑی شان سے چلتا اس طرف آیا یہ علاقہ کافی سنسان تھا جبکہ جہاں پر وہ تھے وہاں سے مختلف راستے نکل کر جاتے تھے وہ تو دائیں طرف مڑنے والے تھے لیکن اسے یہاں دیکھ کر اسے اپنی گاڑی روکنی پڑی تھی جبکہ اس کے پیچھے اس کے گارڈز کی چار ہیلکس بھی رک چکی تھیں

وہ جو اپنی گاڑی کی طرف مڑنے والی تھی اپنے پیچھے قدموں کی چاپ محسوس ہوتے ہی اس نے مڑ کر دیکھا تو سہی معنوں میں اس کے اوسان خطا ہوئے تھے وہ یہاں پر کیا کر رہا تھا

جبکہ وہ آرام سے چلتا اس کے قریب آیا اور اپنی کالی سن گلاسز کو اتاری اور اس کے سامنے کھڑا ہو گیا جب کہ اس کے گارڈز نے ان کو چاروں طرف سے گھیر لیا تھا اس نے اپنے آدمی

کو آنکھوں سے ہی اشارہ کیا جس نے علینہ کو پیچھے سے آ کر اس کے منہ پر رومال رکھا وہ جو اس سیچویشن کو حیرت سے دیکھ رہی تھی رومال کے رکھتے ہی بیہوش ہو گئی

حورم آنکھیں پھاڑ کر اس ساری کاروائی کو غور سے دیکھ رہی تھی علینہ کو کہاں لے کر گئے اسے نہیں پتہ چلا کیونکہ اتنے سارے گارڈز کے جھرمٹ میں سے باہر کچھ نظر ہی نہیں آ رہا تھا

میری جنگلی بلی اس وقت جنگل میں شکار کرنے آئی ہے

اس کی آواز پر اس نے آنکھوں میں شدید حیرت سموتے اس کی طرف دیکھا جیسے اس کی بات پر یقین کر رہی ہو

آپ نے کچھ کہنا ہے

وہ آنکھوں کا زاویہ موڑتے بولی اور آس پاس دیکھنے لگی اس کے پیچھے اس کی گاڑی تھی جبکہ آگے وہ اور چاروں طرف کالی عینکیں لگائے کالی شرٹس اور کالی پینٹس میں ملبوس گارڈز دوسری طرف رخ کیے کھڑے تھے کہ ان میں سے کسی کی نظر بھی ان پر نہیں تھی

کچھ دیر تک جب وہ کچھ نہیں بولا تو وہ غصے سے مڑ کر گاڑی کی طرف مڑی ابھی اس کا ہاتھ دروازے پر ہی تھا کہ اس نے اس کی کمر کے گرد ہاتھ ڈال کر اس کو کھینچا فاصلہ تو ویسے بھی ان کے درمیان تھا نہیں اتنے سے ہی حورم کی پشت اس کے سینے سے ٹکرائی وہ ایک دم ہی گھبرا گئی

کچھ خاص تو نہیں بس اتنا کہنا ہے کہ

مجھے تم سے محبت ہے

پیچھے سے اس کے کان میں گھمبیر لہجے میں بولتا وہ اسے جی جان سے لرزا گیا اس کے دل کی دھڑکن بری طرح بڑھ چکی تھی دروازے پر رکھا اس کا ہاتھ لرزا تھا اس سے اس وقت کھڑا ہونا مشکل لگا اگر اس کا ہاتھ اس کے گرد نہ ہوتا تو شاید وہ گر چکی ہوتی

کیا ہوا مسز بس اتنے میں ہی بس ہو گئی

وہ مسکراتے پوچھ رہا تھا جبکہ اس سے تو بولا بھی نہیں جا رہا تھا اس کی آنکھوں میں بے یقینی ہی بے یقینی تھی اس کی حالت کے پیش نظر اس نے اسے چھوڑا اور اس کا رخ اپنی طرف کیا اس کی گلابی پڑتی رنگت کو دیکھ کر اسے ہنسی آئی

اچھا ٹھیک ہے تم جا سکتی ہو اور رخصتی کی تیاری اچھے طریقے سے کر لینا

اور میں تمہیں اب اپنے پاس دیکھنا چاہتا ہوں

My Heart Kidnapper

اس نے کہنے کے ساتھ ہی اس کے گلے سے مفلر نکال کر اس کے گرد لپیٹا اور نرمی سے اپنے ہونٹوں سے اس کے ہونٹوں کو چھوا اور پیچھے ہٹ گیا جبکہ وہ اس کی کھلے عام اس حرکت اور الفاظ پر منہ کھولے اسے دیکھ کر رہ گئی

اس کے مڑتے ہی اس کے گارڈز آگے کی جانب بڑھ گئے کسی کو بھی ان کی بات کی سمجھ نہ لگی تھی

خاور تم میڈم کے ساتھ جاؤ گے اور اپنے ساتھ دو گاڑیاں گارڈز کی بھی لے کر جاؤ گے

میں چلا جاؤں گا اور ویسے بھی صارم ادھر ہی ہے

اس نے اپنے آدمی سے کہا جبکہ وہ نظریں جھکاتے سر ہلا گیا

اور تم سب یاد رکھنا کہ کس کو لے کر جاؤ گے

بحفاظت گھر چھوڑنا ہے انہیں

وہ حکم دیتا ایک نظر اسے دیکھتا مڑ گیا اور اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا

وہ جانتا تھا کہ اس کے حکم کی تابعداری کیسے ہونی تھی اور حورم کا تو معاملہ ہی الگ تھا

ان سب کو وہ بہت عزیز تھا اور اس کی حفاظت وہ اپنی جان سے بڑھ کر کرتے تھے

اس کی پاشا کے ساتھ آج ڈیل کنفرم ہونے والی تھی اسی لیے اس نے آج ادھر جانا تھا

— — — — — — — —

یہ شام کا وقت تھا جبکہ وہ دونوں آمنے سامنے ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھے ہوئے تھے جب بہرام نے ایک لفافہ اس کی جانب بڑھایا

عاشر نے اسے کھولا تو وہ تصویریں تھیں یہ شاید حورمکی برتھڈے پارٹی کی تصویریں تھیں

یہ رہا وہ اور اسے ہی مارنا ہے

بہرام نے اس کی اوپر ہاتھ رکھتے کہا جو کہ غالباً حورم کو کوئی گفٹ دے رہا تھا

عاشر غور سے تصویریں دیکھنے لگا اور مسکرا دیا

جب وہ پھر سے بولا

لیکن یاد رہے کہ اسے میں اپنے ہاتھوں سے ماروں گا بہت حساب کتاب رہتے ہیں میرے اس پر

وہ اس کی طرف دیکھتے دانت پیستے بولا اور باقی کی باتیں کرنے لگے

لیکن سنا ہے کہ رخصتی ہونے والی ہے

عاشر بولا

جانتا ہوں چلو تھوڑے دن اسے عیش کرنے دو جب میں کہوں گا کام تب ہی کام ہونا چاہیے اور پھر حورم بھی تمہاری ہو سکتی ہے

وہ کہتے ہی وہاں سے اٹھ گیا اور باہر کی جانب قدم بڑھا دیے اس کا دماغ بہت تیزی سے چل رہا تھا اس نے نکلتے ہی حیدر کو کال ملائی

حیدر کام ہو گیا ہے لیکن خبردار اگر تم نے ارحم بھائی کو اس کی بھنک بھی پڑنے دی

— — — — — — — —

www.classicurdumaterial.com

دن اتنی تیزی سے گزرے تھے کہ پتہ ہی نہ چلا اور آج اس کی رخصتی کا دن بھی آ گیا تھا وہ بہت اداس تھی پتہ نہیں کیوں کل رات مہندی بھی ہوئی تھی اور آج بارت کا فنکشن بھی رات کا ہی تھا

وہ اس وقت مارکی میں پہنچ چکے تھے فرزام نے شہر کی سب سے بڑی اور مہنگی مارکی بک کروائی ہوئی تھی

وہ اس وقت برائیڈل روم میں بیٹھی تیار ہو رہی تھی

کھلے ہوئے ریڈ رنگ کے گھیردار لہنگے میں وہ حقیقتاً کوئی اپسرا معلوم ہو رہی تھی لہنگے پر گولڈن نگوں سے پوری طرح بھرا ہوا تھا جبکہ ایک گولڈن نیٹ کی چنری کو اس کے بائیں کندھے سے لے جا کر اس کی دائیں سائیڈ کمر کے نیچے تک پن اپ کیا ہوا تھا جبکہ سرخ رنگ کے شیفون کے ڈوپٹے کو سر پر جوڑے پر ٹکایا گیا تھا جوڑے سے کچھ شریر لٹیں نکل کر اس کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں

آج اس نے پہلی بار میک اپ کروایا تھا اور وہ بھی برائڈل میک اپ قدرتی گھنی لمبی پلکوں کو مسکارے کی مدد سے نمایاں کیا گیا اور اسموکی آئیز شیڈز کر کے اس پر لائنر لگایا گیا ہوا تھا اور ریڈ بلڈ لپ اسٹک ہونٹوں پر لگائی گئی بلشر اور ہائی لائٹر نے اس کے حسن کو مزید چار چاند لگا دیا ہوا تھا

www.classicurdumaterial.com

ایک سرخ اور گولڈن رنگ کی شال کو اس کے ایک کندھے سے سامنے تھی جبکہ دوسرے کندھے سے پیچھے لے جایا گیا ہوا تھا اور آخر پر اس کے دائیں کندھے سے نیچے سامنے سینے پر ایک انتہائی خوبصورت براؤچ لگایا گیا تھا جس پر لکھا ہوا تھا

King's Queen

اور اس کے آس پاس چھوٹی چھوٹی موتیوں کی لڑیاں تھیں

اسے نہیں پتہ تھا کہ اس نے یہ کیوں ساتھ بھیجا تھا جبکہ فل جیولری میں کسی سلطنت کی ملکہ سے کم تو وہ ہر گز نہیں لگ رہی تھی

بھاری جھمکوں, بھاری ٹکہ سامنے سجائے, ناک میں نوز رنگ پہنے اور گلے میں بھاری سیٹ پہنے اسے دیکھتے بیوٹیشن تو خود بھی دنگ ہی رہ گئی تھی

اس نے اپنی زندگی میں کوئی دلہن ہی اتنی حسین دیکھی ہوئی ہو گی جبکہ وہ ایک بہت ماہر بیوٹیشن تھی لیکن دلہن بن کر جو روپ حورم کو آیا تھا وہ تو کسی کو بھی مبہوت کر سکتا تھا

Mam really i have no words to explain for your beauty

اس کی بات ہر ہلکا سا ہی مسکرائی جبکہ اس کا سوگوار حسن آج کسی کی جان بھی لینے والا تھا

وہ تیار ہو چکی تھی لیکن بارات ابھی تک نہیں آئی تھی

— — — — — — — — — — — — — — — —

وہ ابھی ہیئر سپا سے واپس آیا تھا ہفتے میں دو دفعہ تو وہ ہیئر سپا کا چکر ضرور لگا لیتا تھا شاور لینے کے بعد وہ باہر نکلا تو ایک مین آرٹسٹ اس کے انتظار میں تھا اس نے شیروانی کا صرف انر ہی پہنا ہوا تھا وہ ڈریسنگ کے سامنے جا کر بیٹھ گیا ہیئر کٹ تو اس کا آج ہی تازہ تازہ ہوا تھا

آرٹسٹ نے سب سے پہلے مین فاؤنڈیشن یوز کیا جو کہ بالکل نیچرل ٹون میں تھا اس کی سٹبل بئیرڈ کی پہلے ہی ٹرمنگ ہو چکی تھی جو کہ اس کے پر کشش چہرے پر بے انتہا خوبصورت لگ رہی تھی

آرٹسٹ کو خود سمجھ نہیں لگ رہی تھی کہ اس کے چہرے پر کیا استعمال کرے کیونکہ کچھ بھی لگانے کی بالکل بھی ضرورت نہیں تھی وہ ویسے ہی بے حد وجیہہ لگ رہا تھا

اس کے پاس مین میک اپ کا کافی سامان موجود تھا اور وہ زیادہ تر میل ایکٹرز کے میک اپ کے لیے اپائنٹ ہوتا تھا اور اس نے آج پہلا بندہ دیکھا تھا جس کا قدرتی حسن ہی سب کو مات دیتا تھا

فاؤنڈیشن بھی اس کی سکن سے ملتی تھی اس کے بعد اس نے اس کے بالوں کو جیل سپرے کی مدد سے بہت ہی خوبصورتی سے سیٹ کیا

ہونٹوں پر لگانے کے لیے وہ سوچ رہا تھا کہ کیا یوز کرے لیکن پھر کچھ سوچ کر اس نے اس کے قدرتی ہونٹوں کے لیے ٹرانسپیرنٹ لپ بام پکڑا اور ابھی اس کے ہونٹوں کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا جب اس نے اسے ٹوک دیا

اس کی ضرورت نہیں یہاں تک پہنچنے کے لیے حق صرف ایک کے ہی پاس ہے اور کوئی نہیں یہاں تک پہنچ سکتا

اس نے اسے صاف لفظوں میں ہی کہہ دیا

اوکے سر پھر مجھے نہیں لگتا کہ کسی اور چیز کی آپ کو ضرورت ہو

وہ اٹھا اور ایک شیروانی کا اپر جو کے فل کالے رنگ کی تھا پہنی جو اس کی سرخ و سفید رنگت پر الگ ہی چھب دکھلا رہی تھی آرٹسٹ نے اس کے سر پر ایک ڈارک ریڈ اور ڈل گولڈن کلاہ رکھا اور اس کے سائیڈ پر بائیں طرف ایک براؤچ لگایا جس پر لکھا ہوا تھا

Queen's King

بالکل اسی طرح جس طرح اس نے حورم کے لیے بنوایا تھا پھر ایک ڈارک ریڈ جس کے کناروں اور بیچ میں ڈل گولڈن کڑھائی ہوئی تھی اسے اس کے دائیں کندھے سے لے جا کر بائیں کندھے کے بازو سے پن اپ کیا گیا اور خوشبوؤں میں ڈوبا ہوا وہ بالکل کسی سلطنت کا بادشاہ ہی لگ رہا تھا

آرٹسٹ اپنا کام مکمل کر چکا تھا اور اسے ستائشی نظروں سے دیکھ رہا تھا جب صارم اندر آیا اور اسے دیکھ کر حیران ہوتے بولا

ارے واہ بدشاہ سلامت خیر ہو

آج اس کی آنکھوں میں الگ ہی چمک تھی ایک عجب ہی سرشاری تھی جو اس کے چہرے کو منفرد بنا رہی تھی صارم ہلکے سے اس کے گلے ملا

یار قسم سے میر آج تو چھا جانے والا ہے

اس کی بات پر مسکرا دیا

تو بھی کچھ کم نہیں لگ رہا ویسے

صارم نے آج بلیو شیروانی پہنی ہوئی تھی جس میں وہ بھی بہت ہینڈسم لگ رہا تھا

یار میری تو تیاری بنتی بھی ہے اگر سنگل ہوتا تو بات الگ تھی پھر تو

وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا

جب کہ تھوڑی دیر بعد بارات روانہ ہو چکی تھی ایک بادشاہ اپنی ملکہ کو اپنی سلطنت میں لانے والا تھا

— — — — — — — —

حیدر ڈریسنگ کے سامنے کھڑا تیار ہو رہا تھا کہ جب ثناء کمرے میں آئی

بھائی جلدی تیار ہوں آبش کی کال آئی تھی کہ ماموں لوگ تو نکل چکے ہیں

حیدر جو کے کوٹ پہن رہا تھا اس کی طرف مڑا

یار ثناء میں تو بس تیار ہو گیا مام ریڈی ہیں

وہ پرفیوم سپرے کرتا بولا

مام تو کب کی ریڈی ہیں بھائی آخر کو ان کے لاڈلے بھتیجے کی بارات ہے وہ تو بے صبری سے آپ کا ویٹ کر رہی ہیں

چلو یار میں بھی آنے لگا ہوں

ثناء سر ہلاتے باہر نکل گئی اور وہ سوچ میں پڑ گیا

شاہ تو اب تک اتنا خاموش کیسے ہے کیا چل رہا ہے تیرے دماغ میں یہ تو طے ہے کہ تو اپنے ارادوں کی کسی کو بھنک بھی نہیں پڑنے دے گا

وہ حورم کی وجہ سے پریشان تھا کہ اس سب میں نقصان اس معصوم کا ہونا تھا اور جو ہونا تھا بہت برا ہونا تھا

— — — — — — — — — — — —

www.classicurdumaterial.com

بارات آ چکی تھی اور بہت ہی شاندار استقبال کیا گیا تھا فرزام نے ہر چیز بہت شاندار رکھی تھی صارم اس کے ساتھ ساتھ تھا اس نے ہال میں قدم رکھا تو بہت سے دل دھڑکنا بھولے تھے اس کی سحر انگیز پرسنالیٹی کا جادو پورے ماحول پر چھایا ہوا تھا

وہ ایک شان سے چلتا ہوا سٹیج کی جانب بڑھا آج اس کے چہرے پر بغیر وجہ کے ہی مسکراہٹ تھی جو ہر کسی کو اپنی جانب متوجہ کرا رہی تھی بہت سی لڑکیاں تو اس سے نظریں ہی نہیں ہٹا پا رہی تھیں کہ جب صارم نے اس کے کان میں سرگوشی کی

میر دیکھ لے کیسے ساری پاگل ہو رہی ہیں ایک نظر انہیں دیکھ لے گا اگر تو مجھے لگتا ہے یہیں بے ہوش ہو جائیں گیں

جواباً اس نے صارم کو گھورا

بیٹا فکر نا کر اب تو پھوپھو بھی ادھر ہی ہیں

اس کی بات پر وہ دونوں ہنسنے لگ گئے پھر سب سے ملنے ملانے کے بعد سمائرہ بیگم نے حورم کو لانے کا کہا فرزام حمدان صاحب کے کہنے پر برائڈل روم کی طرف بڑھا تھوڑی دیر بعد شور اٹھا اور ساتھ ہی ہال کی ساری لائٹس آف کر دی گئیں جبکہ ایک سپاٹ لائٹ سامنے اینٹرنس پر تھی

— — — — — — — — — —

www.classicurdumaterial.com

حورم ابھی تیار ہو کر بیٹھی تھی کہ ارحہ اپنے شرارتی سے بیٹے ارحام کے ساتھ برائڈل روم میں آئی ساره کافی دیر کی اس کے پاس تھی ارحام تو سیدھا اس کے پاس ہی آ گیا

Mom,she is a beautifull doll

ارحام اپنی ماں سے کہتا بولا جس پر وہ مسکرا دی

حورم کا ارحام بہت پسند تھا

Hey,little cute boy

آپ بھی بہت کیوٹ ہو

اس نے ارحام کو کہا تو اس نے منہ بنا لیا

I am not a little cute boy

وہ ویسے ہی منہ بناتے بولا

تو پھر آپ کیا ہو مجھے تو اتنے کیوٹ لگتے ہو

اس نے اس کے گال پر ہلکی سی چٹکی کاٹتے کہا

میرے چاچو مجھے کہتے ہیں کہ

I am a little devil boy

اور میں کوئی کیوٹ نہیں ہوں میں تو اپنے چاچو کی طرح چھوٹا سا ڈیول ہوں

ویسے ماما نے مجھے بتایا تھا کہ جس دن آپ کی برتھڈے تھی نا میں اس دن ہوا تھا مطلب آپ کی اور میری برتھڈے سیم ہے

وہ خوشی سے بولا اور ارحام بہت کم کسی سے فرینک ہوتا تھا بس جو لوگ اسے اچھے لگتے تھے ورنہ تو وہ اپنے بہرام کے علاوہ کسی سے اتنی بات نہیں کرتا

تھوڑی دیر بعد بارات کا شور اٹھا حورم سارہ اور ارحہ کے ساتھ باتوں میں لگی تھی کہ فرزام اندر آیا حورم اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی اور فرزام تو اپنی گڑیا کو دلہن بنے دیکھ کر ہی افسردہ سا ہو چکا تھا وہ حورم کے سامنے بالکل کمزور نہیں تھا پڑنا چاہتا وہ اپنی جگہ ہی کھڑا تھا جب حورم اس کے سینے سے آلگی

بھائی آپ کی بہت یاد آئے گی

وہ اس کے سینے سے لگی افسردگی سے بولی

بھائی کی گڑیا آپ کونسا غیروں میں جا رہی ہیں آپ کا جب ملنے کا دل کرے آپ آ سکتی ہیں

وہ اسے سامنے کرتا بولا اور اس کا ماتھا چوما

تھوڑی دیر بعد وہ اسے لے کر باہر کی جانب بڑھا جب انٹرینس پر پہنچے تو ساری لائٹس آف ہو چکی تھیں جبکہ صرف ایک سپاٹ لائٹ تھی جس کی روشنی میں وہ فرزام کے ساتھ چلتی آرہی تھی

www.classicurdumaterial.com

وہ مبہوت ہوتے اس حسن کے پیکر کو دیکھ رہا تھا وہ اس کی دلہن تھی صرف اس کی تھی

"غالب " نظر کے سامنے حسن و جمال تھا

"محسن " وہ بشر خود میں سراپا کمال تھا

ہم نے " فراز " ایسا کوئی دیکھا نہیں تھا

ایسا لگا " وصی " کہ وہ گدڑی میں لعل تھا

اب " میر " کیا بیان کریں اس کی نزاکت

ہم " فیض " اسے چھو نہ سکے یہ ملال تھا

اس کو " قمر " جو دیکھا تو حیران رہ گئے

اے " داغ " تیری غزل تھا وہ بیمثال تھا

"اقبال "تیری شاعری ہے جیسے باکمال

وہ بھی " جگر " کے لفظوں کا پر کیف جال تھا

بلکل تمہارے گیتوں کے جیسا تھا وہ " قتیل"

یعنی " رضا " یہ سچ ہے کہ وہ لازوال تھا

وہ چلتی سٹیج تک آئی اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا حورم نے آنکھیں بند کر کے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا تھا اور پورے ہال روشنیوں میں نہا گیا اور تالیوں کی آواز سے گونج اٹھا ہر کوئی ان دونوں کو دیکھ کر اپنی جگہ ساکت تھا وہ دونوں ایک دوسرے کے سنگ لگ ہی اتنے خوبصورت

www.classicurdumaterial.com

رہے تھے جیسے انہیں صرف ایک دوسرے کے لیے ہی بنایا گیا ہو دونوں ایک دوسرے کی خوبصورتی کے معیار پر اترتے تھے

سارے انہیں رشک بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے اور بہت زیادہ نے ان کی جوڑی ہمیشہ سلامت رہنے کی دعا کی ان سب میں کوئی بھی حسد کا شکار نہیں تھا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ وہ ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے

وہ لگ بھی کسی سلطنت کا بادشاہ رہا تھا اور اس کے پہلو میں اس کی ملکہ

حورم نے اپنی نظریں جھکائی رکھیں تھیں اس میں انہیں اٹھانے کی ہمت نہیں تھی

تھوڑی دیر بعد رخصتی کا وقت بھی آن پہنچا فرزام کے لیے یہ ایک بہت مشکل وقت تھا اس میں حوصلہ نہیں تھا کہ اپنی بہن کو رخصت کرتا لیکن اسے کرنا پڑا تھا اس نے اپنے آنسؤوں کو زبردستی روکا ہوا تھا

حماد اور حمدان چودھری اپنی جگہ افسردہ تھے جبکہ فرحت بیگم کے آنسو ہی نہیں رک رہے تھے

— — — — — — —

وہ لوگ مینشن پہنچ چکے تھے کل آبش اور فرزام کے نکاح کا فنکشن رکھا گیا تھا جبکہ اس کا حورم کا ریسیپشن اس سے اگلے دن تھا اور اس نے ریسیپشن اپنے فارم ہاؤس کرنے کا ارادہ کیا ہوا تھا

آبش اور ثناء اسے کمرے میں لے آئے وہ کمرے کا جائزہ لینے لگی سامنے ہی کنگ سائز بیڈ پڑا ہوا تھا جس کی پچھلی دیوار کالے رنگ کی تھی اور اس پر اس ایک نہایت خوبصورت پورٹریٹ تھا

جس میں وہ بہت ہنڈسم لگ رہا تھا سنجیدہ چہرہ اس کی پرسنلیٹی کو ایک الگ ہی رعب دار بنا دیتی تھی

کمرے کو پوری طرح گلاب کے پھولوں سے سجایا گیا تھا اور جگہ جگہ فینٹیسی کینڈل لائٹس تھیں جس کی روشنی کمرے کا منظر خوابناک بنا رہی تھی اس نے اپنی شال اتاری سامنے ٹیرس تھا اور گلاس وال بھی اوپن تھی وہ وہاں آ گئی تو سامنے بڑے بڑے درخت تھے اور ایک سائڈ سے نیچے جانے کا راستہ تھا جہاں پر ایک عالیشان بڑا سا سوئمنگ پول تھا جہاں جانے کے لیے سیڑھیاں ٹیرس سے جاتی تھیں اور یہ سپیشلی اس کا سوئمنگ پول تھا وہاں جانے کے لیے اور کوئی راستہ نہیں تھا جبکہ سوئمنگ پول کے ایک سائڈ پر اوپن جم بھی بنا ہوا تھا جس میں ایکسرسائز کے لیے ہر مشین بھی موجود تھی وہ جائزہ لینے میں مگن تھی جب اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا اس نے آنکھیں بند کر کے اس کی خوشبو محسوس کی

وہ جو کمرہ میں آیا تو اسے خبر تک نہیں ہوئی تھی اپنی شیروانی اتارتا اس کی جانب ہی آ گیا اور اسے پیچھے سے اپنے بازؤں کے حصار میں لیا اور اس کے کندھے پر اپنی تھوڑی رکھ کر اس کے کان میں ہلکی سی آواز میں سرگوشی کی

Welcome in my life,My Queen

اس کی بات پر اسے کچھ یاد آیا تھا بہت سالوں کہی اپنی بات

You mean i'm your queen and you are my queen

اس نے حیرت سے اس کی جانب مڑتے اسے دیکھا جو اب مسکراتے اسے دیکھ رہا تھا

کچھ یاد آیا

اس نے کہتے ہی اسے اپنی جانب کھینچا تھا حورم کے ہاتھ اس کے سینے پر تھے اور ابھی تک حیرت سے اسے ہی دیکھ رہی تھی اسے اپنے اور اس کے براؤچز کی اب سمجھ آئی اس کا دل ایک دم ہی تیز تیز دھڑکنے لگا جسے وہ بھی بخوبی محسوس کر سکتا تھا اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا حورم نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا وہ اسے لیے اندر کی جانب بڑھ گیا

لا کر اسے بیڈ پر بیٹھایا اسے نیٹ کی چنری اور ڈوپٹے سے آزاد کروایا اور اس کی جیولری اتارنے میں اس کی مدد کی

اس نے حورم کا ہاتھ پکڑا اور ایک ہاتھ کے انگوٹھے سے اس کے ہاتھ کو سہلانے لگا

حورم آج میں کچھ نہیں کہوں گا نہ تمہاری خوبصورتی کی تعریف کروں گا

وہ اس کی طرف دیکھ کے کہہ رہا تھا جو اس کے ہاتھ میں اپنے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی

کیونکہ میرے پاس ایسے کوئی الفاظ ہی نہ نہیں کہ میں بتا سکوں کہ آج میں کیا محسوس کر رہا ہوں میرے احساسات کیا ہیں تمہیں یہاں اپنے سامنے دیکھ کر اپنے پاس پا کر میں مجھے کیسا لگ رہا ہے تم آج کتنی حسین لگ رہی ہو میرے پاس واقعی ہی اظہار کے لیے کوئی لفظ نہیں

www.classicurdumaterial.com

وہ دم سادھے اسے سن رہی تھی اس کا اظہار بھی اس کی طرح ہی عجیب تھا اس نے اس کی تعریف میں کچھ نہیں کہا تھا بلکہ کچھ نہ کہنے میں ہی اس نے سب کچھ کہہ دیا تھا

اسے سب نے کہا تھا کہ وہ کتنی پیاری لگ رہی ہے لیکن اسے یقین اب آ رہا تھا اس کی بھی باقی دلہنوں کی طرح ایسی کوئی خواہش نہیں تھی وہ بھی اظہار کا نیا انداز چاہتی تھی اور اس کی یہی بات تو حورم کے دل کو لگی تھی

کچھ نہیں کہو گی

اس کی بات پر حورم نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا

میرے پاس بھی آج کوئی الفاظ نہیں کہ جس میں میں آپ کو اپنی کیفیت بتا سکوں

اس کے کہنے پر وہ مسکرا دیا دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے لبوں پر تو خاموشی تھی لیکن نظریں محو گفتگو تھیں بہت کچھ کہہ رہیں بہت کچھ پوچھ رہیں نظریں

اس نے دھیرے سے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیے اپنے پیار کی پہلی نشانی حورم نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اس کے کلون کی خوشبو اس کے اندر اتر رہی تھی اس کی حالت عجیب ہو رہی تھی

وہ پیچھے ہٹا اور سائیڈ ٹیبل کے دراز سے کچھ نکال کر اس کے سامنے بیٹھ گیا اس نے اس باکس کو کھولا اور ایک نہایت قیمتی اور خوبصورت بریسلٹ باہر نکالی اور اپنا ہاتھ اس کی طرف

بڑھایا حورم نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور اس نے بلیک ڈائمنڈز سے سجے اس بریسلٹ کو اس کی سفید خوبصورت کلائی کی زینت بنایا جو کہ اس کی کلائی پر پوری آب و تاب سے جگمگا رہا تھا اس نے پھر اسی باکس کی ایک سائیڈ سے ایک مردانہ انگوٹھی نکالی وہ بھی کالے ہی رنگ کی تھی اس نے اس انگوٹھی کی مدد سے اس کے بریسلٹ کو لاک کیا تھا کہ اب وہ بریسلٹ اس کی انگوٹھی کے بغیر نہیں کھل سکتا تھا ایک چیز دونوں میں سیم تھی کہ اس کی انگوٹھی پر کنگ کراؤن کا ڈیزائن تھا جبکہ اس کے بریسلٹ جو کہ بلیک ڈائمنڈز کا تھا اس پر چھوٹے چھوٹے کوئین کراؤن لٹک رہے تھے جو کہ اس کے ہاتھ ہلانے پر مدھم سا سر بکھیرتے

شکریہ

حورم نے ہلکے سے کہا وہ اس کی کیفیت سمجھ سکتا تھا اس نے اس کی کلائی پر نبض کی جگہ اپنے ہونٹ رکھے

اس سے پہلے کے حورم کی حالت بگڑتی کہ تبھی اس کے فون کی گھنٹی بجی

وہ پیچھے ہٹا اور سائڈ سے فون نکالا

حورم چینج کر لو ڈریس کافی ہیوی بھی ہے میں فون کال سن لوں

وہ کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ اس نے ایک لمبا گہرا سانس لیا وہ اپنی حالت سمجھنے سے قاصر تھی اسے کے لفظوں میں چھپی شدت وہ محسوس کر سکتی تھی اسے ابھی تک یقین ہی نہیں آ

www.classicurdumaterial.com

رہا تھا اس کی قربت پر اس کا دل بری طرح مچل رہا تھا اس نے اپنی کلائی دیکھی جہاں پر اس کے ہونٹوں کا لمس اب بھی تھا وہ محسوس کر سکتی تھی

وہ اٹھی اور ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گئی اور ایک آرام دہ نائٹ سوٹ پہن کر باہر نکلی اور سونے کی تیاری کرنے لگی بیڈ پر لیٹ کر اس نے کمفرٹر اپنے اوپر پھیلا لیا اور ایک کنارے پر ہی تھی اور جلدی نیند آنے کی دعا کرنے لگی

تھوڑی دیر بعد وہ کمرے میں آیا تو اسے بلینکٹ میں پیک آنکھیں بند کیے دیکھ کر مسکرانے لگ گیا فون ٹیبل پر رکھا اور چینج کرنے چل دیا تھوڑی دیر بعد باہر نکلا اور سونے کی تیاری کرنے لگے وہ بیڈ پر لیٹے اسے دیکھنے میں مگن تھا جو شاید ابھی نیند میں جا رہی تھی اس نے ہاتھ بڑھا کر اسے اپنی جانب کھینچا تو وہ اس کے کشادہ سینے سے آ لگی

وہ جو نیند کی وادیوں میں اترنے ہی والی تھی کہ کسی کے کھینچنے پر وہ بیدار ہوئی آنکھیں کھولیں تو نیم اندھیرے میں اس کی آنکھوں سے ٹکرائیں وہ اس کے سینے پر تھی اس کے دل کی دھڑکن اس کمرے کی خاموشی میں واضح سنائی دے رہی تھی اس نے پیچھے ہٹنا چاہا لیکن اس کی گرفت ڈھیلی ہونے کے باوجود بھی مضبوط تھی

میرے اس حصار کو تم نہیں توڑ سکتی اسلیے یہ بلاوجہ کی کوشش بھی ناکام ہے

اس نے اسے ہلکا سا جھٹکا دیا جس سے حورم کا سر اس کے کندھے سے آ لگا اس نے اس کے کان میں سرگوشی کی

سو جاؤ صبح ایک اور فنکشن بھی ہے

حورم نے خود کو ریلیکس کیا اور اپنا ارادہ ترک کرتے اس کے سینے پر سر رکھ دیا حورم اس کے دل کی دھڑکن واضح سن سکتی تھی اس کی خوشبو اس کے حواسوں پر چھا رہی تھی اس کے لیے یہ سب کچھ حیران کن تھا لیکن سکون بخش بھی

اس نے مسکراتے اس کے سر پر اپنے لب رکھے اور اس کے گرد حصار کو مزید تنگ کرتے وہ آنکھیں موند گیا آج اسے اپنے چاروں طرف سکون ہی سکون محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے صدیوں کی مسافت کے بعد کا سکون

— — — — — — — — — — — —

اگلے دن کا سورج آسمان پر اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا آج فرزام کا نکاح تھا اور اس کی تیاریاں ہی جاری تھیں یہ فنکشن بھی ایک ہال میں بک تھا فرزام کب کا وہاں پہنچ چکا تھا اور ساری ارینجمنٹس اپنی نگرانی میں کروا رہا تھا پھر وہ ہدایت دیتا خود تیار ہونے کے لیے چلا گیا

دوپہر تک مہمان آنا بھی شروع ہو چکے تھے اور نکاح کی رسم بھی ادا کی جا چکی تھی سفید شلوار قمیص میں آج خوبرو لگ رہا تھا اور کچھ اندرونی خوشی تھی

جبکہ آبش کی حالت بھی کچھ الگ نہیں تھی اس سے جب بات کی گئی تھی تو اس نے فیصلہ اپنے بھائیوں پر چھوڑ دیا تھا اور آج وہ کسی کے نام کر دی گئی تھی وہ خوش بھی تھی لیکن تھوڑی نروس بھی

نکاح کا فنکشن بھی انتہائی خوش اسلوبی سے ادا ہو چکا تھا فرزام اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ رک چکا تھا جبکہ میر اور صارم بھی ان کے ساتھ ہی تھے

چوہدری حماد اور حمدان بھی گھر کے لیے نکل چکے تھے

— — — — — — — —

وہ سارے دوست اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے انہیں ریسٹورینٹ میں آیے کافی دیر ہو چکی تھی اور اب وہ خوش گپیوں میں مصروف تھے کافی دیر بعد انہیں ایسے وقت ملا تھا

جب فرزام کے موبائل کی گھنٹی بجی اس نے ریسیو کیا اور فون کان سے لگاتا ایکسکیوز کرتا اٹھ کھڑا ہوا لیکن جو خبر اسے دوسری طرف سے دی گئی تھی وہ اس کے پیروں تلے زمین نکالنے کے لیے کافی تھی

وہ بے یقین سی کیفیت کے ساتھ کھڑا تھا جب صارم اور میر بھی اس کے پاس آئے

فرزام کیا ہوا ہے

اس کے چہرے کے تاثرات غلط ہونے کا خدشہ ظاہر کر رہے تھے

جلدی جلدی ہوسپیٹل چلو

وہ لڑکھڑاتے لفظوں میں کہتا باہر کی جانب بڑھا جبکہ وہ دونوں بھی اس کی تقلید میں بڑھے انہیں پتہ تو نہیں تھا لیکن کچھ غلط ہوا تھا

www.classicurdumaterial.com

— — — — —

چوہدری حماد اور چوہدری حمدان کی کار کا آتی دفعہ ایک تیز رفتار ٹرک سے ٹکراؤ ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ چاروں موقع پر ہی دم توڑ چکے تھے ان کی باڈیز کو ہاسپٹل لایا گیا اور جانچ پڑتال کے بعد فون میں لاسٹ کال فرزام کے نام سے تھی جسے کال کر کے اسے ہاسپٹل کا بتایا گیا اور ڈیڈ باڈیز کے بارے میں

وہ عجلت میں ہاسپٹل آیا تھا وہ دونوں اس کے ساتھ ہی تھے انہیں فرزام نے ایکسیڈینٹ کے بارے میں بتایا تھا اسے روم میں لے جایا گیا سامنے ہی چار لاشیں تھیں اس نے گرنے سے بچنے کے لیے ان دونوں کا سہارا لیا وہ اسے لے کر باہر بڑھے اور اسے بینچ پر بٹھایا

یہ یہ کیا ہے یہ جھوٹ ہے نا مام ڈیڈ ایسے چھوڑ کر نہیں جا سکتے

وہ ابھی تک بے یقین تھا صارم اور اس نے اسے حوصلہ دیا

فرزام یار تمہیں خود کو سنبھالنا پڑے گا حورم کے لیے

اس کے کہنے پر فرزام نے سر اٹھایا

حور حورم اس اسے جب پتہ چلے گا میرے سے سامنا نہیں ہو گا اس کا

وہ اس کے کندھے پر سر رکھ کر بری طرح رو دیا

ایسے کیسے وہ جا سکتے ہیں یار ابھی تو میری شادی بھی انہیں دیکھنی تھی

www.classicurdumaterial.com

فرزام حوصلہ رکھ یار

وہ خود بھی افسردہ تھا

— — — — — — — — — —

ایک ماہ بعد:

آج ان کو گئے ہوئے ایک ماہ ہو چکا تھا لیکن حورم کی تو جیسے چپ ہی لگ گئی تھی شادی کے ایک دن بعد ہی یہ حادثہ اس کے لیے بہت ہی غیر متوقع تھا اس نے ایسا کبھی سوچا بھی نہ تھا وہ مینٹلی بہت زیادہ ڈسٹرب ہوئی تھی
گھر کی صورتحال دیکھتے سمائرہ بیگم نے آبش کی رخصتی سادگی سے کرنے کا مشورہ دیا اور تھوڑے دنوں بعد آبش کی رخصتی بھی کر دی گئی اور ولیمے کا بعد میں سوچا گیا فرزام کو بھی گھر میں کسی کی ضرورت تھی کب تک ملازموں کے سہارے رہتے حورم بھی اس ایک مہینے سے یہی تھی آبش نے ہی دونوں بہن بھائیوں کو سنبھالا ہوا تھا میر ملنے آ جاتا تھا اس نے بھی حورم کو ابھی واپس آنے کے لیے فورس نہیں کیا تھا وہ اس کی حالت سمجھ سکتا تھا لیکن اب ایک مہینہ ہو رہا تھا کب تک ایسا چلتا اسی لیے وہ اس وقت ان کے گھر موجود تھا آبش اور فرزام سے ملنے کے بعد وہ حورم کے کمرے کی جانب بڑھا دروازے کو ہلکا سا ناک کر کے وہ اندر آیا تو دیکھا وہ ٹیرس پر کھڑی نہ جانے کن سوچوں میں گم تھی سردی سے بچنے کے لیے شال کو اس نے اپنے گرد لپیٹا ہوا تھا

وہ اسی طرح کھڑی تھی جب اسے کسی کی مخصوص خوشبو کا احساس ہوا اس نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا جو کہ ریلنگ پر تھا

سردی کافی ہے ادھر چلو اندر آؤ

وہ اسے ساتھ لیے اندر کی جانب بڑھ گیا اور بیڈ پر بیٹھ گیا حورم نے اپنا سر اس کے کندھے سے ٹکا لیا جبکہ وہ بیڈ پر نیم دراز تھا

حورم میں نے کچھ سوچا ہے

وہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے کہہ رہا تھا

کیا

اس نے آنکھیں بند کیے ہی جواب دیا

میں نے سینٹورنی کی ٹکٹس بک کروائیں ہیں اور ہم کچھ دنوں کے لیے جا رہے ہیں

حورم نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا

لیکن آپ جانتے ہیں نا کہ

اس نے روہانسے ہوتے کچھ کہنا چاہا

حورم مائی کوئین کب تک ایسا چلے گا نارمل لائف میں واپس آنا ہے تو اب ہی کیوں نہیں اور ویسے بھی ایک مہینہ ہو گیا تم سے دور ہوئے اب اور نہیں

وہ اسے سمجھاتے بولا

پلیز

وہ امید بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگی

حورم جو مر جاتے ہیں ان کے لیے دوسروں کو نہیں مارا جاتا اپنے آس پاس ذرا دیکھو فرزام تمہارے لیے کتنا پریشان ہے لیکن اگر تم نہیں چاہتی تو ٹھیک ہے میں کینسل کروا دیتا ہوں

وہ آخر میں کندھے اچکاتا خفا ہوتا بولا

ٹھیک ہے نا کچھ نہیں کہہ رہی میں.....نا کروئیں کینسل اب ایسے ناراض تو نا ہوں

وہ دوبارہ اس کے کندھے پر سر ٹکاتی بولی

اب اگر ایسے کرو گی تو ناراض رہ سکتا ہے

اس کی بات پر اس نے مسکرا کر اس کے سینے پر سر رکھ دیا ایک وہ اور فرزام ہی تو تھے جنہوں نے اس کا ہر پل ساتھ دیا تھا اور اب بھی وہ اس کے لیے ہی کر رہا تھا

میں نے فرزام سے بات کر لی ہے کل ہم شاپنگ پہ جائیں گے اور پرسوں کی فلائٹ ہے ہماری

وہ اس کے گرد گھیرا تنگ کرتے بولا

— — — — — — — — —

فرزام اپنے کمرے میں آیا تو دیکھا کہ آلبش اس کی وارڈروب سیٹ کرنے میں مگن تھی وہ اس کے جانب بڑھ گیا

مسز میں نے کتنی بار کہا ہے کہ خود نہ کیا کرو یار گھر میں اتنی ملازمہ ہیں کسی سے کہہ دیا کرو

وہ اس کی طرف مڑی

اور میں بھی آپ کو اتنی مرتبہ کہہ چکی ہوں کہ آپ کے کاموں کے لیے میں نہیں ہوں کیا جو کسی ملازمہ سے کرواؤں

اس کی بات پر فرزام نے اس کا ہاتھ پکڑ کر بیڈ پر بیٹھایا اور خود بھی اس کے قریب بیٹھ گیا

آلبش تم نے جیسے مجھے سنبھالا حورم کو سنبھالا اور اس گھر کو سنبھالا ہے میں وقعی ہی تمہارا شکرگزار ہوں

آلبش نے جیسے اس کے لیے اپنی جاب کو بھی چھوڑا دیا تھا اس کے دل میں اس کی قدر اور بڑھا گیا تھا

یہ میرا فرض تھا فرزام اور مجھے ہی کرنا تھا اور آپ زیادہ نہ سوچیں ابھی اس بارے میں حورم کی بتائیں وہ مان گئی ہے کیا جانے کے لیے

وہ اس کی طرف دیکھتے پوچھنے لگی

ہاں تمہارا بھائی اسے منانا جانتا ہے مجھے بھی آئیڈیا اچھا لگا ہے کب تک وہ اس گھر میں رہے گی کہیں باہر نکلے تھوڑا ریلیکس بھی ہو جائے گی

اچھا چلیں آپ فریش ہو جائیں میں دیکھ لوں کھانا بنا ہے کہ نہیں

وہ مسکراتے اٹھ کھڑی ہوئی

— — — — — — — — — — — —

وہ آج اسے لے کر سب سے بڑے مال آیا ہوا تھا اس کی گاڑی پارکنگ میں کھڑی ہوئی پیچھے ہی اس کے گارڈز تھے جنہوں نے اس کے اترنے سے پہلے ہی دروازہ کھول دیا تھا اس نے خود بلیو پینٹ پر بلیو ہی ڈریس شرٹ پہنی ہوئی تھی جبکہ حورم نے بلیو فراک اور بلیو ہی جینز پر شال لی ہوئی تھی اس کی کلائی پر بلیک ڈائمنڈز کا بلیک ہی بریسلٹ چمک رہا تھا وہ گارڈز کو ہدایت دیتا اس کا ہاتھ پکڑتا اندر کی جانب بڑھ گیا جبکہ کچھ گارڈز اس کے ساتھ تھے

اس نے حورم کو ڈھیروں شاپنگ کروائی تھی ڈھیروں ڈریسز کے ساتھ میچنگ شوز وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں ہی لیے ہوئے تھا جب اس نے پکارا

ہم ویسے ایک مہینے کے لیے ہی جا رہے ہیں نا

اس کی بات پر وہ اسے دیکھنے لگا

کیوں

نہیں میرا مطلب اتنی شاپنگ

تو اس میں کیا ہے

وہ اب کسی جیولری شاپ پر تھے جب حورم کا فون رنگ کیا دیکھا تو سارہ کی کال تھی وہ اسے کہتے شاپ کے باہر ہی آ گئی سارہ کی کال تھی ورنہ شاید وہ اسے جانے کی اجازت نہ دیتا اس نے اس کے لیے میچنگ جیولری کا آرڈر دیا

وہ سارہ سے بات کر کے ابھی پلٹی ہی تھی کہ کوئی اس کے سامنے آ گیا

اوہ مس حورم ادھر دیکھ کر خوشی ہوئی

شیرازی ہنستے اسے کہہ رہا تھا جب کہ حورم کو اس کی ہنسی زہر لگ رہی تھی

آپ کی بکواس اگر ختم ہو گئی ہو تو پیچھے ہٹ سکتے ہیں کیا

وہ بے رخی سے بولی

آپ کی یہی ادائیں تو.....

اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور بکواس کرتا کہ کسی نے سائیڈ سے اس کے جبڑے پر گھونسا مارا جو اتنا زوردار تھا کہ وہ پیچھے گرنے سے بچا ہی تھا

اب کر بکواس تو میرے سامنے

اس نے اسے کالر سے پکڑ کر اس کے منہ پر ایک اور زور کا پنچ مارا جس سے وہ پیچھے گر چکا تھا

حورم نے اسے پکڑا ہوا تھا

تم اس کے لیے میرے سے لڑ رہے ہو جانتے نہیں کہ کون ہوں میں

شیرازی منہ سے نکلتے خون کو صاف کرتے بولا

اس کی بات پر وہ نیچے بیٹھا اور کالر سے اسے پکڑ کر غرایا

اس کے لیے پوری دنیا سے اکیلا لڑ سکتا ہوں تو تم کیا چیز ہو

وہ بری طرح اسے چھوڑتے بولا

اور پیچھے ہٹ گیا رش اردگرد لگ چکا تھا

تم اپنا نقصان کرو گے یاد رکھنا

اس کی بات پر حورم نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا جبکہ وہ ہنس دیا

تو یاد رکھنا اس کے علاوہ مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا

اس نے اس کی طرف دیکھتے قہر برساتی نظروں سے اس سے کہا اور پاس پڑے گلاس شوپیس کو غصے میں آ کر اپنے ہاتھوں میں توڑ دیا اس کی حورم نے تڑپ کر اس کی طرف دیکھا

اس نے اپنے گارڈ کو کچھ اشارہ کیا جس پر وہ سمجھ کر سر ہلا گیا اتنی دیر میں مینیجر بھی پہنچ چکا تھا اور غالباً اسے پہچان بھی چکا تھا

www.classicurdumaterial.com

سر معاف کیجیے گا کہ یہاں آپ کو کسی مسئلے کا سامنا کرنا پڑا

وہ اس کی طرف دیکھتے کہنے لگا جس کی گوری رنگت نیلی شرٹ میں ہلکی سرخ ہو گئی تھی اور اس کے بازو شرٹ میں کچھ ورزش کرنے سے اور کچھ غصے سے ٹائٹ ہو چکے تھے جبکہ وہ سب کو نظرانداز کرتا حورم کا ہاتھ پکڑے باہر کی طرف نکل پڑا جبکہ دوسرے ہاتھ سے اس کا خون نکل رہا تھا اس نے حورم۔کو گاڑی میں بیٹھایا حورم نے اس کے ہاتھ پر رومال باندھ دیا تھا وہ باہر جانے لگا کہ جب اس نے پکارا

آپ اب کہاں جا رہے ہیں دیکھیں کتنا خون نکل چکا ہے پہلے ہی

وہ بس رونے والی تھی

میں بس ادھر ہی ہوں ایک منٹ

وہ دروازہ بند کرتے اپنے خاص وفادار گارڈ کی جانب مڑا

خاور وہ انسان آج اپنے گھر نہیں جانا چاہیے مجھے ہر حال میں چاہیے اور جو سامان وغیرہ ہے وہ بھی پہنچا دینا

اس کی بات پر اس نے سر ہلایا

میں نے اپنے بندوں سے کہہ دیا اور سامان بھی آ جائے گا لیکن آپ اپنی پٹی کروا لیں پہلے اس نے جھکے سر سے کہا

یار کروا لیتا ہوں اب

وہ اس کی پریشانی پر ہنستے ہوئے پلٹا خاور نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا وہ بیٹھ گیا تو دروازہ بند کرتے وہ اگلی سائیڈ پر بیٹھ گیا

خاور تم ہاسپٹل چلو

جب وہ خود نا بولا تو حورم ہی بول اٹھی جبکہ خاور اس کی طرف دیکھنے لگ گیا

یار حورم گھر چلے جاتے ہیں وہاں بینڈیج ہو جائے گی ہاسپٹل جانے کی کیا ضرورت ہے اتنی زیادہ چوٹ بھی نہیں

اس نے اس کا ہاتھ پکڑتے کہا

کیا مطلب ضرورت نہیں ہم ابھی ہاسپٹل ہی جا رہے ہیں ایک آپ کو کیا پڑی تھی اتنا بننے کی اب دیکھے نا کتنا خون نکل چکا ہے

اس نے روہانسے ہوتے کہا اور رخ دوسری طرف موڑ لیا

یار ٹھیک ہے نا.....چلو یار خاور ہاسپٹل ہی چلو

خاور نے بھی مسکراتے گاڑی کا رخ ہاسپٹل کی جانب موڑ لیا

ہاسپٹل پہنچ کر وہ کمرے میں بیٹھا تھا جبکہ حورم رومال اتار رہی تھی جب ایک ڈاکٹر اندر آئی

اوہ تو ہاتھ پر چوٹ لگی ہے

وہ اسے غور سے دیکھ رہی تھی یقیناً وہ بھی اس کی پرسنیلیٹی سے مرعوب تھی وہ بینڈیج کرنے کے لیے آگے بڑھی ہی تھی جب اس نے روک لیا

میں کسی بھی لڑکی کو خود کو چھونے کی اجازت نہیں دیتا سو پلیز اس کے لیے میری وائف موجود ہیں آپ سامان رکھ سکتی کے جا سکتی ہیں

اس کی بات پر جہاں وہ حیران ہوئی تھی وہیں حورم بھی ساکت تھی اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا کوئی کیسے اتنا پوزیسسیو ہو سکتا ہے خود کے لیے بھی اور اس کے اپنے لیے بھی

اب دیکھ کیا رہی ہو کرو بینڈیج

اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا جبکہ اس کی آواز پر وہ چونکی اور اسے بینڈیج کرنے لگی

آپ نے یہ ابھی کیا کہا

حورم نے اس سے پوچھا

کیا کچھ بھی تو نہیں بس اتنا ہی کہا ہے کہ میں نے اپنے آپ کو بہت سنبھال کر رکھا ہوا ہے صرف اپنی کوئین کے لیے میرے پر صرف اس کا حق ہے

وہ مسکراتے اس کے بال پیچھے کرتے بولا جبکہ وہ بس رونے ہی والی تھی نہ جانے کیوں

— — — — — — — — — — —

انہیں سینٹورنی آئے بیس دن ہو رہے تھے اور یہاں آ کر حورم سب کچھ بھول چکی تھی وہ جگہ تھی ہی اتنی خوبصورت کہ ہر دیکھنے والوں کو حیران کر دیتی یونان کا ایک جزیرہ جو سمندر کے کنارے پر تھا انھوں نے سمندر کے سامنے ہی ایک ہوٹل میں بکنگ کروائی تھی اور وہ ہر نئے دن کو الگ طریقے سے انجوائے کرتے تھے شام کو سمندر پر سورج غروب ہونے کا منظر حورم کو تو ویسے ہی بہت بھاتا تھا اور ادھر ہر روز وہ منظر دیکھنے کو ملتا تھا

وہ ابھی بوٹ رائیڈنگ کے لیے آئے تھے ادھر آ کر تو حورم کی مسکراہٹ ہی الگ نہ ہو رہی تھی وہ بہت خوش تھی اور اس کی اسی خوشی کی خاطر تو میر اسے ادھر لایا تھا اس کی مسکراہٹ کے لیے تو وہ کچھ بھی کر سکتا تھا تو یہ سینٹورنی کیا چیز تھی

نیلے سمندر کا پانی اسے بالکل اس کی آنکھوں کی طرح ہی لگ رہا تھا

اس کے بعد وہ کافی دیر بیچ پر چہل قدمی کرتے رہے وہ اس کے ساتھ واقعی ہی بہت خوش تھی ہر چیز کو دوبارہ سے جی رہی تھی اس سے ڈھیروں باتیں کرنے

شام کو کافی لیٹ وہ واپس آئے تھے وہ فریش ہونے کے بعد ای میلز چیک کرنے بیٹھ گیا جب سے وہ آیا تھا اس نے اور کسی کام پر توجہ نہیں دی تھی اور اب وہ کچھ اور بھی پینڈنگ کام دیکھ رہا تھا

حورم فریش ہونے کے بعد نائٹ سوٹ پہنے باہر نکلی وہ سونے کی تیاری کرنے لگی جب اسے بھی پکارا

آپ نے نہیں آج سونا

وہ جو صوفے پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر مصروف تھا اس کی طرف دیکھا

یار بس تھوڑا سا کام رہ گیا وہ نپٹا لوں تم سونے کی تیاری کرو

اس کی بات پر وہ لیٹ رو گئی لیکن اسے نیند بالکل بھی نہیں آرہی تھی وہ جھنجھلا کر اٹھ بیٹھی اور اٹھ کر اس کے پاس ہی آ گئی

مجھے نیند نہیں آرہی ہے

وہ لیپ ٹاپ بند کرتے بولی اس کی بات پر وہ اسے دیکھنے لگا اور اسے اٹھا کر بیڈ کی جانب بڑھ گیا کام تو اب ہونا نہیں تھا

کیوں کیا ہوا ہے

وہ کمفرٹر سیدھا کرتے بیڈ پر بیٹھتے بولا اور اسے بھی ساتھ ہی بیٹھایا

پتہ نہیں مجھے ایسے نیند نہیں آرہی ہر روز آپ کے سینے پر سر رکھ کر سوتی ہوں آپ نے عادت جو ڈال دی ہوئی ہے اب......مجھے آپ کے سینے کے بغیر نیند نہیں آتی

وہ اس کے سینے پر سر رکھے بول رہی تھی جب اس نے اسے اچانک ہی لٹا کر خود اس پر جھک گیا

لیکن میرا تو کچھ اور ہی کرنے کا اردہ ہے

وہ اس کی نیلی آنکھوں میں جھانکتے کہہ رہا تھا

لیکن مجھے نیند آ رہی ہے

وہ نظریں جھکاتی لڑکھڑاتی آواز میں اس کی لو دیتی نظروں سے آنکھیں چراتی بولی اسے اس کی بالکل امید نہیں تھی

وہ اب اس کے بالوں کو کان کے پیچھے کرتا اس کے لبوں پر اپنے ہونٹ رکھ گیا

لیکن مجھے تو نہیں آ رہی اور جب مجھے نیند نہیں آئے گی تو میں پھر تمہیں بھی نیند نہیں آئے گی اور ویسے بھی میں تو اپنا کام کر رہا تھا مجھے تم نے ہی بلایا ہے

اس نے جھک کر اپنے دہکتے لب اس کی گردن پر رکھے جب اس نے اس کی شرٹ کو جکڑا

اجازت ہے

اس نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھتے جذبات سے لبریز آواز میں کہا جس پر اس نے نظریں جھکا کر اپنا آپ اسے سونپ دیا

اس نے مسکراتے سائیڈ لیمپ آف کر دیا اور ایک خوشگور اور یادگار رات اپنے ختتام کو پہنچی

— — — — — — — — — — —

یہ ایک کمرے کا منظر تھا جہاں پر تین افراد موجود تھے

ارحم سامنے بیٹھا پیپرز کا جائزہ لے رہا تھا جبکہ اس کے سامنے ایک لڑکا اور ایک لڑکی بیٹھے ہوئے تھے جو کہ اس کی ٹیم میں شامل تھے جب لڑکی بولی

سر اب آگے کیا کرنا ہے ہم پاشا کے تمام اڈوں تک پہنچ گئے ہیں لیکن ہمیں اس کا مین ٹھکانے ک ابھی تک پتہ نہیں چلا

اس کی بات پر ارحم نے سر ہلایا

فکر نہ کرو بہت جلد مل جائے گا کب تک بچے گا اور ہمیں کسی بھی وقت اٹیک کے لیے ریڈی رہنا چاہیے

اس کی بات پر ان دونوں نے سر ہلا دیا

— — — — — — —

انہیں واپس آئے کافی دن ہو چکے تھے ان کا یہ ٹور بہت شاندار رہا تھا اور حورم کا مائنڈ بھی کافی حد تک بدل چکا تھا اور یہ سب اس کی مرہون منت تھا انہوں نے وہاں ہر پل کو انجوائے کیا تھا

آج حورم کو سارہ نے ایک ریسٹورنٹ میں بلوایا تھا اور وہ وہاں جانے کے لیے ہی ریڈی ہو چکی تھی ان گزرے ہوئے دنوں نے اسے اور بھی حسین بنا دیا ہوا تھا اور اس کی محبت نے تو اس پر الگ ہی جادو کیا تھا اسے تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا سب اتنی آسانی سے ٹھیک ہو چکا تھا

اس نے بلیک جینز پر بلیک ہی ہائی نیک پر بلیک لانگ کوٹ پہنا تھا اور سارہ سے ملنے کے لیے نکل چکی تھی

— — — — — — — —

وہ آفس میں بیٹھا ہوا تھا جب اس نے عاشر کو کال ملائی تھوڑی دیر بعد فون اٹھا لیا گیا

ہیلو تیار ہے سب کچھ

عاشر نے اس سے پوچھا

سب کچھ تیار ہے وعدے کے مطابق اسے میں اپنے ہاتھوں سے ماروں گا جبکہ حورم ریسٹورنٹ کے لیے نکل چکی ہے اور یاد رکھنا ادھر ایک اور لڑکی بھی ہو گی وہ تمہارا شکار ہوئی

اس کی بات پر وہ قہقہہ لگا اٹھا

لیکن یاد رکھنا بہرام شاہ سارے ثبوت ہیں میرے پاس تمہارے خلاف اگر کچھ ہوا نا تو پھر سوچ لینا

عاشر نے ہنستے کہا

دیکھا جائے گا چلو ٹھیک ہے پھر

اس نے فون رکھ دیا اور آگے کا سوچنے لگا

— — — — — — — — — —

www.classicurdumaterial.com

وہ نہ جانے کب کی اس کمرے میں کرسی کے ساتھ بندھی ہوئی تھی اسے اتنا یاد تھا صرف کہ وہ سارہ کے ساتھ ہوٹل سے نکلی تھی جب اسے بے ہوش کر دیا گیا اس کے بعد کیا ہوا اسے کچھ یاد نہیں تھا اور اب وہ یہاں کرسی کے ساتھ بندھی ہوئی تھی اسے اپنی طبیعت بھی بوجھل لگ رہی تھی

کہ جبھی کوئی دروازہ کھولتے اندر آیا

اس نے اس کے ہاتھ ڈھیلے کیے جبکہ کوئی اور بھی اندر آیا

آیئے پاشا صاحب

پہلے والے آدمی نے اس سے کہا جسے حورم اندھیرے میں ہونے کے باعث نہ دیکھ سکی لیکن جب وہ سامنے روشنی میں ہوا تو حورم کی آنکھیں حیرت سے پھیل اٹھیں

عا.....عاشر

اس نے لڑکھڑاتے کہا

حورم مائی کزن کیسا لگا سرپرائز

وہ اس کے سامنے آتا بولا

مجھے ادھر کیوں لائے ہو عاشر

وہ چلائی

مانا پڑے گا وقت کے ساتھ اور خوبصورت ہو گئی ہو

عاشر اپنی بکواس بند کرو اور کھولو مجھے

اس کی بات پر وہ ہنسنے لگا

کون بچائے گا حورم تمہیں وہی جس نے خود تمہیں میرے حوالے کیا ہے

اس کی بات پر وہ حیرت زدہ اسے دیکھنے لگی جبکہ اس نے سامنے کچھ چلایا

جس میں بہرام اور اس کی گفتگو تھی

حورم نے بے یقین نظروں سے سامنے دیکھ رہی تھی

نہیں یہ نہیں ہو سکتا.....بہرام ایسا نہیں کر سکتے

وہ نہیں کر سکتے میرے ساتھ ایسا

وہ چلا دی

یقین کر لو حورم کہ تمہیں صرف استعمال کیا گیا ہے اور بہرام شاہ کیا سمجھتا تھا کہ وہ تمہارے ذریعے مجھے ٹریپ کر لے گا لیکن نہیں وہ یہاں آئے گا لیکن ہم یہاں نہیں ہوں گے

جنید آج اپنے مین اڈے پر جائیں گے

اس نے اپنے ملازم جنید کو حکم دیا جس پر اس کی آنکھیں چمک اٹھیں اس نے بہت سنا تھا لیکن اتفاق آج ہو رہا تھا

www.classicurdumaterial.com

پاشا صاحب اس دوسری لڑکی کا کیا کرنا ہے

اس نے اس سے پوچھا

اسے بھی ساتھ ہی لے چلو

وہ کہہ کر جانے لگا جب حورم کی آواز آئی

عاشر تم ایسا کیسے کر سکتے ہو تم تو پیار کرتے تھے نا

وہ بے بسی سے بولی

پیار.....

وہ قہقہہ لگا اٹھا

کونسا پیار حورم کونسا مجھے شروع سے ہی تمہارے سے نفرت تھی تمہارے اس خوبصورت چہرے سے نفرت رہی ہے تم نے آج تک سب کا پیار خود لیا میرے بابا میرے سے زیادہ تمہارا کرتے تھے اسی لیے تم سے نکاح کیا تھا تمہیں برباد کرنے کے لیے لیکن یہاں بھی تمہاری جیت ہو گئی لیکن خیر اب میں مزید دیر نہیں کروں گا

وہ نفرت سے کہہ رہا تھا اور وہ سکتے کے عالم میں اسے دیکھ رہی تھی اتنی نفرت اور وہ بھی اس سے

www.classicurdumaterial.com

وہ جنید کو کہتا باہر نکل آیا جنید پچھلے بیس سالوں سے اس کا ملازم اور وفادار تھا لیکن آج تک وہ اسے اپنے مین اڈے پر لے کر نا جا سکا

— — — — — — — — —

ارحم ساکت نظروں سے سامنے لیپ ٹاپ کو دیکھ رہا تھا اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ کہ جو کچھ وہ دیکھ رہا ہے وہ سچ ہے

اس نے جلدی سے فون پکڑا اور کسی کو کال ملائی

تھوڑی دیر بعد اس نے پھر بہرام کو کال کی

Behram,don't tell me

کہ جو میں دیکھ رہا ہوں وہ سچ ہے

بہرام جانتا تھا کہ وہ کس بارے میں کہہ رہا تھا

جی بھائی سچ ہے

اس کی بات پر وہ ششدر رہ گیا

بہرام مجھے یقین نہیں آ رہا کہ تم ایسا کچھ کر سکتے ہو میں میں منع بھی کیا تھا تمہیں

ارحم کی بات پر اس نے لب بھینچے

بھائی جو انفارمیشن آپ کو مل رہی ہے پلیز اسے دیکھیں

www.classicurdumaterial.com

اس نے کہتے ہی فون کاٹ دیا حیدر بھی وہاں ہی موجود تھا

جب تھوڑی دیر فرزام لال آنکھیں لیے کمرے میں داخل ہوا

وہ سیدھا بہرام کی طرف بڑھا تھا

بہرام مجھے سچ سچ بتانا کہ جو ارحم بھائی نے کہا ہے کیا وہ سچ ہے مجھے بس اس کا جواب چاہیے

وہ اس کے سامنے آتا بولا

وہ سب سچ ہے

اس نے بنا جھجھکے کہا تھا وہ حیران تو تھا کہ بھائی نے فرزام کو اتنی جلدی کیوں بتا دیا

بہرام .....بہرام تو جانتا ہے تو نے کیا کیا ہے

اس نے غصے میں آکر اسے ایک پنچ مارا

بہرام تو جانتا ہے کہ وہ تجھے کتنا چاہتی ہے

اس نے ایک اور پنچ اسے مارا جب کہ اس کی بات پر اس نے آنکھیں بند کیں

ابھی تو وہ پچھلے غم سے نکلی تھی کہ تو نے اسے پھر.......وہ کیسے برداشت کرے گی

وہ اسے پکڑنے کے لیے آگے بڑھا تھا کہ حیدر نے اسے پکڑا

میں تمہاری جان لے لوں گا بہرام شاہ

وہ چلایا

www.classicurdumaterial.com

فرزام پوری بات پہلے سن لو

حیدر نے اسے بڑی مشکل سے پکڑا ہوا تھا جبکہ اس کا ارادہ تو اسے جان سے ہی مار دینے کا تھا

بہرام نے اپنے ہاتھ سے ناک سے نکلتا خون صاف کیا جو کہ فرزام کے پنچ مارنے سے نکلنے لگ

گیا فرزام نے اپنا آپ حیدر سے چھڑوایا اور اس کا گریبان پکڑ کر چلایا

بہرام ایک بات کان کھول کر سن لو آج تک تو نے میری دوستی دیکھی ہے نا آج کے بعد تو

میری دشمنی دیکھے گا اس... تو اس یقین کا کہا کرتا تھا نا تو میں ہی پاگل تھا

اس کا گریبان چھوڑ کر وہ پیچھے ہٹا اور جانے کے لیے پلٹا ہی تھا کہ پھر اس کی طرف مڑا

اگر میری بہن کو کچھ بھی ہوا نہ مطلب کچھ بھی تو میں تیری جان لے لوں گا یہ یاد رکھنا

وہ لہو رنگ آنکھوں سے گھورتا دھیمی آواز میں غرایا

اور یاد رکھنا آج کے بعد میری بہن سے تمہارا ہر رشتہ ہر تعلق ختم

اس کی بات پر اس نے تڑپ کر سر اٹھایا

فرزام تم ایسا نہیں کر سکتے

اس کا دل کسی انہونی کے تحت دھڑکا

میں ایسا کروں گا اور حورم میری بات مانے گی یاد رکھنا

وہ بھی ویسے ہی بولا

پھر یاد رکھنا کہ میری بہن سے بھی تمہارا تعلق ختم فرزام چودھری

وہ بھی دوبدو بولا

ٹھیک ہے "میر بہرام علی شاہ" ....ٹھیک ہے اپنی بہن کی خاطر کچھ بھی

اس کی بات پر باہر کھڑی آبش نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا

یہ کیا ہو رہا تھا

جبکہ بہرام وہ حیران نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا کیا وہ اتنا کچھ کھونے والا تھا

فرزام باہر نکلتے آبش کو بھی نظرانداز کرتے نکل گیا

بہرام کے کانوں میں حورم کا جملہ گنگنایا

مجھے آپ کے سینے کے بغیر نیند نہیں آتی

اس نے طیش کے عالم میں سامنے گلاس وال پر ہاتھ دے مارا جس سے وہ پوری ٹوٹ کر بکھر گئی

حیدر خاموشی سے سب دیکھ رہا تھا اس نے اسے کہا بھی تھا کہ ایسا نہ کرے لیکن وہ نہیں مانا تھا یہ تو ہونا ہی تھا

وہ جانے کی تیاری کرنے لگا جب صارم اندر آیا

میر ہمیں آگے ہی دیر ہو چکی ہے جلدی کرنا ہو گا

وہ ان دونوں کو نظرانداز کرتا باہر کی جانب بڑھ گیا جب حیدر بھی صارم کو لیتا باہر نکلا

— — — — — — — — — — — — — — — —

— — — — — — — — — — — — — — — —

وہ کب کی اس کمرے میں بند تھی اسے نہیں پتہ تھا کہ اسے کن کن راستوں سے کہاں لے جایا گیا تھا اس کی آنکھوں پر پٹی باندھی گئی تھی لیکن اس سارے وقت میں اس کے ساتھ عاشر کا ایک خاص آدمی جس کا نام جنید تھا وہ رہا

ابھی تک اسے کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچایا گیا تھا اس کمرے میں کوئی کھڑکی وغیرہ نہیں تھی وہ کب سے گھٹنوں پر سر رکھے بیٹھی تھی جب کوئی اندر داخل ہوا اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہی عاشر کا ملازم تھا

حورم اپنی جگہ سے اٹھی

انکل پلیز دیکھیں مجھے یہاں نہیں رہنا مجھے میرے بہرام کے پاس لے چلیں

وہ ان کے قریب آتی بولی

وہ تھوڑا بہت اسے بتا چکے تھے

PDF LIBRARY 0333-7412793

بیٹا میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا کہ آپ کو حوصلے سے کام لینا ہو گا آپ کو کچھ نہیں ہو گا

وہ اسے سمجھاتے بولے

لیکن مجھے کیوں لایا گیا ہے یہاں

وہ بمشکل آنسوؤں کو اندر اتارتے بولی اس کے سوال پر انہوں نے اس کی طرف دیکھا

یہ بہت لمبی کہانی ہے بیٹا ابھی اس وقت آپ جہاں پر ہے وہ ایک انڈر گراؤنڈ جگہ ہے یہ ڈرگز سمگلنگ کا مین اڈہ ہے یہ سب کچھ عبدالرحمن پاشا نے کھڑا کیا تھا بہت سالوں کی اس کی محنت تھی اس نے یہاں تک پہنچنے کے لیے بہت سال ضائع کیے کوئی اس کے خلاف ثبوت نہیں ڈھونڈ سکا لیکن پھر ایک دن کرنل فراز نے اس مشن کو اپنے ذمے لیے وہ بہت حد تک کامیاب ہو چکے تھے جب عبدالرحمن پاشا نے عاشر چوہدری کے کہنے پر ایک پلین کے ذریعے کرنل فراز اور ان کی اہلیہ کو مروا دیا اور ان کو مارنے والا اب کا موجودہ پاشا آپ کا کزن عاشر چوہدری ہے

حورم نے حیرانگی سے دیکھا آنکھوں میں بے یقینی واضح تھی

لیکن پھر آپ؟

وہ الجھن میں تھی

میں شاہ صاحب کا تھا تو ملازم لیکن انہوں نے کبھی سمجھا نہیں تھا چھوٹے شاہ کو تو میں نے خود بڑا کیا ہے یہاں تک آنے کے لیے مجھے بہت سال لگے ہیں شاہ صاحب کی وفات کے بعد میں نے پاشا کے ہاں کام کرنا شروع کیا لیکن عاشر نے عبدالرحمن پاشا کو بھی مار کر آج خود اس کی جگہ پر ہے اس جگہ پر پہنچنے کے لیے بہت سے سالوں کا انتظار کیا ہے اس جگہ کا مجھے بھی نہیں پتہ لیکن چھوٹے شاہ نے کہا تھا کہ بس آپ کو یہاں تک لانا ہے

وہ اسے بتا رہے تھے جب دروازہ کھٹکا وہ باہر گئے تو ایک پہرے دار تھا جو اسے کہہ رہا تھا کہ پاشا نے اسے بلوایا ہے

وہ واپس آئے

بیٹا جب تک میں آپ کے ساتھ ہوں آپ کو کوئی ہاتھ بھی نہیں لگا سکتا چھوٹے شاہ یہاں آتے ہی ہوں گے آپ فکر نہ کریں

وہ اسے سمجھاتے بولے

لیکن بہرام کو کیسے پتہ چلے گا کہ میں یہاں ہوں اس جگہ پر

یہ انہیں ہی پتہ ہے میں کچھ نہیں کہہ سکتا

وہ اسے تسلی دے کر باہر نکلے اس کمرے کے باہر ایک چھوٹی سی راہداری تھی اور اس کے آخر پر پہرے دار وہاں سے نکلتے مختلف قسم کے کمرے تھے جہاں پر ڈرگز اور اسلحہ بھاری مقدار میں تھا اور کچھ کمرے میں بچیاں اور لڑکیاں بھی تھیں جن کی اسمگلنگ کی جاتی تھی وہ چلتے ہوئے

بائیں طرف مڑے اور ایک بڑے سے کمرے میں داخل ہو گئے جہاں عاشر تھا

وہ سارا نقشہ یاد کر چکے تھے وہ اندر داخل ہوئے تو عاشر عبدالرحمن پاشا کی تصویر کے سامنے کھڑا تھا

پاشا صاحب آپ نے یاد کیا

آواز پر وہ مڑا

کیا صورتحال ہے جنید

وہ اب اپنی کرسی پر بیٹھ گیا

صاحب حورم بی بی کمرے میں ہی ہے جبکہ دوسری لڑکی کو انجیکشن دے دیا گیا ہے

وہ سر جھکاتے بولے

ہمممم.....لیکن جانتے ہو گے کہ اس جگہ پر میں کسی کو نہیں لاتا تم آئے ہو تو مطلب تم پر اعتماد ہے ویسے بھی کافی عرصہ ہو گیا ہے تمہیں کام کرتے اور صبح لڑکیوں کی سب سے بڑی ڈیل کی تیاری کرو

وہ سگار سلگاتے بولا

جی صاحب

اس کی بات پر اس نے سر ہلا دیا

— — — — — — — — — — — — —

www.classicurdumaterial.com

اس کے ہاتھ تیزی سے حرکت کر رہے تھے ہاتھ پر بینڈیج کی جا چکی تھی جو کہ کانچ کی وجہ سے زخمی ہو گیا تھا اس کے سامنے مختلف ڈیوائسز کھلی پڑی تھیں کہ اس نے سامنے پڑے ڈیوائس پر کنٹرول آفس کال ملائی

میں ابھی ایک فریکوئینسی بھیجوں گا اور اس کی ایک ایک لمحے کی اپڈیٹس چاہیے مجھے

اب وہ فون دیکھ رہا تھا

اوکے سر

دوسری طرف سے آواز آئی کہ تب ہی صارم اندر آیا

میر سب کچھ تیار ہے پوری ٹیم باہر ہے

اس نے اندر آتے کہا

حیدر کہاں ہے

وہ مصروف انداز میں بولا

وہ ارحم بھائی کے ساتھ ہی ہے

بہرام اپنی جگہ سے اٹھا اور سائیڈ سے پسٹل پکڑی اور بلیک جیکٹ پہنی

صارم مجھے آج کوئی کوتاہی نہیں چاہیے ورنہ میں بھول جاؤں گا کہ تم میری ٹیم میں ہو

وہ اسے وارن کرتے بولا

اوکے سر

اس نے سر ہلایا تو وہ بھی باہر کی جانب بڑھ گیا باہر آیا تو ٹیم ریڈی تھی جب اسے سامنے سے ارحم اور حیدر آتے دکھائی دیے

بہرام شاہ تفصیل دینا پسند کریں گے آپ؟

ارحم اس کے قریب آتے بولا

بھائی ابھی وقت بہت کم ہے بعد میں

اسے ابھی وہاں پہنچنے کی جلدی تھی

تم سے آکر پوچھوں گا لیکن میرے سے کسی چیز کی توقع مت رکھنا یہ تمہارا اپنا کھیلا گیا کھیل ہے

ارحم سر جھٹکے آگے بڑھ گیا جبکہ اسے پتہ تھا کہ اشارہ کس طرف ہے

کچھ دیر میں وہ روانہ ہو چکے تھے

— — — — — — —

حورم ان کے جانے کے بعد ویسے ہی بیٹھی تھی جب اسے اپنے کمرے کے باہر کسی کھٹکے کی آواز سنائی دی تھوڑی دیر بعد کوئی اندر آیا اس نے دیکھا کے وہ وہی پہرے دار تھا

اس کا دل گھبرا رہا تھا وہ اس کی طرف بڑھ رہا تھا اس سے پہلے کہ وہ اس تک پہنچتا کہ کسی

نے اس کی گردن پر پیچھے سے وار کیا وہ گردن پر ہاتھ رکھ کر ایک طرف لڑھک گیا حورم نے دیکھا تو وہاں سارہ تھی سارہ کو جنید نے انجیکشن نہیں لگایا تھا بلکہ اسے کچھ بے ہوشی کی سوئیاں دے دیں تھیں جو اس نے ابھی اس پہرے دار کو لگائی اور راستے میں بھی کئی گارڈز کو نشانہ بنایا

سارہ تم ٹھیک ہو نا

حورم لپک کر اس کی طرف بڑھی

حورم میں ٹھیک ہوں اور تم رو رہی تھی

وہ اس کی نیلی آنکھوں میں دیکھتی بولی

سارہ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے مجھے بہرام کے پاس جانا ہے پلیز سارہ میں......میں یہاں نہیں رہ سکتی

وہ اس کے گلے لگتی بری طرح رونے لگی اور سارہ ششدر کھڑی رہ گئی اس نے بمشکل اسے سنبھالا تھا

حورم تمہیں کمزور نہیں ہونا

اس نے اسے بیڈ پر بٹھایا

سارہ تم نہیں جانتی نا مجھے کتنی ضرورت ہے ان کی بس مجھے ان کے پاس لے چلو

www.classicurdumaterial.com

سارہ نے اسے اپنے ساتھ لگا کر تسلی دی اب وہ اسے کیا بتاتی ابھی تو نہ جانے اسے کیا کیا پتہ چلنا تھا ابھی تو حورم کو اس کے بارے میں پتہ چلنا تھا

سارہ اس وقت خود کو بے بس محسوس کر رہی تھی اتنے سالوں کی اس کی دوستی تھی نہ جانے بعد میں وہ اسے دیکھنا بھی پسند کرے گی یا نہیں لیکن وہ کر بھی کیا سکتی تھی اس نے آج تک جو بھی کیا تھا بہرام کے کہنے پر کیا تھا اسے اپنی اور بہرام کی ملاقات یاد آئی

مس سارہ اب آپ کی اصل صلاحیتوں کو جانچنے کا وقت آ گیا ہے اور ایک بات یاد رکھیے گا حورم کو وہاں کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچنا چاہیے اور آپ کی بھی پانچ سال کی محنت کا اب پتہ چل جائے گا

وہ سنجیدگی سے بولا تھا

یس سر اور امید ہے کہ آپ کو ناکامی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا میں اپنی جان بھی دینے کو تیار ہوں گی لیکن حورم کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا

وہ لوگ سینڈ کی ہوئی جگہ پر پہنچ چکے تھے وہ کوئی قبرستان تھا جہاں لی لوکیشن دی گئی لیکن وہاں چاروں طرف قبروں کے علاوہ کچھ نا تھا

بہرام لوکیشن یہی تھی کیا

ارحم چاروں طرف دیکھتے بولا

جی بھائی یہی تھی

وہ پرسوچ نظروں سے آس پاس دیکھ رہا تھا کہ اچانک اسے کوئی خیال آیا اور وہ درمیان میں کھڑا ہو گیا

بہرام میرے خیال سے یہی راستہ ہے

ارحم بھی وہاں آتے بولا

جی

وہ بولتے ہوئے نیچے بیٹھا اور ہر قبر کو دیکھنے لگا کہ ایک قبر پر اس کی نظر پڑی وہ تھوڑی الگ تھی اور کافی اونچی بھی

میرے خیال سے یہی ہے

ارحم نے اپنے بندوں کو آواز دی انھوں نے اس سیمنٹ سے بنی قبر کو سرکایا تو نیچے سے روشنی نکلنے لگ گئی جیسے وہ کسی تہہ خانے جانے کا راستہ ہو

میں اور بہرام اندر جائیں گے اور پورے پانچ منٹ بعد تم سب آؤ گے

ارحم اپنے باقی ساتھیوں کو ہدایت دیتا بولا ارحم اور وہ سب آرمی یونیفارم میں تھے جبکہ بہرام بلیک جینز اور جیکٹ میں تھا

وہ نیچے کی طرف بڑھے کچھ سیڑھیاں اترے تو انہیں آگے کسی کے ہونے کا گمان ہوا بہرام

نے چھوٹا چاقو نکالا اور آگے بڑھ کر اس کے پلٹنے سے پہلے ہی اس کے منہ پر اپنا بھاری ہاتھ رکھتے اس کو گلے کو نشانہ بنایا جبکہ ارحم نے اس کے ساتھی کو سائلنسر پسٹل سے اس کا کام تمام کیا

وہ صورتحال کا جائزہ لینے لگے بہت سے کمرے تھے اور پہرے دار بھی کھڑے تھے

پانچ منٹ بعد ان کی ٹیم بھی آچکی تھی وہ خاموشی سے نیچے اترے اور آگے بڑھے

زیادہ تر تو شام کا وقت ہونے کے باعث نشے میں دھت تھے اسی لیے شاید انہیں قابو کرنا زیادہ مشکل نہ تھا انہیں بس اس جگہ پہنچنا تھا اور آج وہ پہنچ چکے تھے اور نہ جانے کل کتنی زندگیاں برباد ہونے سے بچنے والیں تھیں

بہرام چاروں طرف دیکھ رہا تھا جب اسے سامنے سے جنید نکلتا دکھائی دیا اس کے اشارے پر اس نے سر ہلایا اور سامنے سے گارڈ کو ہٹایا

نہ جانے کسی کا دھیان دیوار کے اس پار کیسے گیا اس سے پہلے کے وہ انہیں نشانہ بناتا جنید نے سرعت سے پسٹل نکال کر چلادی جس سے باقی بھی الرٹ ہو گئے

وہ چاروں طرف پھیل چکے تھے انہیں کنٹرول کرنا زیادہ مشکل نا تھا کیونکہ جنید زیادہ کام پہلے ہی سرانجام دے چکا تھا

بہرام نے اسے اشارہ کیا تو وہ سمجھتے ہوئے وہاں سے ہٹ گیا پھر وہ سب سے نظریں بچاتا عاشر کے کمرے کی جانب بڑھا وہاں باہر کھڑے گارڈ کا کام تمام کرنے کے بعد وہ کمرے

کی جانب بڑھ گیا چونکہ وہ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا اسی لیے عاشر کو پتہ نہ چل سکا اور کمرے کو بند کر دیا

پاشا صاحب آپ کا باہر جانا خطرناک ہے بہت بڑا مسئلہ ہو چکا ہے
اس نے ڈرتے کہا تا کہ اسے شک نہ ہو سکے

لیکن ہوا کیا ہے

وہ جو کل کی ڈیل کے متعلق سوچ رہا تھا وہ چونکا

صاحب یہاں حملہ ہو چکا ہے اور آپ کا باہر نکلنا ٹھیک نہیں فوج پہنچ چکی ہے یہاں
اس نے پسینہ صاف کرتے کہا

یہ جس کا کام بھی ہوا نا میں اسے چھوڑوں گا نہیں جنید

وہ غصے سے چلایا جب دروازہ بھی زور زور سے بجنے لگا

صاحب مجھے آپ کی جان اپنی جان سے زیادہ عزیز ہے آپ یہاں سے ابھی نکلنے کی تیاری کریں میں سنبھال لوں گا یہاں

اس نے جلدی سے کہا عاشر حقیقتاً پریشان ہو چکا تھا اس جگہ پر پہنچنا ناممکنات میں سے تھا اگر یہاں سے ابھی نکلنا تھا تو زیادہ سوچنے کا وقت نہیں تھا اس نے جلدی سے سائیڈ والی دیوار سے ایک بڑی تصویر ہٹائی اور ایک بٹن دبایا جس سے وہ کھلتی چلی گئی یہ اس نے ایمرجنسی کے لیے

ہی ایک سرنگ بنوائی ہوئی تھی جس کے آخر پر اس نے یہاں سے فرار ہونے کے لیے گاڑی کا انتظام بھی کروایا ہوا تھا

میں جا تو رہا ہوں لیکن واپس ضرور آؤں گا

وہ کہتے اس میں غائب ہو گیا جبکہ دروازہ بھی اب ٹوٹ چکا تھا جب بہرام اندر آیا

جنید نے اسے اشارہ کر دیا جب اس نے سر ہلایا

عاشر چوہدری کہاں ہے

ارحم اندر آتے بولا

وہ بھاگ گیا ہے

بہرام کی آواز پر وہ چونکا

کیا مطلب بھاگ گیا ہے ہمیں اسے ہر حال میں پکڑنا تھا بہرام وہ کیسے بھاگ سکتا ہے

ارحم غصے سے چلایا باہر سے وہ سب کو ٹھکانے لگا کر آئے تھے جو زخمی تھے انہیں گرفتار کر لیا گیا تھا پولیس بھی آ چکی تھی

بھائی وہ پکڑا جائے گا فکر مت کریں آپ یہاں سے باقی لڑکیوں کو نکالیں میں حورم کو لے کر آیا

وہ پسٹل کو پینٹ میں اڑستا جنید کو لیے باہر نکلا جہاں لاشیں پڑیں ہوئیں تھیں اور مختلف کمروں سے لڑکیوں کو نکالا جا رہا تھا جبکہ باقی کمروں میں اسلحہ اور ڈرگز تھا

حورم کو کسی نے کچھ کہا تو نہیں

اس نے چلتے ہوئے پوچھا

چھوٹے شاہ میرے ہوتے ہوئے بھلا انہیں کوئی کچھ کہہ سکتا ہے اور ویسے بھی سارہ بیبی کو میں نے ان کے پاس بھیج دیا ہوا تھا

اس کی بات پر اس نے سر ہلایا وہ پریشان تھا تو فرزام کے رد عمل سے وہ جنید کے بتائے گئے راستے سے ہوتے کمرے کے سامنے راہداری میں پہنچ چکا تھا

حورم کب سے سارہ سے لگی رو رہی تھی کب انہیں باہر سے گولی چلنے کی آواز آئی اور پھر گولیوں کی آواز آتی گئی اس نے سر اٹھا کر سارہ کو دیکھا

میں دیکھتی ہوں

سارہ نے اٹھنا چاہا لیکن حورم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

نہیں سارہ تم کہیں نہیں جاؤ گی تم یہیں رہو گی

وہ اسے بٹھاتی بولی اس کی اپنی طبیعت بھی بگڑ رہی تھی

لیکن میں دیکھوں تو سہی

سارہ کو پتہ لگ چکا تھا کہ آرمی اور پولیس پہنچ چکی ہے وہ باہر جانا چاہتی تھی لیکن حورم اسے نہیں بھیجنا چاہتی تھی وہ اس کے پاس ہی بیٹھ گئی جب کافی دیر بعد شور تھما تھا اور خاموشی تھی

حورم ایک منٹ میں دیکھوں تو سہی کچھ نہیں ہوتا

اس نے کہتے اپنا ہاتھ چھڑایا اور اٹھ کھڑی ہوئی جب دروازہ کھلا

حورم نے دیکھا تو بے یقینی سے دیکھتی چلی گئی سارہ بہرام کے اشارے پر وہاں سے ہٹ گئی

وہ چلتا ہوا اس کے سامنے آیا جو اب بھی حیران تھی

بہرام

وہ کہتے ہی اس کے گلے لگ گئی

آپ کہاں تھے بہرام مجھے ڈر لگنے لگا تھا

وہ اس کے سینے سے لگے روتے بولی

اس نے نرمی سے اسے الگ کیا

میں یہیں تھا حورم

اس نے اس کے آنسو صاف کیے

لیکن وہ وہ تو کہہ رہے تھے کہ

حورم نے پوچھنا چاہا کہ کیا وہ سچ تھا لیکن وہ پہلے ہی اسے روک چکا

ابھی یہاں سے جانا ہے پھر تمہارے سوالوں کا جواب دوں گا

وہ اس کے ماتھے پر لب رکھتا بولا

یہ یہ آپ کے ہاتھ کو کیا ہوا

وہ اس کا ہاتھ پکڑتے بولی

کچھ نہیں بس ہلکا سا کٹ ہے

اور اسے ساتھ لیے باہر نکلا جہاں سارہ پہلے ہی کھڑی تھی اس نے سب سے پہلے سارہ کے ساتھ حورم کو باہر نکالا

اور پھر واپس آ کر جنید کے پاس آیا

کسی نے حورم کو ہاتھ لگانے کی بھی کوشش کی ہے؟

اس نے سنجیدگی سے جنید سے پوچھا

چھوٹے شاہ ایک تھا جسے سارہ بیبی نے بیہوش کر دیا تھا

اس کے کہنے پر اس نے سر ہلایا

وہ پولیس کے حوالے نہیں ہونا چاہیے مجھے میرے فارم ہاؤس پر چاہیے

وہ کہتا نکل گیا ارحم اپنی ٹیم کے ساتھ باہر ہی تھا ان کا کام ختم.ہو چکا تھا اب پولیس نے اپنا کام کرنا تھا

— — — — — — — — — — — — —

وہ واپس آ چکے تھے شام کا وقت ہو رہا تھا بہرام کو کچھ کام تھا وہ اندر کی طرف بڑھ رہا تھا جب ارحم اسے اپنی طرف آتا نظر آیا

بہرام اگر عاشر نے بھاگنا ہی تھا تو تمہیں حورم کو بھیجنے کی کیا ضرورت تھی؟

وہ اس کے قریب آتا بولا

بھائی آپ کو بھی لگتا ہے کہ میں نے عاشر کو پکڑنے کے لیے حورم کو استعمال کیا

وہ بے یقینی سے دیکھنے لگا

جیسے کی صورتحال ہے یہی سمجھ لگتی ہے

ارحم نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے

اگر مجھے اس سے بدلہ لینا ہوتا نا تو آج وہ زندہ نا ہوتا کب کا مار چکا ہوتا اسے اور اگر آج ہم وہاں نا پہنچتے تو نہ جانے کتنی لڑکیوں کی سمگلنگ کی جاتی اسی لیے جلد از جلد مجھے یہ قدم اٹھانا پڑا اور اگر نا اٹھاتا تو یہ زیادہ لمبا ہو سکتا تھا

وہ تفصیلاً بتانے لگا

اور عاشر کو کیوں نہیں پکڑا

وہ جانتا تھا کہ اس نے ہی عاشر کو بھاگنے کا وقت دیا تھا

اگر آج وہ پکڑا جاتا تو یہ آرمی کیس ہوتا اور میں اسے کچھ نہیں کہہ سکتا تھا وہ شروع سے ہی جانتا تھا کہ میں کون ہوں اور یہ بھی کہ میں اسے ٹریپ کر رہا ہوں اور جب حورم وہاں پہنچی تو کو سب ہی سمجھا چکا تھا عاشر کو تو یہی لگا تھا کہ میں اس تک نہیں پہنچ سکتا لیکن اب میں اسے ڈھونڈو گا لیکن پہلے اپنے حساب کتاب برابر کروں گا اور پھر ہی آپ کے پاس آئے گا وہ

اس نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لیں

لیکن حورم کے ذریعے لوکیشن کیسے پتہ چلی

ارحم نے پھر پوچھا

اس کو ایتھنز جانے سے پہلے جو نیکلس دیا تھا اس میں ٹریکر ہے جس وجہ سے لوکیشن کا پتہ چل گیا

بہرام تم اپنے مشن میں تو کامیاب رہ چکے ہو لیکن شاید تمہیں فرض کی راہ میں کچھ کھونا بھی پڑے اسی لیے حوصلہ رکھنا

ارحم نے سنجیدگی سے کہا تو اس کا دل دھڑکا

کیا مطلب

اس نے حیرانگی سے پوچھا

مطلب یہ کہ فرزام آ رہا ہے

ارحم کے کہنے پر اس نے آنکھیں بند کر لیں مطلب کہ اب امتحان شروع ہونے والا تھا

— — — — — — —

وہ آبش کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی اس کو اپنی طبیعت کافی بوجھل محسوس ہو رہی تھی اس نے ایک گلاس پانی پیا تھوڑی دیر بعد ارحم اور بہرام کمرے میں داخل ہوئے

کیسی طبیعت ہے حورم

ارحم نے اس سے پوچھا

کیا ہوا ہے طبیعت کو

بہرام نے اچنبھے سے حورم سے پوچھا

کچھ نہیں بس ویسے ہی چکر آ رہے تھے شاید کچھ کھایا نہیں تھا

اس نے نرمی سے جواب دیا جبکہ وہ اسے دیکھتا رہ گیا جب فرزام دروازہ ناک کر کے اندر داخل ہوا اس کی لال ہوتی آنکھیں اس کے ضبط کی چغلی کھا رہی تھیں وہ سب کو نظرانداز کرتا حورم کی طرف بڑھا جو کہ اسے دیکھتے بیڈ سے اٹھ گئی

چلو حورم ہمیں گھر جانا ہے

وہ سیدھا اس کے پاس آیا ارحم آلبش کو ساتھ لیے باہر نکل گیا

لیکن کیوں بھائی

وہ آنکھوں میں حیرانی سموئے اس سے پوچھنے لگی

فرزام بیٹھ کر بات ہو سکتی ہے

بہرام نے اس سے کہا

اچھا میر بہرام علی شاہ اب بھی کچھ بچا ہے بات کرنے کے لیے

وہ اس کی طرف دیکھتے بولا

اور میری بہن تمہارے ساتھ نہیں رہے گی یہ میں پہلے ہی تمہیں کہہ چکا ہوں

فرزام کے کہنے پر حورم کا سانس اٹکا

بھائی یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں

وہ آہستہ بولی

حورم آج میں کچھ نہیں سننے والا میں ہرگز یہ برداشت نہیں کروں گا کہ تم اس انسان کے ساتھ رہو جو تمہاری قدر نہیں جانتا جو تمہاری حفاظت کرنا نہیں جانتا

وہ اسے کندھوں سے تھامتے بولا

لیکن بھائی

اسے اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا

میں نہیں جا سکتی آپ کیا کہہ رہے ہیں

وہ اپنا آپ چھڑاتی چلائی

بہرام نے اپنا رخ گلاس وال کی جانب کر لیا وہ جانتا تھا کہ آج فرزام کسی حال میں نہیں مانے گا اور یہاں وہ ہار چکا تھا

حورم اگر تم اس انسان کے ساتھ رہنا چاہتی تو تمہارا بھائی مر گیا تمہارے لیے تمہیں فیصلہ کرنا ہو گا

وہ بھی ویسے ہی بولا تھا

حورم کو اپنا سر گھومتا محسوس ہوا تھا ایک طرف بھائی تو دوسری طرف وہ تھا اسے فیصلہ کرنا تھا

ٹھیک ہے بھائی آج تک ایسا ہوا ہے کہ آپ کی کوئی بات ٹالی ہو

وہ تو شروع سے ہی خاموش رہتی آئی تھی تو اب کیسے وہ اپنے بھائی کے خلاف جا سکتی تھی نا اس نے تب کچھ کہا جب رشتہ جڑ رہا تھا اور نہ آج ہی اس نے کہا اور فرزام شاید اپنی بہن کی محبت میں اتنا آگے چلا گیا تھا کہ اس کی آنکھوں کو ہی نہیں پڑھ پا رہا تھا

وہ جس نے شروع سے ہی اسے پھولوں کی طرح رکھا اب کیسے برداشت کر لیتا کہ اسے ذرا سی بھی تکلیف پہنچے شاید اس سب کے بعد ملنے والی تکلیف زیادہ تکلیف دہ ہو

بہرام نے آنکھوں کو زور سے میچ لیا یہ تو کوئی اس سے بھی پوچھتا کہ حورم کا اس سے الگ ہونا اس کو کس اذیت سے گزارے گا

میں جانتا تھا کہ

فرزام کہہ رہا تھا جب حورم کو چکر آیا اس سے پہلے کہ وہ گرتی فرزام نے اسے تھام لیا

حورم..... حورم....

آواز پر بہرام پلٹا لیکن حورم کی حالت دیکھتے وہ اس کی طرف بڑھا

آپ کے احسان کی ضرورت نہیں بہرام شاہ اس کا بھائی ہے اس کے لیے

وہ وہیں رک گیا اور فرزام حورم کے بیہوش وجود کو اٹھائے باہر کی طرف بڑھ گیا

فرزام حورم کو ایمرجنسی میں ہاسپٹل لایا تھا آبش بھی اس کے ساتھ ہی تھی وہ کب سے باہر کھڑا ڈاکٹر کے آنے کا انتظار کر رہا تھا اس کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی اس کے پاس صرف اس کی بہن ہی تو تھی اس نے آبش سے کوئی بات نہیں کی تھی ابھی تک

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر باہر آئی

ڈاکٹر میری بہن اب کیسی ہے وہ ٹھیک تو ہے نا؟

وہ فوراً بولا

She is pregnant Mr.Chaudhary

لیکن آپ کو ان کا خاص خیال رکھنا آپ میرے ساتھ چلیے

اس نے پیشہ ورانہ انداز میں کہا

جی ٹھیک ہے

فرزام نے ہلکی سی آواز میں کہہ کر ڈاکٹر کے کیبن کی طرف بڑھ گیا

آبش پاس پڑے بنچ پر بیٹھ گئی

نہ جانے اب آگے کیا ہونے والا تھا وہ اپنے بھائی کی محبت سے بھی واقف تھی اور اب فرزام کی ضد

اور اس سب میں حورم...........

اس نے اپنے ہاتھ میں موجود فون کو دیکھا جہاں بہرام کی کال آ رہی تھی اس نے گہرا سانس لے کر کال اٹینڈ کی

ہیلو آبش حورم کیسی ہے

اس کی پریشانی سے بھری آواز آئی

ٹھیک ہے وہ

اس نے بمشکل بولا

کوئی پریشانی والی بات تو نہیں نا

اس کے کہنے پر اس نے آنکھیں بند کیں آبش کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ اس سے کیا کہے اسے خود سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اس خبر پر وہ خوش ہو یا پھر اپنی بھائی کی حالت پر پریشان

نہیں وہ ٹھیک ہے کوئی پریشانی والی بات نہیں میں اس سے ملنے جا رہی ہوں بعد میں بات کرتی ہوں

اس نے کہتے ہی فون رکھ دیا اور کمرے کی جانب بڑھ گئی

— — — — — — — — — — — — — — —

وہ ڈاکٹر کے کیبن سے نکلتا کچھ دیر کے لیے ایک سائیڈ پر بنی بالکنی میں جا کر کھڑا ہو گیا تھا آج کا دن بھی اسے دیکھنا پڑے گا یہ اس نے کبھی نہیں سوچا تھا اس کا اپنا دوست ہی ایسا کرے گا اس کے وہم و گماں میں بھی نہیں تھا

بہرام پر تو وہ اپنا سب کچھ بھی وارنے کو تیار تھا لیکن یہاں تو معاملہ ہی اس کی بہن کا تھا اس کی گڑیا کا

اس رشتے کے لیے اسی نے تو حورم کو منایا تھا اب کیسے وہ اس کا سامنا کرتا کہ اس کا انتخاب

اس کے حق میں صحیح نہیں تھا وہ کافی دیر کا وہاں پر کھڑا تھا جب کوئی اس کے برابر میں آ کر کھڑا ہوا

آبش حورم سے مل کر نکلی تو اسے راہداری کی بالکنی میں کھڑے دیکھ کر وہاں ہی آ گئی تھی

کیوں آئی ہو یہاں

فرزام سامنے دیکھتا بولا

میں نے تو ادھر ہی ہونا جہاں آپ ہوں گے

وہ ریلنگ پر ہاتھ رکھے اس کی طرف دیکھتے کہہ رہی تھی

لیکن شاید تمہارے بھائی کو اچھا نا لگے تمہارا میرے پاس ہونا

وہ اس کی طرف چہرہ موڑتے استہزائیہ لہجے میں بولا تھا جبکہ آبش کا دل کٹ کے رہ گیا اس سب میں بھلا اس کا قصور کہاں تھا جو وہ اسے ساتھ بلاوجہ سزا کا مستحق ٹھہرا رہا تھا اور تب جب وہ اس کی ہو چکی تھی جب اس کے دل کی سرزمین پر وہ براجمان ہو چکا تھا تو اب یہ بے رخی دکھا رہا تھا

میرا بھائی آپ کی طرح ہرگز نہیں جو اپنی بہن کے دل کی خواہش ہی نا جان سکے

وہ بھی تلخ ہو چکی تھی اس کی بات پر اس کا دماغ گھوما

تو تم کیا چاہتی ہو کے اسے پھر تمہارے بھائی کے حوالے کر دوں جسے پرواہ ہی نہیں اس کی جسے اپنا فرض اپنی بیوی سے زیادہ عزیز ہے.... تم کیا جانو کہ کیسے اسے رکھا ہے میں نے .....کوئی تکلیف اس تک نہیں آنے دی تھی... اب میں کیسے برداشت کر لوں... جب حورم کو پتہ چلے گا کہ اس کے شوہر نے یہ سب جان بوجھ کر کیا

وہ سختی سے کہہ رہا تھا جب حورم کے نام پر وہ خود بخود دھیما پڑ گیا وہ واقعی کیسے بتائے گا اسے

آبش کچھ دیر اسے دیکھتی رہی

فرزام یہ نا بھولیے گا کہ آپ کے پاس بہن کے علاوہ بھی ایک اور رشتہ ہے ...اسے اس سب میں نا نظرانداز کر دیجیے گا

وہ کہتی رکی نہیں وہاں سے چلی گئی تھی فرزام کچھ دیر سوچتا رہا پھر اس نے اپنے قدم حورم کے کمرے کی جانب بڑھا دیے وہ لمحہ بھر کو رکا پھر ہینڈل گھما کر اندر داخل ہوا تو دیکھا حورم آنکھیں بند کیے لیٹی ہوئی تھی کمزوری کی وجہ سے ڈرپ بھی لگی ہوئی تھی

وہ چلتا قریب آیا اور سٹول پر بیٹھ کر دیکھنے لگا اس کا پھیکا پڑتا چہرہ

اسے یاد آیا جب وہ چھوٹے ہوتے اسے کہا کرتی تھی کہ جب تک میرا بھائی میرے ساتھ ہے مجھے کوئی تکلیف نہیں دے سکتا اور اب اس کا بھائی ہی اس کی تکلیف کی وجہ بنا تھا وہ اپنے

آپ کو ہی قصوروار سمجھ رہا تھا کیونکہ حورم تو اس رشتے کے لیے کب مان رہی تھی اس نے ہی اسے منایا تھا تب اپنے دوست کی سائیڈ دی تھی اور اس سب میں حورم کا کیا ہوا

حورم کی زندگی کے دو فیصلے ہی اس کے لیے صحیح ثابت نا ہوئے تھے پہلے اس نے اپنے ماں باپ کا بھرم رکھنے کے لیے ہاں کر دی تھی تو دوسری بار اپنے بھائی کا مان رکھنے کے لیے اور کیا نتیجہ نکلا

اسے نہیں پتہ تھا کہ کب اس کی آنکھ سے آنسو نکل کر اس کا گال پر لکیر بناتا بہہ گیا اس نے جھک کر حورم کی پیشانی پر بوسہ دیا جس پر اس نے ہلکا سا کسمسا کر آنکھیں کھولیں اور فرزام کو دیکھنے لگی

بھائی آپ رو رہے ہیں

اس نے اٹھنے کی کوشش کی جب اس نے روک دیا

لیٹی رہو حورم

اس نے کہتے اپنا گال صاف کیا جبکہ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی فرزام بھی اس کے پاس بیڈ پر بیٹھ گیا

بھائی اب تو آپ کے سوا میرے پاس کوئی بھی نہیں میں آپ کو پریشان نہیں دیکھ سکتی بھائی وہ اس کے کندھے سے سر ٹکا گئی

بھائی کی جان اپنے بھائی کو معاف کر دو

فرزام کی بات پر اس نے سر اٹھایا

لیکن آپ نے کیا کیا

وہ فرزام کی طرف دیکھتی بولی

حورم میں جانتا ہوں کہ آپ اس رشتے کے لیے نہیں تھیں راضی میرے کہنے پر آپ مانیں تھیں لیکن میرا فیصلہ ہی غلط تھا

وہ اس کے پاس سے اٹھ کر سامنے کھڑکی کی طرف بڑھ گیا

بھائی اب ایسا کیا ہوا کہ آپ کو اپنے فیصلے پر پچھتاوا ہو رہا ہے

وہ پیچھے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی اسے اب تھوڑی بہت سمجھ لگ رہی تھی

میں کچھ نہیں جانتا بس اتنا پتہ ہے کہ وہ انسان تمہارے قابل نہیں ہے

وہ باہر کھڑکی کے اس پار دیکھتے بولا

بھائی اتنی جلدی کسی کے بارے میں رائے قائم نہیں کی جا سکتی ہر انسان اپنے اندر کوئی نا کوئی کہانی رکھتا ہے انہوں نے ایسا کیوں کیا اس کے پیچھے کوئی نا کوئی وجہ ہو گی

اس نے چھوٹی سی کوشش کی جو کہ رائیگاں ہی جانے والی تھی اس کی بات پر فرزام مڑا اور اس کے پاس آیا

اس کے پیچھے کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ کسی انسان کو پکڑنے کے لیے اسے تمہاری ضرورت پڑے آخر کسی کا تمہارے سے کیا تعلق آخر ....اس نے اپنے فرض کی راہ میں تمہیں استعمال کیا ہے حورم اسے تمہاری کوئی فکر نہیں چاہیے تمہیں کچھ بھی ہو بس یہ بات اپنے دماغ میں بٹھا لو کہ اس کا تمہارے سے کوئی تعلق نہیں رہے گا اب

وہ جانتا تھا کہ اس کے الفاظ اسے تکلیف دیں گے لیکن کبھی نا کبھی تو پتہ چلنا تھا فرزام کہتے اسے دیکھنے لگا پھر کچھ کہے بنا کمرے سے باہر نکل گیا

پیچھے حورم کی آنکھوں سے آنسو نکل کر اس کا چہرہ بھگو گئے

بہرام

اس نے کرب سے اسے پکارا اور اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھا

آپ نے ایک دفعہ بھی نا سوچا کہ میرا کیا ہو گا ہمارے بچے کا کیا ہو گا...میں کیسے رہوں گی آپ کے بنا

اس نے درد سے آنکھیں میچ لیں یہ خیال ہی سوہان روح کا باعث تھا کہ اسے اب اس کے بغیر رہنا ہے

مُرشِد، تھا جس کا ڈر

وہی بات ہو گئی----

مُرشِد ، میری سنو ، کہ

مجھے مات ہو گئی---

مُرشِد ، میرے تو جذبے

سارے ہی ،، بیان تھے---

مُرشِد ، اُسی کے ساتھ ،،

میرے ،، دو جہان تھے---

مُرشِد ، خوشی ملی بھی تو،،

آ کر ،،،،، پلٹ گئی -----

مُرشِد ، میرے نصیب پر ،،

سیاہی ،،، اُلٹ گئی ---

مُرشِد ، کُچھ اور بولوں اب

جرات ،،، نہیں رہی ---!!

مُرشِد ، تسلیوں کی ،،،

ضرورت ،،، نہیں رہی --!!

مُرشِد ، اب زندگی میں ،

سویرا ،، نہیں رہا ---

مُرشِد ، جو میرا تھا وہ ،

میرا ،،،، نہیں رہا --

مُرشِد ، وہ میرا -- کہتے

میری بات رُک گئی!

مُرشِد ، لکھے کے آگے ،

میری ذات ، جھک گئی!

مُرشِد ، یہ میرے سر کی ،

بلائیں ،، نہیں گئیں ------

مُرشِد ، عرش سے پار ،،

دُعائیں ،، نہیں گئیں

تھوڑی دیر بعد ایک نرس آئی جسے فرزام نے حورم کو کو نیند کا انجیکشن دینے کے لیے کہا تھا تا کہ تھوڑی دیر تک وہ ان سوچوں سے آزاد رہے

— — — — — —

آبش سے بات کرنے کے بعد اس کی پریشانی کم نہیں ہوئی تھی وہ اس وقت اپارٹمنٹ میں موجود تھا جہاں صارم حیدر اور سارہ اس کا پہلے سے ہی انتظار کر رہے تھے

وہ کمرے میں داخل ہوا تو وہ تینوں میز پر چیزیں پھیلائے کسی ڈسکشن میں مصروف تھے اسے دیکھ کر انہوں نے سیٹ سنبھالی وہ سربراہی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا

سر آپ کی پرسوں شام کرنل سعید سے میٹنگ ہے

سارہ نے اسے انفارم کیا جس پر اس نے سر ہلا دیا

یہ کچھ انفارمیشن ملی ہے وہاں سے

حیدر نے اس کے سامنے پیپرز کیے جس پر اب تک کی ڈیٹیلز اور باقی پارٹنرز کی انفارمیشن بھی تھی وہ غور سے دیکھ رہا تھا جب اس نے صارم کو مخاطب کیا

تم بتاؤ ان چپس سے کونسی انفارمیشن نکلی

صارم اس کی ٹیم کا ہیکر تھا ایسے کام وہ ہی حل کرتا

میں بہت حد تک ڈی کوڈ کرنے پر کامیاب ہو گیا ہوں بس تھوڑا سا رہتا کل تک رپورٹ حاضر ہو گی

صارم سنجیدگی سے بولا

تم لوگوں کو یہ نہیں بھولنا کہ تم سب میری ٹیم میں ہو اور ایک انڈر کوور ایجنٹ ہو تم سب..... نا کہ آرمی سے ریلیٹ ہو تم لوگوں کو اپنی شناخت چھپا کہ ہی رکھنی ہے دنیا کی نظروں میں کچھ بھی ہو لیکن تم لوگوں کی زندگی کا کیا مقصد ہے یہ ہمیشہ یاد رکھنا

www.classicurdumaterial.com

وہ اتنا کہہ کر اٹھ گیا آج وہ باقی دنوں کی نسبت سنجیدہ تھا اس کی اس ٹیم کو پانچ سال ہو گئے تھے

شروع سے بہرام اپنے بھائی اور بابا کی طرح تو آرمی میں جانا چاہتا تھا لیکن ارحم نے اس کو ایک انڈر کوور ایجنٹ بنایا تھا اس کی سپیشل ٹریننگ بھی شروع سے ہی ویسے ہی ہوئی تھی کیونکہ ارحم کا تو سب کو پتہ تھا کہ اس کا تعلق فوج سے ہے جبکہ بہرام شاہ پوری دنیا کے سامنے ایک بزنس ٹائیکون تھا

وہ اپارٹمنٹ سے سیدھا اپنے فارم ہاؤس آیا تھا اس کا دل ابھی گھر جانے کو بالکل نہیں تھا اسی لیے وہ فارم ہاؤس آ گیا خاور اس کے ساتھ ہی تھا

ہزاروں کنال پر بنا فارم ہاؤس خوبصورتی کا منہ بولتا ثبوت تھا چاروں طرف گارڈز سے گھرا ہوا تھا

وہ سیدھا اپنے کمرے میں آیا تھا یہ کمرا باقی سب کمروں سے الگ تھا جس کی ایک دیوار چھوڑ کر باقی سارا شیشے کا بنا ہوا تھا جس پر بھاری خوبصورت پردے گرے پڑے تھے شیشے کی والز سے باہر کا خوبصورت منظر واضح تھا جہاں بڑے بڑے درختوں کے درمیان راستہ بنایا گیا تھا

خاور اس کے پاس آیا

سر اس لڑکے کا کیا کرنا ہے وہ تہہ خانے میں ہے

خاور نے بتایا

اس کی خبر بھی لوں گا لیکن ابھی نہیں خاور تم بھی ابھی جا سکتے ہو اپنے کمرے میں اور مجھے کوئی ڈسٹرب نہیں کرے گا اب

اس کے کہنے پر خاور سر ہلا کر باہر نکل گیا جبکہ وہ صوفے کی جانب بڑھ گیا اور سر ہاتھوں میں گرا لیا

اس نے واقعی ہی یہ نہیں سوچا تھا کہ حالات اس نہج پر پہنچ جائیں گے کہ اسے حورم سے دوری بھی برداشت کرنی پڑے گی

وہ فرزام کو جانتا تھا کہ اب وہ اپنے فیصلے سے ہرگز پیچھے ہٹنے والا نہیں آخر دو سال اس نے اس کے ساتھ گزارے تھے اکٹھے اتنا تو وہ جانتا تھا کہ وہ رشتوں کے معاملے میں کس حد چلا جاتا تھا

ایک بار ایشفرز میں بات ان کی دوستی پر آئی تھی تو اس نے اپنی سالوں کی دوستی ختم کر دی تھی اور اب تو بات اس کی بہن کی تھی اور حورم کی اس کی زندگی میں کیا اہمیت تھی اور وہ حورم کو لے کر کتنا حساس تھا وہ انجان نا تھا اور اب اگر وہ اپنی جان بھی دے دیتا تب بھی فرزام نہیں ماننے والا تھا

اسے اپنے سے زیادہ حورم کی پریشانی تھی وہ خود ایک مضبوط مرد تھا اسے اس کی کمی جتنی محسوس ہو رہی تھی تو حورم کی کیا کیفیت ہو گی

سلگتی تلخ باتوں سے

بڑے بے درد ہاتھوں سے

لو دیکھو___مار دی تم نے

محبت ہار دی تم نے

— — — — — — —

صبح کا سورج ہر طرف طلوع ہو چکا تھا اور آج اپنے ساتھ ایک بے نام سی ادسی بھی لیکر آیا تھا جس نے ہر کسی کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا

حورم اس وقت اپنے کمرے میں تھی وہ آج صبح ہی ڈسچارج ہو کر ہو کر واپس آ چکی تھی اور اب ٹیرس پر کھڑی اپنے باغیچے کو دیکھ رہی تھی لیکن اس کی سوچوں کا محور صرف ایک شخص ہی تھا

محبت بھی کتنی عجیب ہوتی ہے نا ہمیشہ اسی سے ہوتی ہے جسے آپ کی قدر ہی نا ہو لیکن بہرام آپ پر تو میں نے اتنا بھروسہ کیا تھا آپ تو ایسا نا کرتے اتنی مشکل سے تو مجھے خوشیاں ملیں تھیں وہ بھی آپ کی وجہ سے آپ کے آنے سے میں خوش رہنے لگی تھی اور آپ نے ہی یہ خوشی چھین لی

وہ خود سے کلام کر رہی تھی جب ایک سوچ نے اس کے ذہن پر دستک دی تو اس نے فیصلہ کرتے ہوئے اپنے کمرے سے باہر نکلی اور فرزام کے کمرے کی جانب قدم بڑھائے

www.classicurdumaterial.com

— — — — — —

حورم کو اس کے کمرے میں چھوڑنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آیا تھا لیکن آبش پہلے سے ہی وہاں موجود تھی وہ ہسپتال سے سیدھا گھر واپس آئی تھی فرزام اسے نظرانداز کرتا کپڑے لے کر فریش ہونے چل دیا

شاور لے کر باہر نکلا تو آبش روم کی چیزیں سیٹ کر رہی تھی جب حورم ناک کرتے اندر داخل ہوئی

حورم آنے کی کیا ضرورت تھی میں ابھی آنے والی تھی

آبش اسے دیکھتے اس کی طرف بڑھی

بھابھی اس کی ضرورت نہیں ہے کچھ نہیں ہوتا

وہ ہلکا سا مسکراتے بولی

اب کیسی طبیعت ہے

وہ اسے لیکر صوفے کی طرف بڑھی جبکہ فرزام ڈریسنگ کے سامنے کھڑا تھا

اب ٹھیک ہوں بس بھائی سے بات کرنی تھی

وہ بیٹھتے بولی

اچھا ٹھیک ہے تم بات کرو میں ناشتے کا انتظام کرواتی ہوں
آبش اسے کہتے کمرے سے نکل گئی

سب ٹھیک تو ہے نا

فرزام اس کے پاس بیٹھتا بولا

جی بھائی سب کچھ ٹھیک ہے بس ایک بات کرنی تھی
اسے سمجھ نہیں لگ رہی تھی کہ وہ کہے یا نا کہے

کیا ہوا ہے حورم

فرزام کو تشویش لاحق ہوئی

بھائی میں ایک دفعہ.....بہرام سے ملنا چاہتی ہوں
اس نے نظریں چراتے کہا

حورم

فرزام نے کچھ کہنا چاہا جب حورم نے اس کا ہاتھ پکڑا

بھائی بس ایک بار ایک آخری بار پلیز آپ سے وعدہ رہا کہ آئندہ کبھی نہیں ملوں گی
اس نے التجائیہ نظروں سے فرزام کو دیکھا

فرزام نے اس کے ہاتھ پر دوسرا ہاتھ رکھا

ٹھیک ہے لیکن آخری دفعہ میں اس سے ملنے کی اجازت دے رہا ہوں اور اسے بھی کہہ دینا کہ وہ بھی اب کوئی امید نا رکھے

فرزام کہتا اٹھ کر باہر نکل گیا اس سے حورم کی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی لیکن وہ خود اپنی بہن کو سنبھال لے گا لیکن یہ یقین کتنا پختہ ہونا تھا یہ وقت ہی بتانے والا تھا

بہرام آپ کو میرے سوالوں کے جواب دینے ہوں گے کہ کیوں کیا آپ نے ایسا ابھی تو آپ کو آپ کے باپ بننے کی خوشی بھی دینی ہے لیکن آپ کو شاید اس سے بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا

حورم خود سے بولتی تلخی سے مسکرا دی

کبھی اجنبی

کبھی جان جان

کبھی دوریاں

کبھی پاس پاس

کبھی دُشمنِ جاں

کبھی یاریاں

کبھی چاہتیں

کبھی بے رُخی

www.classicurdumaterial.com

کبھی یوں ملا

کہ ہے زندگی

ہوا یوں جدا

لگے موت سی

یوں نہ چھوڑ جا

زرا پاس آ

میری ڈھڑکنوں کو

تو بھی سُن زرا

دلِ گمشدہ

زرا باز آ

اچھا بات سُن

تو سنبھل زرا

کہ محبتوں میں

کہاں فیض ہیں

جنہیں عشق ہوا

وہی قید ہیں

— — — — — — — — — — — — — — —

صبح ہو چکی تھی لیکن اس کی رات تو آنکھوں میں کٹی تھی اس کے خیالوں میں خوابوں میں صرف ایک ہی وجود بسا تھا ابھی تو صرف ایک رات اس کے بغیر گزری تھی ابھی نا جانے کتنی راتیں اور گزارنی تھیں

اسے اس کی کمی کا احساس شدت سے ہو رہا تھا اس وقت ابھی وہ اپنے بیڈ پر لیٹا اس کے ہی خیالوں میں کھویا ہوا تھا رات کو وہ ٹھیک سے سو بھی نا سکا تھا اور اب بھی نا جانے کب تک یونہی پڑا رہتا کہ اس کے موبائل کی رنگ ٹون کی آواز اس کے کانوں میں گونجی

اس نے ہاتھ بڑھا کر فون اٹھایا جس پر Devil Calling لکھا ہوا تھا اس نے یس کیا

ہیلو میرا ڈیول کیسا ہے

اس نے مدھم آواز میں آنکھیں بند کیے کہا

چلو آپ سیڈ ہیں

ارحام نے شاید اس کی آواز سے پہچان لیا تھا

ہنہہ.... نہیں یار بس ویسے ہی سویا تھا

وہ اٹھتے بولا وہ جانتا تھا کہ ارحام اسے لے کر کتنا ٹچی ہے اور اس سے کتنا پیار کرتا ہے

www.classicurdumaterial.com

ویسے میں توآپ سے ناراض تھا لیکن ادھر توآپ پہلے ہی سیڈ ہیں اب آپ مجھے منائیں گے بھی نہیں

اس نے افسوس سے کہا

یار اب تم تو مجھ سے بات کر رہے ہو تو اب کیسی ناراضگی ہوئی

بہرام نے مزے سے بولا

میں ناراض ہوں ابھی بھی اتنے دن ہو گئے اور آپ ملنے بھی نہیں آئے اور اب ہم کراچی آئیں ہیں توآپ ادھر بھی نہیں.... میں آپ کو مس کر رہا ہوں وہ بھی زیادہ والا

اچھا میرے چھوٹے شیطان ٹھیک ہیں شام تک آ جاؤں گا اب خوش

جی خوش وہ بھی زیادہ والا

اس کی بات پر بہرام کی ہنسی گونجی

بہت ہی شیطان ہو یار

تھوڑی دیر اور اس نے ارحام سے بات کی تھی اور پھر فون رکھ دیا

وارڈروب سے ٹراؤزر شرٹ نکالا اور فریش ہونے چل دیا

شاور لینے کے بعد باہر نکلا جہاں خاور اس کا ہی انتظار کر رہا تھا

— — — — — — — —

فرزام سے بات کرنے کے بعد وہ ناشتہ کرنے ڈائننگ ٹیبل پر آئی اور فرزام اور آبش کے ساتھ مل کر ناشتہ کیا

حورم میں نے خان بابا کو کہا ہے وہ آپ کے ساتھ جائیں گے

فرزام ناشتہ کرنے کے بعد بولا

جی بھائی

تھوڑی دیر تک فرزام آفس جا چکا تھا جبکہ حورم اور آبش باہر لان میں آ گئیں جب ارحہ کی کال آئی تھی وہ کراچی آ چکی تھی

بھابھی ارحم بھائی اور میرا گولو کیسا ہے

آبش نے مسکراتے پوچھا

ٹھیک ہیں دونوں اور ارحام تو سکون سے بیٹھ ہی نہیں رہا کہ بس چاچو کے پاس جانا ہے اسے

فون سے ارحہ کی آواز آئی جبکہ اس کے ذکر پر اس کے دل کی دھڑکن بڑھی تھی

کیوں بہرام گھر پر نہیں

آبش نے حیرانگی سے پوچھا تھا جبکہ حورم بھی جواب سننے کی منتظر تھی

نہیں.....گھر پر نہیں ہے فارم ہاؤس ہے کل کا....

اور تم سناؤ حورم کیسی ہے اب....میں کسی دن چکر لگاؤں گی ویسے

جی ضرور آئیے گا اور حورم بھی ٹھیک ہے اب....آپ بات کر لیجیے

آبش نے فون حورم کی طرف بڑھایا

— — — — — — — —

دوپہر کا وقت ہو رہا تھا بہرام نے ناشتہ کرنے کے بعد فارم ہاؤس کا چکر لگایا
صبح کی نسبت موسم اب ذرا ٹھنڈا تھا جس وجہ سے اس نے اپنی کالی چادر کندھوں کے گرد اوڑھی ہوئی تھی وہ یہاں آتا جاتا رہتا تھا اس کے بعد وہ پچھلی سائیڈ پر آ گیا

یہ جگہ اس کی پسندیدہ جگہ تھی جہاں پر ایک مصنوعی جھیل کی طرح کا سوئمنگ پول بنا ہوا تھا اور آس پاس درخت تھے جس نے اس جگہ پر سایہ کیا ہوا تھا آس پاس ہلکی ہلکی نرم ہری گھاس چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی

وہ چلتا ہوا ایک درخت کے پاس آیا اور اس سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا ٹھنڈی ہوا سے اس کے بال ماتھے پر آ گئے کہ تبھی کوئی خوشگوار یاد نے ذہن کے دریچوں پر دستک دی تھی

اپنے ٹرپ پر جانے جانے سے ایک رات پہلے وہ حورم کو فارم ہاؤس لایا تھا اور اس کے ساتھ یہ رات ان حسین راتوں میں سے ایک رات تھی ویسے تو حورم کے ساتھ گزارا ہر پل اس کے حسین لمحات تھے

جب وہ بیڈ پر لیٹا ہوا تھا اور حورم نے اس کے سینے پر سر رکھا ہوا تھا جبکہ بہرام کے بازؤوں کا حصار اس کے گرد تھا حورم اس کے سینے پر اپنی انگلی کی مدد سے نقش و نگار بنانے میں مصروف تھی جب بہرام کی آواز اسے سنائی دی

میری جان کیا سوچ رہی ہے

اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا جب بہرام نے جھک کر اس کے ماتھے کو چوما جس پر حورم کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی

میں سوچ رہی تھی کہ میں آپ سے جب پہلی بار ملی تھی نا آفس میں....وہ ملاقات بڑی عجیب تھی

حورم اس کی آنکھوں میں دیکھے جیسے وہ لمحے پھر سے جی رہی تھی

اچھا.....کیا عجیب لگا میری کوئین کو

وہ اسے مزید نزدیک کرتے بولا

آپ کی......آنکھوں میں دیکھنا عجیب لگا تھا جیسے میں کھنچی جا رہی تھی آپ کی طرف....مجھے خود نہیں تب سمجھ لگا تھا بس آپ کی آنکھیں میری آنکھوں سے ٹکرائیں تھیں تب اور پھر میں اپنے دل کو قابو نا رکھ سکی تھی....میں اسے روکنا چاہتی تھی آپ کی طرف بڑھنے سے لیکن نہیں ہو سکا تھا...مجھے ڈر لگتا تھا

وہ کسی ٹرانس کی کیفیت میں بول رہی تھی جبکہ وہ اسے دیکھنے میں مصروف تھا

کیوں......کیوں روک رہی تھی

وہ اس کے بالوں کو سامنے سے کان کے پیچھے اڑستے بولا جب حورم نے چونک کر اس کی طرف دیکھا

وہ....وہ جس طرح ہمارا نکاح ہوا تھا اور آپ نے کہا کہ یہ آپ نے صرف اپنے بھائی کی وجہ سے کیا....مجھے لگتا تھا کہ آپ خوش نہیں ہیں اس رشتے سے اور شاید یہ قائم نا رہے

اس نے نظریں جھکاتے کہا

اور ڈر کیوں لگتا تھا

وہ اپنی نظروں کے راستے اسے دل میں اتار رہا تھا یہ احساس ہی سکون بخش تھا کہ وہ اس کے پاس ہے صرف اس کی ہے

مجھے ڈر لگتا تھا کہ کہیں آپ مجھ سے الگ نا ہو جائیں.... مجھ سے دور نا چلے جائیں....کہیں مجھے آپ کے بغیر نا رہنا پڑے......میں نہیں رہ سکتی اب آپ کے بغیر بہرام

اس کی نیلی آنکھوں میں نمی ابھری تھی بہرام اس کی نم آنکھوں کو ہی دیکھ رہا تھا

تمہاری جاگتی روئی ہوئی آنکھوں کی قسم۔۔

مجھے بھی تم سے بچھڑنا محال لگتا ہے!!

www.classicurdumaterial.com

بہرام نے اس کی دونوں آنکھوں پر بوسہ دیا جب حورم اس کے گلے لگ گئی کہ اسے ڈر تھا کہ وہ اس سے جدا کر دیا جائے گا

بہرام نے اپنی آنکھیں کھولیں اور اوپر آسمان کی طرف دیکھنے لگا

تمہارا ڈر سچ ثابت ہوا حورم.......لیکن میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میں بھی تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا......

اس نے دوبارہ آنکھیں بند کر لیں اور دوبارہ درخت سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا اس کا دل شدت سے صرف اسے ایک بار دیکھنے کو کر رہا تھا ایک وہ اس کے پاس ہو اس کے سامنے ہو وہ اسے محسوس کر سکے

اسے ایک دم ہی عجیب سا احساس ہوا تو اس نے اپنی آنکھیں کھولیں تو اسے لگا تھا کہ وقت تھم سا گیا ہو ہر چیز ساکت ہو چکی ہو بس وہ اس کے سامنے تھی ہاں اس کے سامنے تھی یہ اس کوئی خواب نہیں تھا اس کی کوئین کے معاملے میں اسے کوئی وہم نہیں ہو سکتا تھا

اس کی بیتاب نظریں اس سے ٹکرائیں لیکن ان کی سرخی حورم کے دل پر قیامت برپا کر چکیں تھیں ان نظروں میں جو کچھ تھا حورم کی برداشت سے باہر تھا

اگر وہ ان نظروں کی کیفیت......ان کا مفہوم.....ہی نا سمجھ سکے تو پھر اس کی کیسی محبت ہوئی اس کا کیسا عشق ہوا

PDF LIBRARY 0333-7412793

— — — — — — — — — —

ارحہ سے بات کرنے کے بعد حورم اپنے کمرے میں تیار ہونے جا چکی تھی پہلے تو اس کا ارادہ کسی ریسٹورنٹ میں ملنے کا تھا لیکن اسے جب پتہ چلا کہ وہ فارم ہاؤس تھا تو اس نے وہاں جانے کا فیصلہ کر لیا

آبش سے ملنے کے بعد وہ باہر آئی تو جہاں خان بابا گاڑی تیار کیے اس کے انتظار میں کھڑے تھے

اس کے بیٹھنے کے بعد خان بابا نے گاڑی سٹارٹ کی

وہ خاموشی سے بیٹھی ہوئی تھی آبش اسے بتا چکی تھی کہ بہرام کو اس نے کچھ نہیں بتایا

گاڑی اپنی منزل کی جانب رواں دی تھی جب گاڑی رک گئی حورم نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو سامنے ہی فارم ہاؤس تھا وہ نیچے اتری اور خان بابا کو انتظار کا کہتے اندر کی جانب بڑھ گئی جہاں چاروں طرف وردی میں ملبوس گارڈز تھے وہ ایک بار پہلے بھی آ چکی تھی یہاں لیکن تب میں اور اب میں بہت فرق تھا

وہ گھبرا رہی تھی کہ وہ آج بہرام سے ملے گی دوبارہ بچھڑنے کے لیے

اس وسیع و عریض کنالوں پر محیط فارم ہاؤس کو نہایت خوبصورتی سے بنایا گیا تھا

درمیان سے سائڈوں پر چاروں طرف راستے جاتے تھے اور ان راستوں کے اطراف پر درخت

www.classicurdumaterial.com

وہ آگے آئی تو سامنے ہی اندرونی دروازہ تھا جہاں پر خاور تھا وہ حورم کو دیکھتے ہی اسی جانب آ گیا

سلام بی بی جی

اس نے سر جھکاتے کہا

وعلیکم السلام, شاہ کہاں پر ہیں خاور

اس نے سلام کا جواب دیتے کہا

بی بی جی شاہ صاحب پچھلی سائڈ پر ہیں

وہ کہتا ایک سائڈ پر ہو گیا کیونکہ بہرام کے وہاں ہوتے کسی اور کو جانے کی اجازت نا تھی لیکن یہاں حورم تھی اور خاور سے اچھا بہرام کی زندگی میں حورم کی اہمیت کا کون جان سکتا تھا حورم کے مطابق تو اسے خاور سے ملے کچھ مہینے ہوئے تھے لیکن وہ تو خاور کو پتہ تھا کہ وہ کب سے اس کی حفاظت میں مصروف تھا خاور کو اپنی بی بی جی بھی اتنی ہی عزیز تھی جتنا اسے بہرام کیونکہ وہ بہرام شاہ کی زندگی تھی

حورم پچھلی سائڈ پر آئی تو اسے تھوڑا ٹھنڈ کا احساس ہوا صبح کی نسبت اب ہلکی ہلکی ٹھنڈ تھی

اس نے نیلے رنگ کی شیفون کی پیروں کو چھوتی فراک پہنی ہوئی تھی جبکہ اس کے ساتھ ہی ہم رنگ ڈوپٹہ تھا اور بالوں کو کیچر کی مدد سے باندھا ہوا تھا

www.classicurdumaterial.com

وہ آگے بڑھی تو سامنے ہی وہ اسے نظر آچکا تھا....درخت سے ٹیک لگائے......آنکھیں بند کیے....بلیک ٹراؤزر پر بلیو فل بازؤوں والی شرٹ پہنے جبکہ کالی چادر اس کے کندھوں کے گرد تھی....

وہ اس کے قریب ہی سامنے والے درخت کے ساتھ کھڑی تھی اور اس کے جائزے میں مصروف تھی جب اس نے ایک دم آنکھیں کھول کر دیکھا.....

اس کی بے چین نظریں جب حورم کی پیاسی نظروں سے ٹکرائیں تھیں تو حورم کو محسوس ہوا تھا کہ ان بیتاب نظروں میں جیسے اسے دیکھتے سکون اتر آیا تھا

ویسا ہی سکون جو اسے بہرام کو دیکھ کر محسوس ہو رہا تھا

حورم پر صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ بھی تو اس کے بغیر سکون میں نہیں اور جہاں پر سچی محبت ہو پھر وہاں کیسی بد گمانی...جہاں سچی محنت ہوتی ہے وہاں بدگمانی زیادہ دیر رہ ہی نہیں سکتی کیونکہ دل محبوب کے حق میں بد گمانی اور شک کے معاملے میں عشق جیسا وکیل کرتا ہے جو کوئی نا کوئی منطق یا دلیل دے کر محبوب کے حق میں فیصلہ کر دیتا ہے

بہرام بس اسے دیکھ رہا تھا خاموشی سے لیکن اس کی آنکھیں سب عیاں کر رہی تھیں وہ اپنی جگہ سے دو قدم آگے بڑھا اور اس کے سامنے کھڑا ہو گیا جو اسے دیکھنے میں مصروف تھی

حورم

اس نے نرمی سے اسے پکارا تھا لیکن اس نرمی میں جو شدت تھی وہ واضح تھی

حورم کی آنکھوں میں نمی تیری......

بہرام.....آپ....آپ بہت برے ہیں.....بہت ترپاتے ہیں آپ

حورم کو پچھتاوا ہو رہا تھا یہاں آنے کا....وہ اب واپس کیسے جا سکے گی....وہ تو یہاں اپنے سوالوں کے جواب لینے آئی تھی

بہرام نے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرا اور اپنا ماتھا اس کے ماتھے سے ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں اور اسے محسوس کرنے لگا

حورم....وہ کونسے لوگ ہوتے ہیں جن کے گناہوں کی انہیں اتنی جلدی معافی مل جاتی ہے....لیکن میری غلطی کی سزا اتنی تکلیف دہ ہو گی مجھے نہیں پتا تھا

وہ آہستہ آواز میں بول رہا تھا

آپ جانتے تھے بہرام کہ میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی پھر بھی آپ نے ایسا کیا کیوں بہرام....ایک بار بھی نا سوچا کہ کیسے رہوں گی میں......آپ کو مجھ سے محبت نہیں ورنہ سوچتے ضرور آپ.....اگر مجھے کچھ ہو جاتا تو نہیں تھا پڑتا آپ کو کوئی فرق

وہ اس کے ہاتھوں کو ہٹاتی دور ہوتے چلائی تھی جب بہرام نے اسے کندھوں سے پکڑ کر قریب کیا اور اس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑتے بولا

مجھے تم سے محبت ہے....

حورم.....

صرف تم سے.....اور کسی کو سوچ بھی نہیں سکتا.....نہیں رہ سکتا میں بھی تمہارے بغیر

وہ ٹھہرتے لفظوں میں بولا

اس نے کھینچ کر اسے سینے میں بھینچا تھا جب اس کی آغوش ملتے ہی اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ کر اس کی شرٹ میں جذب ہونے لگے

اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہو.....اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو میں بھی نہیں رہ سکتا تھا.......اور میں تمہارے ساتھ تھا حورم تمہارے پاس

وہ اسے خود میں سموئے بول رہا تھا

نہیں تھے آپ میرے پاس....میں نے آپ کو آوازیں بھی دیں تھیں.....آپ کو بلایا تھا....آپ نہیں آئے تھے بہرام.....نہیں آئے تھے آپ

وہ روتے بول رہی تھی جبکہ وہ سن رہا تھا

حورم ایک بار صرف ایک بار معاف کر دو یار تمہیں خود سے لگائے رکھوں گا لیکن اب دور مت جانا.....بہت مشکل ہے

بہرام اس کا چہرہ اپنے طرف کیے اس کے آنسو صاف کرتے کہہ رہا تھا جبکہ وہ خود کو نا چاہتے ہوئے بھی رونے سے روک نہیں پا رہی تھی

آپ کو پتہ ہے بھائی نہیں مانیں گے.....یہ آخری موقع دیا ہے....اس کے بعد پتہ نہیں کب ملیں گے.....لیکن بہرام بس اتنا کیجیے گا کہ بس کبھی اپنا نام میرے نام سے جدا مت کیجیے گا

وہ ضبط کیے بولی تھی

کبھی نہیں حورم... کبھی نہیں....فرزام میری جان بھی لے لے لیکن کبھی نہیں کروں گا

اس کی بات پر حورم نے آنکھیں بند کیں تھیں

میں نہیں جانتی بہرام کہ.....ہمارے بچے کو بھی آپ کا پیار مل سکے گا کہ نہیں

وہ بے ترتیب سانس میں کہتی درخت کے ساتھ نیچے بیٹھ گئی جب بہرام گھٹنوں پر اس کے قریب بیٹھتا بولا

حور....حورم.....سچ میں

بہرام سے تو اب بولا بھی نہیں جا رہا تھا

جب حورم نے سر ہلایا تو اس کی تو جان ہی نکل گئی تھی

اور شاید زندگی میں پہلی بار بہرام کی آنکھوں سے آنسو نکلے تھے....اس نے تو اپنے والدین کی موت پر بھی صبر کر لیا تھا لیکن یہ احساس اس کے لیے تھا ہی تکیف دہ

اس کے آنسو گر کر حورم کی ہتھیلی پر گرنے لگے

مرد روتے نہیں

اس نے کہتے بہرام کی گالوں کو اپنی ہتھیلیوں سے صاف کیا تھا

روتے ہیں حورم...مرد بھی روتے ہیں....انہیں بھی تکلیف ہوتی ہے....اور جب تکلیف حد سے بڑھ جائے نا تو آنسو خود بخود آ جاتے ہیں...اور یہ تکلیف تھوڑی ہے کہ میں اتنے حسین لمحوں کو جی ہی نہیں سکوں گا

اس نے حورم کے کندھے سے ہی سر ٹکا لیا جبکہ ان دونوں کے آنسو ان کا چہرہ بھگو گئے

میں کتنا بدنصیب باپ ہوں نا.....

حورم نے اس کا سر اٹھایا

بہرام آپ ایسا کریں گے تو پھر میرا کیا ہو گا.....

جب ٹھنڈی ہوا کا جھونکا آیا جس سے حورم سرد پڑنے لگی تھی بہرام نے اپنی چادر اتار کر اس کے گرد لپٹا دی

جب وہ اٹھی

مجھے جانا ہو گا بہرام....میرے سے اور نہیں رہا جا رہا اب

وہ اپنے چہرے کو ہاتھوں سے صاف کرتی اٹھی

ابھی مت جاؤ...تھوڑی دیر اور رک جاؤ حورم.....ابھی تو اس احساس کو جی لینے دو

اس کی بات اس کے آنسو پھر رواں ہوئے تھے

اگر اب اور رکی نا تو اپنے بھائی سے کیا وعدہ ٹوٹ جائے گا بہرام......واپس نہیں جا سکوں گی کبھی

اس نے کہتے ہی اس کے ماتھے سے بال ہٹا کر وہاں اپنے لب رکھے تھے اور واپس جانے کے لیے مڑی جب اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا

اور ایک آخری بار اسے سینے سے لگایا

اپنا اور ہمارے بچے کا خیال رکھنا حورم......رکھو گی نا

بہرام نے اس کا چہرہ اوپر کرتے کہا جب اس نے سر ہلایا

بہرام نے اس کے ہونٹوں پر لب رکھے اور پھر اسے جانا دیا اور وہ اسے جاتے دیکھتا رہا اور ایک بار پھر آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے تھے

میں بہت جلد آؤں گا حورم.....یہاں سے بہت دور جانے کے لیے

لیکن شاید یہ جلد کتنی دیر میں آنا تھا

صاحب آؤ نا تم بھی تماشہ دیکھو عشق کے مجرم کا

پھر کون لٹے گا عشق میں پھر کون کرے گا محبت ایسی

— — — — — — — — — — — — — — — — —

آدھی رات کا وقت ہو رہا تھا جب وہ شاہ پیلس داخل ہوا.....ہر طرف خاموشی نے بسیرا کیا ہوا تھا سب اپنے اپنے کمروں میں موجود تھے جب وہ سیڑھیاں چڑھتا اپنے کمرے کے دروازے پر پہنچا اور آہستہ سے ہینڈل گھما کر دروازہ کھولا کیونکہ اس کے کمرے کے سامنے ہی ارحم کا کمرہ تھا اور وہ رات دیر تک جاگتا رہتا تھا....

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو ایک پل کو رکا اپنے بیڈ پر کسی کو سوئے دیکھ کر ایک اداسی بھری ہلکی سی مسکراہٹ پل بھر کے لیے اس کے ہونٹوں پر آئی

وہ چلتا بیڈ کے قریب آیا اپنی رسٹ واچ اور سیل فون سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور بیڈ پر بیٹھ گیا اور اس کے بالوں پر آہستہ آہستہ انگلیاں چلانے لگا اور جھک کر اس کی پیشانی پر بوسہ دیا

پھر اٹھ کر فریش ہونے چل دیا تھوڑی دیر بعد وہ آرام دہ ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس تھا وہ جا کر ٹیرس میں جا کر کھڑا ہو گیا

آج جو خوشی اسے ملی تھی وہ چاہ کر بھی خوش نہیں ہو پا رہا تھا........وہ اس پر خوش ہونا چاہتا تھا وہ سب کو اپنی خوشی بتانا چاہتا تھا لیکن اس ادھوری خوشی پر وہ کیسے خوش ہو سکتا تھا

اور آج حورم کی کیفیت اس سے مختلف تو نا تھی....وہ آج سے تو اس سے محبت نہیں کرتا تھا بلکہ بچپن سے وہ اس کے دل میں بسی تھی جب ٹریننگ کے بعد اسے ایتھنز جانا پڑا جو کے اس کے ایک مشن کا ہی حصہ تھا وہاں فرزام سے اس کی ملاقات ہوئی تھی اور جب اسے پتہ چلا تھا کہ حورم کا نکاح اس کے کزن سے ہو چکا تھا وہ پیچھے ہٹ چکا تھا ایک بار تو وہ بالکل ہی امید ہار چکا تھا لیکن پھر عاشر سے طلاق کے پیچھے بھی تو اسی کا پلین تھا

اسی نے سارہ کو جو کہ کرنل سعید کی بیٹی تھی اور اس کی ٹیم کی ایک اہم رکن, حورم کے کالج بھیجا تھا کہ وہ ہر روز اسے عاشر سے متنفر کر دے اور ایسا ہی ہوا تھا اور انہی دنوں میں تو اسے پاشا کے بارے میں پتا چلا تھا وہ حورم سے محبت کرتا تھا لیکن ابھی وہ نہیں چاہتا تھا کہ حورم کو اس کے ساتھ جوڑا جائے اور حقیقتاً بھی ارحم نے ہی اس پر دباؤ ڈالا تھا اور نکاح پر حورم کے سامنے اس نے ایسا شو کیا تھا کہ جیسے اسے حورم میں انٹرسٹ نہیں اور یہ نکاح اس نے صرف

ارحم کے کہنے پر کیا ہے وہ ابھی حورم کو خود سے دور رکھنا چاہتا تھا لیکن دو سال بعد وہ واپس آ چکی تھی اور آفس میں اس سے ٹکرائی اس نے بہت حد تک اجنبی پن اپنایا اور حورم کو لگتا تھا کہ اسے واقعی ہی اس میں انٹرسٹ نہیں لیکن وہ پھر بھی اس کی طرف کھنچا جا رہا تھا......
اور حورم بھی اپنے دل کو اس کی طرف بڑھنے سے نا روک سکی تھی کیونکہ تھا تو نکاح کا رشتہ......اور خاص کر علینہ سے اس کی جیلیسی بہرام کو بہت بھاتی تھی....... جس دن رخصتی کی بات کرنے چوہدری حویلی جانا تھا اس نے ساتھ جانے سے منع کر دیا تھا لیکن آفس کے کام کے سلسلے میں اسے فرزام سے بات کرنی تھی لیکن فرزام نے اسے گھر ہی بلوا لیا....اس نے تب فرزام سے کہا تھا کہ اس کے آنے کی کسی کی خبر نا ہو لیکن جاتے وقت اس کا حورم سے سامنا ہو چکا تھا اور صارم کا جب رخصتی کا کہنا اور حورم کا نظریں چرانا اس پر آشکار کر چکا تھا کہ وہ یہی سمجھتی ہے کہ بہرام اس رشتے سے خوش نہیں تب تو وہ خاموشی سے آ گیا اور لگلے دن فوٹوشوٹ پر بھی حورم کافی خاموش تھی پھر جب وہ عاشر سے ملنے گیا تو راستے میں اس کی ملاقات اتفاقیہ ہی تھی اور تب وہ حورم کے سامنے پہلی بار بدلے مزاج کے ساتھ آیا تھا جس پر حورم کو یقین کرنا مشکل لگا تھا اور پھر رخصتی کے بعد آہستہ آہستہ وہ اسے اپنی محبت پر یقین دلاتا چلا گیا

وہ اب اس سے دور تھی لیکن اس کی رگ رگ میں بسی ہوئی تھی وہ ابھی تک اس کے ہونٹوں کا لمس اپنے ماتھے پر محسوس کر رہا تھا.....اس کے وجود کی نرماہٹ نے ابھی تک اس کے گرد حصار کیا ہوا تھا

قطرہ قطرہ________میرے حلق کو تر کرتی ہے
میری رگ رگ میں اس کی محبت سفر کرتی ہے

اب بھی حورم کو اس کی محبت پر یقین تو تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ وہ اپنے بھائی کے خلاف نہیں جائے گی
اسے جو کرنا تھا اب خود ہی کرنا تھا اور اس نے اب اسی سلسلے میں فرزام سے بات کرنے کا فیصلہ کیا

کافی دیر بعد وہ کمرے میں واپس آیا اور بیڈ کی جانب بڑھ گیا اور لیٹ کر پہلے اسے اپنی جانب کیا

میرا شہزادہ

ارحام گہری نیند میں ہونے کے باوجود بھی شاید اپنے چاچو کی آواز پہچان چکا تھا اسی لیے اپنے چھوٹے چھوٹے بازؤوں کو بہرام کے گرد سختی سے باندھ دیے

شروع سے ہی جب بھی ارحام ادھر آتا تو وہ بہرام کے پاس ہی سوتا تھا اور اس کی شادی کی رات اس نے کافی ضد کی تھی کہ اگر اس نے سونا ہے تو صرف اپنے چاچو کے پاس اور بلآخر ارحم نے بہرام کو فون کیا کہ وہ ہی آ کر اسے سمجھائے اور اس رات وہ حورم کو چیلنج کرنے کا کہہ کر خود ارحم کے کمرے کی جانب بڑھ گیا

کیا ہوا بھائی؟سب خیریت ہی ہے نا

وہ کمرے میں داخل ہوتا بولا جہاں ارحم اور ارحہ بیڈ پر موجود تھے جبکہ ارحام درمیان میں اوندھے منہ لیٹا ہوا تھا

کیا ہونا ہے.... تم نے ہی بگاڑا ہے اب تم ہی سنوارو گے اسے.... موصوف آپ کی شادی کی پہلی رات آپ کے ساتھ گزارنا چاہتے ہیں..... سمجھاؤ اسے کہ اب یہ لیلیٰ بننا چھوڑ دے کیونکہ اس کا مجنوں اب شادی کر چکا ہے

ارحم تپ کر بولا کیونکہ حقیقتاً اب وہ جھنجھلا اٹھا تھا کب کا وہ اسے کہہ رہا تھا کہ اس کے چاچو کی شادی ہو چکی ہے لیکن نہیں وہ ارحام ہی کیا جو بات مان جائے گا....پہلے تو کوئی بات نہیں تھی لیکن اب بہرام شادی شدہ تھا اور اس طرح ارحم کو تو برا لگا اور پھر جب وہ نا مانا تو اکتا کر اس نے بہرام کو ہی بلوا لیا

ارحم کے طرز مخاطب پر بہرام مسکرا کر رہ گیا اور پھر بیڈ پر ارحام کے قریب بیٹھا جو کے تکیے میں منہ دیئے ہوئے تھا

www.classicurdumaterial.com

ارحام,My Devil Boy,
چاچو کی طرف دیکھو

بہرام اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتا پیار سے بولا

چاچو,میں نے نہیں کرنی آپ سے بات,آپ بہت برے ہیں,ایک تو پاپا اتنی دیر بعد آپ سے ملوانے لائے ہیں اور یہ سب کو پتہ ہے کہ اس گھر میں میرے ہوتے ہوئے آپ کے کمرے میں میری جگہ ہے پھر کوئی کیسے منع کر سکتا ہے,میں کچھ نہیں جانتا مجھے آپ کے پاس سونا ہے

وہ نروٹھے سے انداز میں بولتا سارے تکیے نیچے پھینکنے لگا اور ارحم اور ارحہ نے شکر کیا کہ کچھ تو بولا ہے

ارحام آپ کیسے سوئیں گے وہاں کیونکہ اب تو آپ کی لٹل ڈول ہیں وہاں,
وہ اسے بہلاتے بولا

میں ایسے ہی سؤوں گا جیسے ماما بابا کے ساتھ سوتا ہوں اور لٹل ڈول تو اتنی سویٹ اور کیوٹ ہیں وہ کچھ نہیں کہیں گیں

ارحام بیڈ پر بیٹھے بہرام کی گود میں سر رکھتے بولا

وہ کہیں گیں تو کچھ نہیں آپ کو لیکن وہ ان کمفرٹیبل تو ہوں گیں نا,ایسے آپ کی ڈول کو نیند بھی نہیں آئے گی

بہرام اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے بولا

اچھا.....لیکن آپ پھر کمفرٹیبل رہیں گے ان کے ساتھ؟

اس کی بات پر ارحہ اور ارحم ہنسنے لگے

یار.....ہاں نا......میں سہی رہوں گا یار......ورنہ تمہارے یہاں ہوتے مجھے وہاں کیسے نیند آنی تھی

بہرام اس کی طرف دیکھنے لگا جو آنکھیں بند کیے اس کی گود میں سر رکھے لیٹا ہوا تھا

اچھا.....اس کا مطلب ہوا کہ آپ کو میرے بغیر نیند نہیں آتی تو آپ کو ڈول کے ساتھ نیند آ جائے گی تو پھر مجھے بھی آپ کے بغیر نیند نہیں آتی پھر مجھے بھی لٹل ڈول لا کر دیں پھر مجھے بھی نیند آ جائے گی

وہ خود ہی بھاری آواز میں بولتا جا رہا تھا شاید اس کی گود میں ہی وہ غنودگی میں جا رہا تھا

اسے نیند آ جائے گی....ہنہہ....بہرام میں کہہ رہا ہوں کہ اس کے بگاڑنے میں تمہارا ہی ہاتھ ہے

بہرام احتیاط سے ارحام کا سر تکیے پر رکھ رہا تھا جب ارحم سامنے صوفے سے اٹھتا ارحام کی دوسری جانب آیا

بھائی...رہنے دیں...میرا شہزادہ ہے یہ تو

وہ اس کے سر پر اور پھر اس کے دونوں سفید اور گلابی پھولے ہوئے گالوں پر بوسہ دیتے بولا

اوہ بھئی شہزادہ ہے تو ساتھ میں اتنا شیطان بھی ہے..... دو سال ابھی ہوئے نہیں سکول جاتے جتنی اس کی شکائتیں آتی ہیں.....آئے دن کبھی ارحام نے کسی لڑکے کا سر پھاڑ دیا تو کبھی کسی کا ہوم ورک خراب دیا اور پانچ سال کا ہو گیا ہے اب لیکن اسلام آباد میں ہوتے ہوئے ہر وقت چاچو کے پاس کب جانا ہے اور کراچی میں ہوتے چاچو کے پاس سونا ہے...مجھے کبھی کبھی لگتا ہے کہ یہ میرا نہیں تمہارا بیٹا ہو

ارحم نے اس پر کمبل سیدھا کرتے اس کے ماتھے کے بال پیچھے کرتے آہستہ آواز میں کہا تا کہ یہ چھوٹا شیطان نا اٹھ جائے جس پر بہرام ہنسنے لگا

اچھا....آپ بھی آرام کریں اور میرے شہزادے کی لٹل ڈول میرا انتظار کر رہی ہو گی

وہ شرارت سے کہتا باہر نکل گیا......جبکہ ارحم سوچنے لگا کہ اگر کبھی ارحام کو اس کے بغیر رہنا پڑے تو وہ کیسے رہے گا.....جان تو ارحم کی بھی ارحام میں بستی تھی

---

www.classicurdumaterial.com

رات یونہی بیت رہی تھی اور ایک نئی صبح کا آغاز ہو چکا تھا جب سورج کی آتی روشنی کی وجہ سے وہ کسمسایا تو دیکھا کہ ارحام اس کے اوپر لیٹا ہوا تھا اور جب نظریں گھما کر گھڑی کی طرف دیکھا جو کہ دس بجا رہی تھی اس نے پھر ارحام کو دیکھا

ارحام....

اس نے اسے بیڈ پر لٹاتے اس کے بال بگاڑتے کہا جس پر وہ کسمسایا

یار اٹھ جاؤ اب دس بج گئے ہیں اور ابھی تک سو رہے ہو.....اور اب تو ایکسرسائز کا ٹائم بھی نہیں رہا

وہ اسے ہلکا ہلکا جھنجوڑتے بولا

چلاچو....آج تو اس ایکسرسائز کو رہنے دیں....آج اتنے دنوں بعد تو مزے والی نیند آئی ہے....آج پکا میں کچھ ہیوی بالکل نہیں کھاؤں گا

وہ پھر اس سے لپٹتے بولا

اچھا ٹھیک ہے پھر جلدی سے اٹھ جاؤ....فریش ہو جاؤ میں ادھر ہی ناشتہ منگواتا ہوں

اس کی بات پر ارحام نے اپنی گرین آنکھیں کھول کر اسے دیکھا......کانچ جیسی شفاف چمکتی ہری جھیل سی گہری آنکھیں...

بہرام نے جھک کر اس کی آنکھوں پر بوسہ دیا

چاچو.....آپ پہلے کی طرح نہیں لگ رہے....کیا ہوا ہے آپ کو.....لٹل ڈول ناراض ہو گئی کیا....

ارحام اس کی آنکھوں میں دیکھتے بولا.....

وہ ساڑھے پانچ سال کا بچہ شاید بہرام کو لے کر زیادہ ہی حساس تھا جو اس کی آواز سے اس کی آنکھوں سے ہی اس کی کیفیت پہچان لیتا اور بہرام کبھی کبھی ڈر بھی جاتا کہ وہ اسے زیادہ ہی قریب کر رہا تھا کہ بعد میں اس کے بغیر رہ ہی نا سکے

نہیں...کچھ نہیں ہوا بس ویسے ہی نیند پوری نہیں ہوئی تھی یار....اتنی گہرائیوں میں مت جایا کرو اور تمہاری لٹل ڈول کو میں منا لوں گا

وہ اس بہلاتے بولا

اچھا....آپ فارم ہاؤس تھے نا تو Ariel سے ملے تھے آپ

وہ اشتیاق سے پوچھنے لگا...یہ اس کا فیورٹ ٹاپک تھا

اممم....ارحام یار بالکل نہیں......اس بار نہیں مل سکا.....نیکسٹ ضرور مل کے آؤں گا

بہرام بول رہا تھا جب وہ اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے اس کا چہرہ چھونے لگا اور پھر اس نے اپنی چھوٹی سی انگلی اس کے ہونٹ کے اوپر تل پر رکھی

This always attracts me.....

یہ میرے پاس نہیں ہو سکتا کیا

وہ اپنی بڑی روشن گرین آنکھیں میچتا بولا کالے بال بالکل اپنے پاپا اور چاچو کی طرح لیکن بہت سے نقوش اس نے بہرام سے چرائے تھے اور وہ لگتا بھی بہرام کی طرح ہی تھا.... سمائرہ بیگم تو اکثر ارحام کو دیکھ کر بہرام کا بچپن کہتیں...... سفید گلابی رنگت اور ان پر تضاد سبز آنکھیں اور بھرے بھرے لال گال وہ چھوٹا سارا تو تھا لیکن انتہا کا کیوٹ بچہ تھا

بہرام کو پتہ چل چکا تھا کہ وہ اب پورا ایکسرے کر کے چھوڑنے والا تھا اس کا آخر کو اتنے مہینوں بعد وہ مل رہے تھے اور ابھی تو اس کا کل رات لیٹ سے آنے والا جرم شاید اسے یاد نہیں تھا

جب اس کی نظر سامنے بنی پورٹریٹ پر گئی جہاں پہلے اس کی تصویر ہوا کرتی تھی اور اب حورم اور اس کی شادی کی تصویر تھی جسے بڑی ہی خوبصورتی سے کھینچا گیا تھا جس میں حورم اس کے سینے پر بائیں طرف ہاتھ رکھے جبکہ دائیں طرف اس کے دل کے اوپر اپنا سر رکھے آنکھیں موندیں تھی جبکہ وہ اس کے سر پر بوسہ دے رہا تھا.....اس تصویر میں وہ دونوں کتنے مکمل اور حسین لگ رہے تھے جیسے بنے ہی ایک دوسرے کے لیے ہوں.......

— — — — — — — — — —

www.classicurdumaterial.com

وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ہاتھوں پر لوشن لگا رہی تھی جب وہ دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا تھا وہ جا کر بیڈ پر بیٹھ گئی اور ہمیشہ کی طرح فرزام اسے نظرانداز کرتا فریش ہونے چل دیا

اب آبش کو بھی غصہ آنے لگا تھا آخر کب تک ایسا چلتا رہے گا فرزام کا تو اب معمول بن چکا تھا کہ صبح وہ جلدی نکل جاتا اور رات کو دیر سے آنا ہسپٹل سے آنے کے بعد ان کے درمیان کوئی بات چیت نہیں ہوئی تھی لیکن آج اس نے اس معاملے کو آر یا پار کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا

دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے دیکھا کہ وہ فریش فریش سا ٹاول سے بالوں کو رگڑتا واشروم سے نکلا اور ڈریسنگ کی جانب بڑھ گیا تھوڑی دیر بعد اس نے اپنا موبائل پکڑا اور اس میں مصروف ہو گیا یہاں آبش کا ضبط جواب دے گیا تھا آخر کب تک اپنا نظرانداز ہوتے دیکھتی

وہ بیڈ سے اُٹھتی اس کی جانب بڑھی اور اس کے ہاتھ سے فون کھینچ لیا

یہ کیا حرکت ہے میرا فون واپس کرو

وہ اس اچانک افتاد پر حیران ہوتے اس سے پوچھنے لگا جو اس کے سامنے کھڑی تھی

پہلے آپ مجھے بتائیں کہ ایسا کب تک چلتا رہے گا آپ اس میں مجھے میرا قصور بتائیں کہ میں کس جرم کی سزا بھگت رہی ہوں

وہ فون کو صوفے پر اچھالتی بولی

www.classicurdumaterial.com

تمہارا قصور یہی ہے کہ تم اس انسان کی بہن ہو

وہ اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھتا بولا

اب تو وہ اس کا نام بھی نہیں لیتا تھا شاید اتنی نفرت کر بیٹھا تھا

اگر یہ میرا قصور ہے نا تو پھر قصور آپ کا بھی ہوا کہ آپ نے ہی اس انسان کی بہن سے شادی کی ہے سزا کے مستحق تو آپ بھی ہوئے فرزام چودھری

وہ اس کی شرٹ کو کالر سے پکڑتے بولی اور فرزام اس کی آنکھوں میں چمکتے موتیوں کو دیکھنے لگا

ایک دم وہ اسے چھوڑتی پیچھے ہوئی اور دروازے کی جانب بڑھی اور رک کر اس کی طرف مڑی

آپ سے یہ امید نہیں تھی فرزام کہ آپ رشتوں کو توازن میں رکھنا ہی بھول جائیں گے.... لیکن فکر نا کریں آپ کو اب دوبارہ میری شکل نہیں دیکھنا پڑے گی....

وہ اسے تاسف سے دیکھ کر چلی گئی

جبکہ فرزام نے صوفے پر ڈھے سے گیا اور سر ہاتھوں میں گرا لیا اسے احساس ہو رہا تھا کہ وہ آبش کے معاملے میں غلط کر رہا ہے

تھوڑی دیر بعد کمرے سے نکل گیا

— — — — — — — — — —

www.classicurdumaterial.com

وہ ابھی نیچے اپنے باغیچے سے ہو کر آئی تھی....ڈنر کے بعد وہ اکثر وہاں چلی جاتی....اور اب سونے کی تیاری کرنے لگی کہ دروازہ ناک ہوا اس نے مڑ کر دیکھا تو فرزام دروازے پر کھڑا تھا پھر چلتا ہوا اس کی جانب آیا

میری گڑیا میڈیسن ٹائم پر لیتی ہے؟

وہ سائیڈ ٹیبل سے اس کی میڈیسن نکالتے بولا اور نکال کر میڈیسن اور پانی کا گلاس اس کے ہاتھ میں پکڑایا

جی بھائی...ٹائم پر ہوتی ہیں...آپ اس کی فکر نا کریں

وہ میڈیسن کھاتے مسکراتے گلاس ٹیبل پر رکھتے بولی

فرزام نے اس پر کمفرٹر سیدھا کیا

اور حورم اپنا خیال رکھا کرو اور کوئی بھی پرابلم یا کسی چیز کی ضروت ہو شئیر ضرور کرنا....میں اپنی بہن کو اداس بالکل نہیں دیکھ سکتا

وہ اس کے سر پر بوسہ دیتے جانے لگا جب حورم نے اس کا ہاتھ پکڑا

بھائی میں اپنا خیال رکھ لوں گی اور مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں لیکن....بھائی پلیز بھابھی کو آپ کی ضرورت ہے.....میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ ان سے بات بھی نہیں کرتے....

www.classicurdumaterial.com

حورم کچھ نہیں ایسا.... بس ویسے ہی تھوڑا کام کا سٹریس ہے اسی لیے اسے ٹائم نہیں دے پایا تو ناراض ہے تم بالکل فکر نا کرو منا لیتا ہوں

وہ اس کو تسلی دیتے اس کا ہاتھ تھپکتے باہر نکل آیا اور اب اس کا ارادہ گیسٹ روم کی طرف تھا

وہ گیسٹ روم کا دروازہ کھولتے اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ وہ دونوں ٹانگیں اوپر کیے شال کو لپیٹے صوفے پر ہی سو رہی تھی

وہ افسوس سے سر ہلاتا اس کی جانب آیا اور اس کے قریب ہی بیٹھ گیا اور اسے دیکھنے لگا وہ لڑکی پہلی ملاقات میں ہی اس کو اچھی لگی تھی اور پھر آہستہ آہستہ وہ اس کے دل میں بستی گئی اور اس کے والدین کی ڈیتھ کے بعد جیسے اس نے اس کا ساتھ دیا تھا اس کا دل میں اس کا مقام اور بڑھ چکا تھا لیکن یہاں حورم کے معاملے میں وہ بے بس تھا جب بہرام نے اس سے کہا کہ آبش اس کے ساتھ نہیں رہے گی تو یہ بات اسے مزید طیش دلا گئی تھی

اس کے گالوں پر آنسؤوں کے مٹے مٹے نشان گواہی دے رہے تھے کہ وہ رو کر سوئی ہے... فرزام کو تکلیف ہوئی اس نے اس کے گال پر ہاتھ پھیرا اور جھک کر آرام آبش کو بانہوں میں اٹھایا اور گیسٹ روم سے نکل کر وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا

— — — — — — — — — — — —

www.classicurdumaterial.com

شام کا وقت ہو رہا تھا اور وہ سب لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے آج حیدر بھی آیا ہوا تھا سمائرہ بیگم اور ارحہ کچن میں ملازمہ کو شام کے کھانے کی ہدایات دے رہی تھیں جبکہ خرم صاحب ابھی آفس سے آئے سب بچوں سے مل کر فریش ہونے کمرے میں چل دیے اور لاؤنج میں اب ارحم صارم اور حیدر تھے

پھوپھو نہیں آئیں حیدر....کافی دن ہو گئے ان سے ملے

ارحم ٹی وی پر چینل چینج کرتا بولا

جی بھائی ماما ویسے کہہ رہی تھیں کہ جانا تو ہے اور ویسے بھی شاہ سے ان کی ملاقات کو بھی کافی دن ہو گئے ہیں....ایک دو دن تک آ جائیں گی آپ بتائیں آپ کی چھٹی کب تک ہے

یار بس چھٹی بھی ختم ہونے والی ہے

وہ بول رہا تھا جب لاؤنج میں ارحام داخل ہوا بلیک جینز پر وائٹ شرٹ جس پر بلیک میں بڑا کر کے آگے DEVIL لکھا ہوا تھا پہنے منہ پر بارہ بجے ہوئے تھے

یہ آیا میرا چیمپ

صارم اسے اٹھاتا اپنے ساتھ کاؤچ پر ہی لے آیا جبکہ وہ ہنوز خاموش تھا

اسے کیا ہوا

صارم ارحم کی طرف دیکھ کر کہنے لگا

کیا ہونا ہے....یار سمجھ جاؤ نا بیچاری لیلیٰ کا مجنوں نہیں اس کے پاس.....اداس ہے ہماری لیلیٰ

اس کی بات پر جہاں حیدر اور صارم کا قہقہہ بے ساختہ تھا وہاں ارحام نے اور منہ بسورا

ارحم بولتے ارحام کے پاس آیا اور اسے پکڑ کر اوپر اچھالنے لگا

یار اب تو موڈ سہی کر لو.....اب تمہارے چاچو کو ہم تمہارے ساتھ باندھ تو سکتے نہیں کہ جہاں وہ جائے وہاں ہی تمہیں بھیجیں

وہ اسے بازؤں میں اٹھائے صوفے پر بیٹھا

That' not fair Dad,

وہ اپنے گالوں کو اور پھلاتے بولا اور سبز آنکھوں میں خفگی واضح تھی جس پر ارحم نے ہنسی ضبط کی

ارحام,مائی سن دیکھو آج چاچو کی ایک میٹنگ ہے انھوں نے وہاں جانا ہے اور ویسے بھی آج سارا دن تو آپ نے ان کے ساتھ ہی گزارا ہے

وہ اس کے گالوں پر چٹکی بھرتے بولا کہ تبھی وہ خوشبؤں میں نہاتا فریش سا بلیک جینز پر بلیک ٹی شرٹ کے اوپر براؤن کوٹ پہنے اندر آیا

صارم کل تک مجھے فائلز چاہیے ڈیلز کیں اور تم دونوں کل مجھے اپارٹمنٹ میں ملو

وہ صارم اور حیدر سے کہتا ان کی طرف آیا

بھائی کرنل سعید سے آج میٹنگ ہے دیکھیں کیا بنتا ہے

وہ ارحم کے پاس آتا بولا ارحام کافی غور سے اسے دیکھ رہا تھا وہ اپنے بابا اور چاچو کی ہر چیز نوٹ کرتا تھا بہرام کی اس پر نظر پری تو ارحام نے منہ دوسری طرف کر لیا پھر وہ اس کے پاس بیٹھ گیا

ارحام ویسے نا کل میں کہہ رہا تھا کہ ایک دو دن میں ایریل سے مل آئیں گے لیکن یہاں تو آپ کا موڈ ہی نہیں سہی....پھر کینسل کر.......

وہ بول رہا تھا جب ارحام اس کی طرف دیکھ کر بولا

بالکل نہیں.....مجھے جانا ہے اپنے ایریل سے ملنے.....آپ بھی نہیں اس سے ملے....کتنا اداس ہو گیا ہو نا میرے سے

ایریل تو اس کی کمزوری تھا اور یہ ہو سکتا تھا کہ وہ منع کرے پھر بہرام اس سے پیار سے بہلاتا سب سے مل کر باہر آ گیا جہاں خاور کھڑا تھا اور چہرے پر پہلے کی نسبت کافی سنجیدگی تھی......

چاچا بھتیجے کے شوق بھی نرالے ہیں.....

ارحم ارحام کو گھورتے بولا جس پر وہ اپنے چھوٹے چھوٹے دانتوں کو باہر نکالتے ہنسا

بھائی ویسے مجھے لگتا ہے کہ آپ کو یا مام ڈیڈ کو ایک بار فرزام سے بات کرنی چاہیے.....جب کی حورم گئی ہے میر اب زیادہ تر اکیلا رہتا ہے

صارم سنجیدگی سے بولا

نہیں صارم,کوئی بھی اس معاملے میں دخل اندازی نہیں کرے گا.....میں نے چاچو اور آنٹ کو اسی لیے خود ہی منع کر دیا تھا.....یہ بہرام کا مسئلہ ہے وہ خود ہی حل کرے گا اور وہ ہی فرزام کو یقین دلائے گا....اسے خود ہی لڑنے دو اور ویسے بھی میں نے اسے منع کیا تھا کہ وہ حورم کو دور رکھے اب چھوٹی موٹی سزا تو بھگتنی پڑے گی

ارحم بے نیازی سے کندھے اچکاتے بولا.....خرم صاحب اور سمائرہ بیگم نے بہت کہا تھا کہ وہ فرزام سے بات کریں گے ایسے کیسے وہ حورم کو لے کر جا سکتا ہے لیکن ارحم نے ہی انہیں منع کر دیا تھا

جبکہ صارم سوچنے لگا کہ یہ سزا بہرام شاہ کے لیے اتنی بھی چھوٹی موٹی نہیں....

ارحام غور سے ان کی بات سن رہا تھا اسے پتہ تو تھا کہ لٹل ڈول اس کے چاچو سے ناراض ہے لیکن کیوں یہ اسے نہیں پتہ تھا

— — — — — — — — — — — — — —

بہرام کرنل سعید کے بنگلے میں پہنچ چکا تھا ابھی وہ بیٹھا ہی تھا جب وہ ڈرائنگ میں داخل ہوئے

السلام و علیکم سر

اس نے کھڑے ہوتے جواب دیا

یار اب اتنے تکلف کی بھی ضرورت نہیں ہے.... تم میرے گھر پر ہو ڈیوٹی پر نہیں جو سر کہو

وہ اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے خود بھی اس کے سامنے بیٹھ گئے

جی انکل اور سنائیں کیسے ہیں آپ

اس نے ہلکا سا مسکراتے جواب دیا

برخوردار میں ٹھیک ہوں تم سناؤ

انہوں نے سگار سلگاتے کہا

جی الحمداللہ سب ٹھیک بس ادھورا کام مکمل کرنے والا رہتا ہے بہرحال آپ بتائیں سب خیریت ہے

اس نے سنجیدگی سے کہا

ہمم.... خیریت ہی ہے بس اسلام آباد ایجینسی نے تمہیں طلب کیا ہے.... کچھ دنوں تک تمہیں اسلام آباد کے لیے نکلنا ہے اور وہاں سے تمہیں یورپ کے لیے جانا ہے.... ایجینسی سے ہی تمہیں تمہاری نئی شناخت مل جائے گی..... جو ثبوت اکٹھے کیے ہیں انہی کے ذریعے یورپ کے

مختلف ملکوں سے پاشا عبدالرحمن کے قائم کردہ ایجنڈوں کا خاتمہ کرنا ہے

ان کی بات پر کچھ دیر کے لیے وہ خاموش ہو گیا

اگر تم چاہو تو ریسٹ لے سکتے ہو.... تھوڑے عرصے تک

انہوں نے اسے دیکھتے کہا

نہیں انکل اس کی ضرورت نہیں.... جتنی جلدی ہو سکے میں یہ ختم کرنا چاہتا ہوں

اس کی بات پر انہوں نے سر ہلا دیا

اس کے بعد وہ تھوڑی دیر اور ان سے بات کرتا رہا اور پھر اجازت لیتا آ گیا

وہ بچپن سے ہی انہیں جانتا تھا کیونکہ وہ اس کے بابا کے کالج کے فرینڈ بھی تھے

— — — — — — — — — — — — — —

صارم اور حیدر دونوں اپارٹمنٹ میں موجود فرنچ فرائز سے لطف اندوز ہو رہے تھے

ویسے حیدر تمہارا کا خیال ہے کہ کرنل صاحب نے میر کو کس لیے بلوایا ہے

صارم سوچتے بولا

ہنہہ....پوچھ تو ایسے رہے ہو کہ جیسے میں نے شاہ کو بلوایا ہے....کیا پتہ کہنا ہو کہ برخوردار ہم نے تمہاری بیوی کو واپس لانے کے لیے ایک ٹیم تشکیل دی ہے جو ہمارے بنائے پلین پر عمل کرے گی اور حورم کو باحفاظت واپس لائے گی

حیدر آخر میں کرنل سعید کی نقل اتارتے بولا جس پر صارم ہنسنے لگ گیا

یار پھر بھی فرزام ویسے غلط کر رہا ہے..... حورم کا معاملہ ہے اسے خود فیصلہ کرنے دے وہ صارم ساتھ کوک پیتے بولا

ایک طرف سے دیکھا جائے تو لگے گا کہ غلط کر رہا ہے فرزام لیکن تم نہیں سمجھو گے صارم.... جس طرح اس نے حورم کو رکھا ہے اس کا حورم کے لیے پیار... وہ اب کیسے برداشت کر لے کہ ایک بار اس کی جان سے عزیز بہن کی جان خطرے میں تھی..... مانا کہ بہرام کی فل سیکیورٹی اس کے ساتھ تھی لیکن وہ نہیں مانے گا..... اب دیکھ لو میرا ہی بڑا دل ہے جو میں نے اپنی بہن تجھ جیسے دے دی...

آخر پر وہ مصنوعی ناک چڑھاتے بولا

ویٹ ویٹ.... ویٹ.... کیا مطلب ہے کہ تجھ جیسے... ہنہہ... میر صارم علی شاہ تجھے ایسا ویسا لگتا ہے

وہ حیدر کو کشن مارتے بولا اور ابھی مزید مصنوعی رعب جھاڑنے ہی لگا تھا کہ تبھی انہیں باہر کے دروازے کا لاک کھولنے کی آواز آئی اور پھر کسی کے قدموں کی چاپ

وہ دونوں ابھی بھاگنے کی تیاری میں تھے ہی جب بہرام لاؤنج میں داخل ہوا

اسے دیکھ کر انہوں نے زبان دانتوں تلے دبائی

www.classicurdumaterial.com

بہرام کبھی ان دونوں کی شکل دیکھے تو کبھی لاؤنج کی حالت جہاں ہر چیز بکھری پڑی تھی مختلف چیزوں کے ریپر ادھر ادھر بکھرے, ٹیبل پر کوک گری ہوئی,فرنچ فرائز کے باؤل پڑے ہوئے اور کشن بھی ادھر ادھر پڑے

شا...شاہ دیکھ یہ ہم نے نہیں کیا

حیدر نے کہا تو بہرام ابرو اچکا کر اسے دیکھا

نہی...نہیں اس کے کہنے کا مطلب ہے کہ ہم نے ہی کیا ہے لیکن غلطی سے...یار

اس کے گھورنے پر اس کی آواز آہستہ ہو گئی

تم دونوں کو میں نے کسی مشن پر ساتھ کیا خاک رکھنا....لگتا ہے پچھلی بار بھول گئے

پچھلی بار کو یاد کرتے دونوں نے ہی سر جھکا لیا کیونکہ پچھلی بار انہیں سیدھا اپارٹمنٹ سے نکال دیا گیا تھا اتنی بے عزتی کے بعد بھی وہ بھول گئے تھے

بہرام دونوں ہاتھ سینے پر باندھے انہیں دیکھ رہا تھا

دل تو میرا کر رہا ہے کہ تم دونوں کو آج کھڑکی سے سیدھا دھکا دوں مطلب حد ہو گئی ہے....اگر کام نا نا ہوتا تم دونوں سے تو کرنا تو ایسا ہی تھا...بہرحال پانچ منٹ تک مجھے پورا لاؤنج صاف چاہیے اور روم میں ملو

www.classicurdumaterial.com

وہ دونوں کو تنبیہ کرتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا

پیچھے سے انہوں نے سکھ کا سانس لیا

افف...شکر ہے بچ گئے...لیکن ویسے یہ اتنی جلدی آ گیا ہے

صارم چیزیں اٹھاتا بولا

ہاں...اب کرنل صاحب نے اسے رات تو رکھنا نہیں تھا....آنا تو ہے تھا واپس

حیدر نے کہا اور اگلے پانچ منٹوں میں انہوں نے ساری چیزیں ترتیب سے رکھیں اور پھر سامنے ایک کمرے کی جانب چل دیے جو کہ بیڈ روم کے ساتھ والا تھا

وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے جب بہرام کمرے میں داخل ہوا اور سربراہی کرسی پر بیٹھا

فائلز اور مختلف پیپرز لیپ ٹاپز پہلے سے ہی میز پر تھے

ان پیپرز میں ساری تفصیل ہے کہ یورپ کی کن کن جگھوں پر حملہ کرنا

حیدر نے کچھ پیپرز اس کے سامنے کیے

اور ان فائلز میں ان کے ساتھ کی گئیں ڈیلز کے ثبوت ہیں....جو کہ ہمارے ساتھ ہی ہوئی تھی

صارم نے فائلز اس کی طرف بڑھائیں اور اس نے ایک نظر میں انہیں دیکھا

www.classicurdumaterial.com

ٹھیک ہے میں کچھ دنوں کے لیے اسلام آباد کے لیے نکل رہا ہوں اور پیچھے سے سارا کام تم دونوں کے ذمے ہو گے....اور ہاں عاشر چودہدری کی تلاش بھی جاری رکھو.... پچھلی بار تو جانے دیا تھا اس بار نہیں بچنا چاہیے.....

اس کی انگلیاں اب لیپ ٹاپ پر تیزی سے حرکت کر رہی تھیں جب کہ دماغ مختلف سوچوں میں الجھا ہوا تھا

تھوڑی دیر بعد صارم اور حیدر جا چکے تھے جب کہ وہ اپنے کام میں مصروف تھا جب غیر ارادہ اس کی نظر سامنے رکھی ایک براؤن فائل پر پڑی تھی اور ساتھ ہی اس کی یاد بھی ہوا کے جھونکے کی مانند اسے مسرور کر گئی

یہ تب کی بات تھی جب وہ صارم کے ساتھ ایک پارٹی سے سمگلنگ کی ڈیل کے متعلق ایک مال میں میٹنگ اٹینڈ کرنے پہنچا جب صارم کی نظر حورم پر پڑی تھی صارم کے سامنے بھی اس نے لاتعلقی ہی ظاہر کی جب اسے حیدر کا میسج کا آیا کہ عاشر نے دو آدمیوں کو حورم کو اٹھوانے کے لیے بھیجا ہے اس نے صارم کو میٹینگ کے لیے بھیج کر حورم کو ڈھونڈتے پارکنگ ایریا پہنچا تھا لیکن اس سے پہلے ہی وہ ان لوگوں کا کام تمام کر چکی تھی ابتھنز میں بھی اس کی نظر حورم پر تھی لیکن اس نے مارشل آرٹ بھی سیکھا تھا یہ اسے نہیں تھا پتہ بہرحال وہ اس کے پاس پہنچا اور وہ اسے دیکھ کر حیران ہوئی تھی جب پیچھے سے ایک آدمی نے حملہ کرنے کی کوشش کی تو اس نے حورم کو اپنی اور کھینچا تھا اور جواباً اس پر حملہ کر دیا اور جس سے وہ وہی

دم توڑ گیا اور اسی کی پستول سے دوسرے کا نشانہ لیا تھا ویسے بھی دونوں کے زندہ رہنے کا کوئی فائدہ تو تھا لیکن حورم کے لیے سب کچھ حیران کن تھا اور تب اس کا بہرام سے ڈرنا.....اور اس کا ڈرتے پوچھنا کہ آپ کون ہیں تب تو اسے واقعی ہی نہیں پتہ تھا کہ وہ کون ہے................صرف نام سے زیادہ وہ نہیں جانتی تھی

حورم کے وہاں سے جانے کے بعد اس نے خاور کو حورم کے پیچھے بھیجا تھا اور خود میٹنگ اٹینڈ کرنے چلا گیا اور اس میٹنگ میں اس نے اپنا گیٹ اپ چینج کیا تھا براؤن لینز لگا کر اور آرٹیفیشل ہی براؤن داڑھی کا بھی استعمال کیا تھا......

_ _ _ _ _ _ _ _ _

سورج کی ہلکی ہلکی کرنیں اس کے کسمسانے کا سبب بنیں.....اس نے آنکھیں کھولیں تو خود کو کسی کے مضبوط حصار میں پایا آبش نے کروٹ لی تو دیکھا کہ فرزام اسے بازؤوں کے گھیرے میں لیے سو رہا تھا لیکن وہ تو گیسٹ روم میں تھیں تو یہاں کیسے آ گئی

اس نے اپنا آپ چھڑوانا چاہا لیکن اس کا حصار اتنا بھی کمزور نا تھا

آبش نے اس کے بازو کو ہٹانا چاہا تو فرزام کی آنکھ کھل گئی

چھوڑیں مجھے اور کیوں لائے ہیں یہاں

وہ اس کا بازو ہٹاتے بولی جب فرزام نے اسے مزید قریب کیا

www.classicurdumaterial.com

چھوڑنے کے لیے تھوڑی پکڑا ہے

فرزام کہتے ہی اس پر جھکا

چھوڑنے تو والے ہی ہیں

اس نے نظریں چراتے کہا ورنہ اس کی قربت اس کی جان نکال رہی تھی

لیکن چھوڑا تو نہیں نا

اس کی بات پر آبش نے کچھ کہنا چاہا جب اس نے اس کے منہ پر انگلی رکھ دی

اب کچھ نہیں بولی گی اور آبش فرزام چوہدری کبھی بھی فرزام چوہدری کی قید سے آزاد نہیں ہو سکتی....

فرزام نے کہتے ہی اس کے سر پر بوسہ دیا جب کے آبش کو اپنی جان جاتی محسوس ہوئی

وہ دونوں آج فارم ہاؤس جانے کے لیے تیار تھے بہرام نے خاور کو کہہ دیا تھا کہ وہ فارم ہاؤس سے گارڈز کو بھیج دے آج ارحام بھی اس کے ساتھ تھا

وہ فریش ہو کر ڈریسنگ کے سامنے کھڑا بال بنا رہا تھا جب ارحام کمرے میں داخل ہوا

چاچو آئی ایم ریڈی

وہ خوش ہوتا اس کے قریب آیا بہرام نے اسے دیکھا بالکل سیم اس کی طرح کی ڈریسنگ کی ہوئی تھی اس نے بلیک جینز پر وائٹ ٹی شرٹ کے اوپر بلیو جیکٹ اور وائٹ شوز پہنے وہ حد سے زیادہ کیوٹ لگ رہا تھا

واؤ میرا شیطان تو بہت ہی پیارا لگ رہا ہے

بہرام نے اسے اٹھا کر اپنے سامنے ڈریسنگ پر بٹھا دیا اور خود بال سیٹ کرنے لگا پھر پرفیوم اٹھا کر پہلے خود پر سپرے کی اور پھر ارحام....اب وہ دونوں بالکل تیار تھے

خاور کا میسج آ چکا تھا کہ وہ پہنچ چکا ہے

تھوڑی دیر تک وہ دونوں بلیک گلاسز لگائے باہر پہنچ چکے تھے بہرام نے خاور سے اپنی بلیک ہیلکس کی چابی لی اور پہلے ارحام کو فرنٹ سیٹ پر بٹھایا اور پھر خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا جب کہ اس کی گاڑی کے پیچھے خاور کی گاڑی تھی اور ساتھ ہی اس کے گارڈز..........

— — — — — — — — — —

آبش فریش ہو کر نکلی تو فرزام اس کے انتظار میں بیٹھا تھا اس نے آبش کو اپنے قریب بلایا وہ اس کے پاس کاؤچ پر بیٹھ کر سوالیہ نظروں سے فرزام کو دیکھنے لگی

آبش ایم سوری مجھے پتہ ہے کہ میں اس معاملے میں تھوڑا خود غرض ہو گیا ہوں سب کی طرح شاید تم بھی مجھے غلط سمجھو لیکن یقین کرو میں خود کو اس معاملے میں بے بس محسوس کرتا

ہوں میں نہیں جانتا کہ میں صحیح کر رہا ہوں یا غلط لیکن میں حورم کے معاملے میں اب کسی پر بھروسہ نہیں کر سکتا.... تم نہیں جانتی کہ وہ میرے لیے کیا ہے....ماما بابا کے جانے کے بعد اب تم دونوں ہی میری زندگی ہو.... میں جانتا ہوں کہ پچھلے دنوں میں میں نے تمہارے ساتھ غلط کیا لیکن

وہ اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیے کہہ رہا تھا

میں تم سے بھی محبت کرتا ہوں آبش اور میں چاہتا ہوں کہ تم تو مجھے سمجھو کہ کوئی بھائی یہ سب برداشت کر سکتا ہے کیا......

آبش نے اس کی طرف دیکھا وہ اس سے کہنا چاہتی تھی کہ بہن کی محبت میں اتنی آگے بھی نا چلے جائے کہ وہ حورم کی حالت کو ہی نا سمجھ سکے....وہ کہنا چاہتی تھی کہ اس وقت حورم کو آپ سے زیادہ بہرام کی ضرورت ہے لیکن وہ اب کچھ کہہ کر دوبارہ بدمزگی پیدا نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ فرزام کچھ نہیں سمجھے گا اب وقت ہی اسے سمجھائے گا اور جب وقت سمجھائے گا تب تو بہت دیر ہو چکی ہو گی.........

فارم ہاؤس میں ان کی گاڑیاں ایک سیدھ میں داخل ہوئیں....بہرام نے اترتے چابی خاور کو پکڑائی اور ارحام کو لیے آگے بڑھا

www.classicurdumaterial.com

چلوچلو کدھر

ارحام نے اسے اندر کی طرف بڑھتے دیکھ کر کہا

یار پہلے بیٹھ تو جائیں پھر چلتے ہیں

بہرام نے کہا کیونکہ وہ اس کا ارادہ جان چکا تھا

نہیں...بالکل نہیں...بعد میں بیٹھیں گے....پہلے ہم ایریل سے ملنے جا رہے ہیں

ارحام یار تم جاؤ...میں تھوڑی دیر تک آؤں گا

بہرام....پہلے آپ بتائیں کہ آپ نے کیا خاص دکھانا ہے مجھے

بہرام اس کے گرد شال لپیٹ رہا تھا جب حورم نے منہ بناتے کہا اس وقت صبح صبح یوں منہ بناتے وہ بہرام کو اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ وہ بتا نہیں سکتا بہرام تو اس کی ہر ادا پر اپنی جان وارنے کو تیار تھا

اس نے کچھ کہے بنا جھک کر نرمی سے حورم کو اپنی باہوں میں اٹھایا اور آرام سے باہر کی جانب بڑھا

بہرام...کیا کر رہے ہیں سارے گارڈز ہوں گے باہر...پلیز نیچے تو اتاریں

وہ سرخ چہرہ لیے بولے البتہ بازو اس کی گردن کے گرد حمائل تھے وہ صبح سے اسے بتا نہیں رہا تھا کہ آخر بہرام نے اسے کیا دکھانا ہے

بہرام.....

وہ راہداری سے گزرتا باہر کی جانب بڑھنے کی بجائے فارم ہاؤس کی پچھلی جانب بنے دروازے کی طرف بڑھا جب حورم نے اس کے نام پر زور دیتے اسے پکارا اس کے انداز پر وہ دلکشی سے مسکرا دیا

جی جان بہرام

اس نے محبت پاش لہجے میں کہا جس پر حورم جھینپ دی

کوئی دیکھ لے گا نا

وہ باہر آ چکے تھے جب اس نے آہستہ آواز میں کہا

میرے یہاں ہوتے کسی کی بھی نہیں جرات کہ وہ بیک سائڈ کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھے... ہمیں دیکھنا تو دور کی بات ہے

وہ اسے ایک کورنر کی طرف لایا اور نیچے اتارا

یہاں پر تو کچھ بھی نہیں

اس نے حیرانگی سے پوچھا کیونکہ اس کے سامنے دیوار اس کا منہ چڑا رہی تھی کیا بہرام اسے دیوار دکھانے لایا تھا

اچھاا....واقعی ہی کچھ نہیں

وہ خود حیرانگی سے بولتا آگے بڑھا اور کورنر پر ہاتھ رکھتے دیوار پر آہستہ سے دباؤ ڈالا جس سے وہ آگے کو سرک گئی

یہ...یہ کیا تھا

حورم حیرانگی کے سمندر میں ڈوبی اس سے پوچھ رہی تھی جب اس نے غور کیا تو پتہ چلا کہ وہ ایک دروازہ ہی تھا لیکن اس طرح بنایا گیا تھا کہ دویوا کا حصہ معلوم ہوتا تھا

وہ دوسری طرف آئی لیکن اندر کا منظر ہی الگ تھا....سامنے ایک طرف کھلا سا میدان کی طرح بنا حصہ جبکہ دوسری طرف لہلہاتے درخت تھے اور ایک طرف کچھ عجیب سا بنا ہوا تھا

وہ ابھی دیکھ ہی رہی تھی جب بہرام نے پیچھے سے آکر اسے باہنوں میں لیا اور حورم کے گرد بازؤوں کا حصار باندھا اور اپنی تھوڑی اس کے کندھے سے ٹکالی جس سے اس کا گال حورم کے گال سے مس ہو رہا تھا....

ہلکی ہلکی ہوا کے جھونکے ماحول کو بہت خوشگوار بنا رہے تھے بہرام نے حورم کے گرد حصار کو مزید تنگ کیا اور اس کے کان کے پاس مخمور لہجے میں سرگوشی نما آواز میں بولا

سنو______!!

تم سے یہ کہنا ہے

کہ تم میری محبت سے کبھی بدگماں مت ہونا

کہ میری زندگانی کے سبھی رستے جو سچ پوچھو

تمہاری سمت آتے ہیں

میں تم سے دور رہ پاؤں یہ اب ممکن نہیں جاناں

سنو۔۔۔!!

عہد محبت کی مجھے تجدید کرنی ہے

پرانی بات ہے لیکن مجھے پھر بھی یہ کہنی ہے

مجھے تم سے محبت تھی،

مجھے تم سے محبت ہے

ہر اک موسم تمہارا ہے

تمہارا ساتھ پیارا ہے۔۔۔!!

حورم آنکھیں بند کیے اس کے جذبات سے چور لہجے کو محسوس کر رہی تھی جب اسے اپنے گال پر بہرام کے ہونٹوں کا لمس محسوس ہوا اس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور بہرام کی طرف رخ کر کے اس کے گلے میں اپنی بانہیں ڈالیں

آپ کو پتہ ہے کہ مجھے سب سے زیادہ کیا سکون دیتا ہے

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھے کہہ رہی تھی جبکہ بہرام نے اسے زیادہ قریب کیا

کیا سکون دیتا ہے

بہرام نے اپنا ماتھا حورم کے ماتھے سے ٹکایا

www.classicurdumaterial.com

یہی جب آپ کہتے ہیں کہ "مجھے تم سے محبت ہے" بہت سکون دیتا ہے میں اپنے لیے آپ کی محبت آپ کی آنکھوں میں دیکھ سکتی ہوں لیکن میں ہمیشہ سننا چاہوں گی آپ کے منہ سے

آپ کو پتہ ہے بھوک صرف کھانے کی ہی نہیں لگتی

بعض دفعہ لفظوں کی بھی لگتی ہے

اس ایک جملے کی بھی لگتی ہے کہ

"مجھے تم سے محبت ہے"

اس کا ایک ہاتھ بہرام کی گردن کے پچھلے حصے پر نقش و نگار بنا رہا تھا اس کی بات پر وہ دلکشی سے مسکرایا جس سے اس کے ہونٹ کا تل بھی مسکرایا

حورم کا دوسرا ہاتھ اب اس کے ہونٹ کے تل پر تھا

پھر اس نے تھوڑا اوپر ہو کر نرمی سے تل پر اپنے ہونٹ رکھ دیے جسے بہرام نے آنکھیں بند کیے روح کی گہرائیوں سے محسوس کیا محبت کی فضا نے ان دونوں کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا

یہ دوسری دفعہ تھا جب حورم نے خود پیش رفت کی تھی

بہرام نے دیکھا تو وہ اب نظریں جھکائے کھڑی تھی لیکن اس کے ہاتھ ابھی بھی اس کے گرد تھے وہ دونوں ایک دوسرے کے اتنے قریب تھے کہ انہیں ایک دوسری کی سانسوں کی تپش محسوس ہو رہی تھی بہرام کا ایک ہاتھ اس کے گرد تھا جب کہ دوسرے ہاتھ اس کے چہرے کے گرد اور اس کا انگوٹھا اس کے نچلے ہونٹ کو سہلا رہا تھا

اور تمہیں پتہ ہے حورم کے مجھے سب سے زیادہ سکون کب ملتا ہے جب تم میرے قریب ہوتی ہو, جب میں تمہیں اپنے پاس پاتا ہوں

گھمبیر لہجے میں کہتا وہ اس کے ہونٹوں پر جھکا اور شدت بھری مہر ثبت کی

حورم نے اپنے ہاتھوں میں اس کی شرٹ جکڑی ہوئی تھی تھوڑی دیر بعد وہ پیچھے ہٹا تو دونوں کی سانسیں پھول رہی تھیں حورم گلابی چہرہ لیے خفا نظروں سے اسے گھور رہی تھی جس پر بہرام کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی

That's not fair my queen

تم کر سکتی ہو لیکن میں نہیں...

اس نے اپنی شوریدہ دھڑکنوں پر قابو پایا اور ادھر ادھر نظریں دوڑائیں

ادھر کیوں آئیں ہیں ہم

جب کچھ نا بن پایا تو یہی پوچھ بیٹھی لیکن نظریں نہیں ملائیں

ہمم...لگتا ہے ایک بار پھر کر کے بتانا پڑے گا کہ کیا کرنے آئے ہیں

وہ شرارتی نظروں سے کہہ رہا تھا

بہرام....میں واپس جا رہی ہوں

وہ جانے کے لیے مڑی جب اس نے اسے کندھوں سے تھاما

www.classicurdumaterial.com

اوکے...اوکے..آؤ دکھاؤں

وہ ہنستے ہوئے بولا

پھر اسے لیکر دوسری جانب بڑھا جہاں پر پتھروں سے کچھ عجیب بنا ہوا تھا حورم اس کے ایک بازو کے حصار میں ہی تھی اور بڑے غور سے اسی جانب دیکھ رہی تھی جب بہرام نے مخصوص سیٹی کی آواز نکالی جس سے وہاں سامنے کوئی ہلچل ہوئی لیکن جو وہاں ان پتھروں سے نکلا وہ اس کی جان نکالنے کے لیے کافی تھا وہ آنکھیں پھاڑے اسے اپنی جانب ہی بڑھتا دیکھ رہی تھی جب وہ چیخی

بہرام......

اور سرعت سے بہرام کے پیچھے چھپ گئی اور اس کی شرٹ کو دبوچ لیا

یہ...یہ کیا ہے بہرام

وہ بس رو دینے کو ہی ہو گئی تھی یہ شخص اس کا جان نکالنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتا تھا جب کہ وہ اس کی حالت سے لطف اندوز ہو رہا تھا

یار... تم اتنا ڈر جاؤ گی

وہ نیچے اس کے پاس بیٹھ گیا جو اپنا منہ اس کے پاؤں کے ارد گرد کر رہا تھا

میرا شیر.....

بہرام اب اس کی پیٹھ سہلا رہا تھا

بہرام...کیا کر رہے ہیں آپ

حورم اب بھی خوفزدہ تھی

ادھر آؤ

اس نے اپنا ہاتھ حورم کی طرف بڑھایا

نہیں...میں نہیں آؤں گی...یہ خطرناک بھی ہو سکتے ہیں اور آپ اس کے ساتھ کھیل رہے ہیں

وہ نا میں سر ہلا کر بولی

حورم... مجھ پر یقین ہے نا تو پھر...اور اس سے ڈر رہی ہو... تم اپنا ہاتھ دو

اس نے ویسے ہی نیچے بیٹھتے کہا

لیکن یہ اتنا بڑا ہے

وہ بے بسی سے کہنے لگی

حورم.....

اس نے اب تھوڑا مصنوعی سنجیدگی سے کہا جب اس نے لب کچلتے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیا اور بہرام کے ساتھ ہی گھٹنوں کے بل بیٹھی

یہ ایریل ہے...اور ارحام نہیں ڈرتا تو تم ڈر رہی ہو یار...دیکھو کچھ بھی نہیں کہے گا

مطلب یہ ایریل ہے جس کا ارحام ذکر کرتا ہے..بہرام اتنا بڑا شیر وہ بھی شیر اور ارحام کو بھی آپ ملواتے رہے ہیں...یہ اتنا نقصان دہ ہو سکتا ہے...یہ حملہ بھی کر سکتا ہے

وہ حیرانگی سے کہہ رہی تھی

ہو سکتے ہیں نقصان دہ لیکن یہ نہیں ہے...یہ بہت چھوٹا تھا جب یہ یہاں آیا تھا اور میں نے بہت پیار سے اسے پالا ہے

اس کے پیار والی بات پر حورم نے منہ بنایا جس پر وہ ہنسا

اور اگر اس نے حملہ کیا تو

ایک اور سوال پوچھا گیا

نہیں کرتا...کیونکہ جن جبڑوں کے نوکیلے دانتوں سے یہ حملہ کرتے ہیں وہ ایریل کے نکلوا چکے ہیں جس سے یہ اپنے دانتوں سے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتا اور اس کے پنجے کے ناخن بھی نہیں ہیں اس لیے پریشان نا ہو...تم تو ایسے ری ایکٹ کر رہی ہو جیسے میں پہلا ہوں جس نے ایک شیر پالا ہوا ہے.....

ایریل بھی نرم گھاس پر اپنے پنجوں کے بل لیٹا ہوا تھا جب کہ بہرام اس کی گردن کے بڑھے ہوئے بالوں میں ہاتھ چلا رہا تھ

www.classicurdumaterial.com

آپ اس سے اچھا کوئی کتا ہی پال لیتے

وہ اب بھی مطمئن نہیں تھی

تو اس میں کیا ہے.....یہ شیر بھی ان کی طرح ہی ہوتے ہیں...انہیں بھی سیکھنے اور جاننے کا شوق ہوتا ہے اور اپنے مالک کے وفادار ہوتے ہیں اور ارحام تو ایریل کو نا جانے کیا کچھ سکھا چکا ہے...

بہرام نے کہتا حورم کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا

یہ دیکھو اگر تم نے اسے قائل کرنا ہے تو ایسے ہاتھ پھیرو

ان دونوں کے ہاتھ اب ایریل کے گھنے بالوں کے نیچے چھپ چکے تھے اور حورم بھی بہرام کی دیکھا دیکھی ایریل کی گردن کو سہلا رہی تھی جس سے اس نے اپنا سر مزید نیچے کر لیا جیسے اسے سکون مل رہا تھا حورم کا ڈر بھی اب کافی حد تک کم ہو چکا تھا

اور آپ کی غیر موجودگی میں اسے کون سنبھالتا ہے

حورم نے دوسرے ہاتھ سے بہرام کا بازو پکڑا ہوا تھا

اس کے لیے خاص بندے موجود ہیں جو اس کو سنبھالتے ہیں اور اس کا کھانا بھی سپیشل فارن سے ہی منگوایا جاتا ہے

تو اس نے کبھی انسان کا گوشت نہیں کھایا

پتہ نہیں

اس کی بات پر بہرام نے کندھے اچکائے جبکہ کچھ سوچتے مبہم سا مسکرایا

نہی..نہیں..دیکھو میں میں سب سب کچھ بتاتا ہوں لیکن اس شیر کے آگے مجھے مت ڈالو...ہاں میں بتاتا ہوں..

ہاہا...تم اس سے مجھے ڈرا رہے ہو...تم کیا سمجھتے ہو میں ڈر جاؤں گا...میں جانتا ہوں کہ تم کبھی بھی مجھے اس شیر کے آگے نہیں ڈالو گے

لیکن اگلے ہی پل وہ ایریل کے شکنجے میں تھا جب کی اس آدمی کی چیخیں فارم ہاؤس میں گونجنے لگیں

کیا سوچنے لگ گئے

حورم نے اسے متوجہ کیا

وہ جو سوچ رہا تھا کہ مختلف کیسز میں کیسے اسے ایریل کی ضرورت بعض اوقات پڑ جاتی ہے

حورم کی آواز پر اس کی طرف دیکھا

نہیں کچھ نہیں...

حورم نے اپنا سر اس کے بازو پر ٹکا لیا جبکہ بہرام کا بازو اس کے گرد تھا اور ایریل ان دونوں کے آگے سر جھکائے اپنے پنجے پھیلائے آرام دہ انداز میں لیٹا ہوا تھا

www.classicurdumaterial.com

چلاچوووو.....

ارحام کی آواز پر اس نے اپنی آنکھیں کھولیں

آپ ابھی تک نہیں آئے

وہ بیڈ پر اس کے پاس آتے بولا

میں مل آیا ہوں اب آپ آئیں...ایریل آپ کو بھی مس کر رہا ہے

وہ حورم کے خیالوں میں ہی کھویا ہوا تھا لیکن اب اسے جانا ہی پڑتا تھا

محبت ہے مجھے تنہائیوں سے بھی

تمہارے بعد جو ہمراز ہیں میری

مجھے ان آنسؤوں سے بھی

تجھے نا پا کے آنکھوں کیں مچل جاتے ہیں تنہائی میں

کبھی ان وحشتوں سے پوچھ لے جا کر

جدائی کیوں مقدر میں لکھی میرے

دکھوں سے بھی تم پوچھ لینا خود

تیری چاہت زمانے سے زیادہ ہے, کسی ساون سے

جا کر پوچھ لینا تم

مجھے تم سے محبت ہے

جو میرے دکھ ہیں, میرے ساتھ ان سے پوچھ لینا تم

تیری یادیں مری

سرمایا ہستی ہیں خزاں موسم کے ان

لمحوں سے جن میں ہم تم سے جدا ہوئے تھے

پوچھ لینا تم

مجھے تم سے محبت ہے

_ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _

ایریل, تم جانتے ہو کہ تم بہت برے ہو؟ دیکھو مان جاؤ نا, اور پکا تم اس میں بہت کیوٹ لگو گے جیسے میں لگ رہا ہوں.....

ارحام کب سے اسے شرٹ پہنانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن ایریل پہن ہی نہیں رہا تھا وہ جب بھی اس کی گردن کو پکڑ کر پہناتا وہ بار بار اس کی تمام تر کوششوں کو رائیگاں کر دیتا اور خاور پاس کھڑا یہ دیکھ رہا تھا

چھوٹے شاہ...ویسے آپ ایک شیر کو کپڑے کیوں پہنا رہے ہیں

خاور متجسس تھا صبح صبح ہی ارحام نے اسے اپنی ایک شرٹ دیکھائی اور کہا کہ اسی طرح کی ایک بڑی سی شرٹ لانی ہے

آپ کو نہیں پتا نا...اب دیکھیں میں نے کتنی مشکل سے یہ شرٹ منگوائی ہے...آج میں نے بھی بلیک ٹی شرٹ پہنی ہے چاچو نے بھی بلیک ٹی شرٹ پہنی ہے اور کیا ہو جائے گا کہ اگر ایریل بھی بلیک ٹی شرٹ پہن لے گا

وہ اب نیچے گھاس پر ایریل کے پاس بیٹھا افسردگی سے کہہ رہا تھا

بہرام ابھی تک اس سائیڈ پر نہیں آیا تھا اور ارحام نے اب تک ایریل کو نا جانے کتنا تنگ کر چکا تھا کبھی اس سے دوڑ لگواتا اور کبھی فٹبال سے اس کے ساتھ کھیلتا اور اب اسے ٹی شرٹ پہنانا ایسا لگ رہا تھا کہ ایریل اب خود تنگ آ چکا ہے

ارحام نے اسے پیچھے گردن سے پکڑا جب وہ غرایا اور یہ بہت کم ہوتا تھا جب وہ غراتا تھا

اس کے دھاڑنے پر ارحام بھی تھوڑا پیچھے ہٹ گیا اور ایریل کو غصے سے گھورنے لگا خاور ڈر کر آگے بڑھا

چھوٹے شاہ رہنے دیجیے وہ ایک شیر ہے...اور آپ ابھی چھوٹے ہیں

اس نے اس ساڑھے پانچ سال کے بچے کو سمجھانا چاہا

وہ شیر ہے تو کیا ہوا.....میں بھی میر ارحام علی شاہ ہوں...میر بہرام علی شاہ کا ڈیول....میرے آگے یہ شیر کیا ہے..اور ویسے بھی..

ارحام بالکل ایریل کے ساتھ کھڑا ہو گیا جس سے اس کا منہ ارحام کے کندھے تک آ رہا تھا

www.classicurdumaterial.com

یہ دیکھیں...یہ تو مجھ سے چھوٹا ہے ہائٹ میں تو...اور میں کوئی چھوٹا نہیں ہوں

ارحام اب بالکل ایریل کے سامنے کھڑا ہو گیا اور اس کے بڑے سے منہ کو پکڑا اور اپنی سبز آنکھیں اس کی سنہری آنکھوں میں ڈالیں اور اسے گھورنے لگا

دیکھو...میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں اب اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم ایسے کرو...اگر تم نے میری بات نا مانی نا تو...میں تو...ہاں تمہاری گردن کے بال کاٹ دوں گ

وہ ایریل کو کہہ رہا تھا جبکہ ایریل کبھی اس طرف دیکھتا تو کبھی اس طرف جیسے اسے اس میں کوئی انٹرسٹ ہی نا ہو

ارحام تھک کر اس کے پاس بیٹھ گیا اور اس کی گردن کے نچلے حصے کی طرف اس کی گردن کے بالوں میں اپنا چھوٹا سا ہاتھ گھسا کر سہلانے لگا جس سے ایریل بھی آرام سے اپنے پنجوں کے بل بیٹھ چکا تھا جب کبھی ایریل ایسے کرتا تو بہرام بھی یہی کرتا تھا اور ارحام نے اسی سے یہ سیکھا تھا

بہرام نے اسے خود بڑا کیا تھا اور ہر طرح سے اس کا خیال رکھتا تھا اور ایریل کے لیے اس کے سپیشل بندے بھی تھے اور وہ ارحام کو شروع سے ہی ایریل کے پاس لاتا تھا اور اسی لیے اس نے اس کے پنجے کے نوکیلے ناخن بھی نکلوا دیے تھے تا کہ کھیلتے وقت بھی ارحام کو کوئی نقصان نا پہنچے اور زیادہ تر جو شیر پالے جاتے ہیں پہلے ان کے پنجے اور زیادہ تر ان کے جبڑے کے دانت نکلوا دیے جاتے ہیں

www.classicurdumaterial.com

ایریل میں جانتا ہوں کہ تم مجھ سے زیادہ چاچو سے پیار کرتے ہو لیکن یہ بھی دیکھو نا کہ چاچو سے زیادہ میں تم سے پیار کرتا ہوں

ارحام اپنی ضد پر ابھی بھی اڑا تھا اور خاور بہرام کا انتظار کر رہا تھا کہ ارحام صرف اسی کی بات مانے گا

کہ تھوڑی دیر بعد شاہ اسے ادھر آتا دکھائی دیا بہرام کو دیکھتے ہی ایریل اٹھ کر اس کی طرف بھاگا تھا جس سے اس کی گردن کے بال ہوا میں بل کھا کر اڑے

بہرام نے اس کی پیٹھ سہلائی اس نے خاور سے کہہ کر اسے نہلوایا تھا فریش سا ایریل اب اس کے سامنے تھا وہ اٹھ کر ارحام کی جانب بڑھا جو گھاس پر بیٹھا ہوا تھا اس کے پیچھے ایریل بھی ایک شان سے چلتا آیا

میرے شیر کو کیا ہو گیا

بہرام ارحام کے پاس بیٹھ کر شرارتاً بولا

آپ بتائیں چاچو کہ آپ اس نقلی والے شیر سے زیادہ پیار کرتے ہیں یا پھر اپنے اس اصلی والے شیر سے

وہ پہلے ایریل کی طرف اشارہ کر کے بولا اور پھر اپنی طرف

میں تو اپنے اس اصلی والے شیر سے زیادہ پیار کرتا ہوں....

بہرام اسے گدگدی کرتے بولا جس پر وہ ہنسنے لگا

اچھا لیکن یہ نقلی والا شیر کیسے ہو گیا

اس کی بات ہر ارحام نے منہ بنایا

یہ نقلی والا شیر ہے...اگر یہ اصلی والا ہوتا تو یہ سب کچھ کر سکتا تھا لیکن اس سے ایک شرٹ نہیں پہنی جاتی

اس کی بات پر بہرام نے بمشکل اپنی مسکراہٹ روکی

تو یار رہنے دو نا... شرٹ پہنا کر کیا کرنا ہے

اس کی بات پر ارحام نے ایریل کی طرف دیکھا

میں ایریل کو بھی اپنے جیسے بنانا چاہتا تھا لیکن وہ بات ہی نہیں مان رہا

بہرام نے ارحام کو اٹھا کر اپنی گود میں بٹھایا

بالکل نہیں...میرے ارحام کی طرح کوئی بھی نہیں ہو سکتا....یہ ایریل بھی نہیں

اس کی بات پر ارحام نے اپنی سبز جھیل سی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا ارحام کی آنکھوں کی ساخت بالکل بہرام کی طرح تھی بس رنگت مختلف تھی

PDF LIBRARY 0333-7412793

www.classicurdumaterial.com

میرا شہزادہ

بہرام نے جھک کر اس کے گلابی گال کو چوما اور ہلکا سا کاٹا بھی

چلاچووو....اب میں بھی آپ کو کاٹوں گا

اس کے انداز پر وہ ہنسنے لگ گیا

آبش کمرے کی چیزیں سمیٹ رہی تھی جب اس کے فون پر بہرام کی کل آئی

بہرام نے اسے اپنے جانے کے بارے میں انفارم کیا تو آبش بولی

بہرام...تم یورپ جا رہے ہو لیکن وہاں سے آنے کے بعد تمہیں یہ مسئلہ سورٹ آؤٹ کرنا ہو گا

میں جانتا ہوں آبش..اگر ابھی نا جانا ہوتا تو کب کا کر چکا ہوتا اور ہاں اب حورم تمہارے حوالے ہے...اس کا خیال رکھنا

یہ کہنے کی ضرورت بھی ہے...اپنے سے زیادہ اس کا خیال رکھتی ہوں اس کی فکر مت کرو اور جلد ہی آنے کی کوشش کرنا

یہ سچ بھی تھا ان دنوں آبش اپنے سے زیادہ حورم کا خیال رکھتی تھی اس کی میڈیسنز اس کی واک ڈاکٹر سے چیک اپ ویسے تو وہ خود بھی ڈاکٹر تھی لیکن حورم کے معاملے میں وہ کوئی کوتاہی نہیں برتنا چاہتی تھی

جبکہ حورم جو آبش سے بات کرنے آئی تھی دروازے سے پلٹ گئی اور اپنے کمرے میں آ کر بیڈ پر بیٹھ گئی

بہرام آپ کیوں نہیں سمجھتے کہ مجھے آپ کی ضرورت ہے اور کسی کی نہیں....

آنکھوں سے آنسو باڑ توڑ کر بہنے لگے اس کی کیفیت کو کوئی بھی نہیں سمجھ رہا تھا

نا جانے خوشیاں کیوں مجھ سے روٹھ گئیں ہیں... بھائی خود کیوں نہیں سمجھ رہے... میں کیسے خود انہیں کہہ سکتی ہوں... اب میں انہیں ناراض تو نہیں کر سکتی کیونکہ ماما بابا کے بعد وہی تو ہیں

اس نے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھتے سوچا جہاں ایک اور وجود سانسیں لے رہا تھا اس کی پریگننسی کو تین ماہ ہو چکے تھے

یونہی دوریوں میں گزر گئی

کبھی وہ جدا

کبھی میں جدا

انہیں چاھتوں کے حصار میں

کبھی میں رکی

کبھی وہ رکا

وھی راستے وھی منزلیں

www.classicurdumaterial.com

وھی جستجو

نہ اسے خبر نہ مجھے پتہ

مگر آگ میں تری جاں بلب

کبھی میں جلی

کبھی وہ جلا

ترا کھیل بھی کیا عجیب ھے

اے مرے خدا

نہ وہ بے وفا

نہ میں بے وفا

ترا عدل بھی ھوا کیا ھوا

کہ نہ مل سکے

نہ ھی میں اسے

نہ ھی وہ مجھے

یونہی دُوریوں میں گزر

مری زندگی مرے ھمنوا،،

---

www.classicurdumaterial.com

رات اپنے پر پھیلائے بیٹھی تھی اور ہر طرف خاموشی کا عالم تھا

ایسے میں وہ راہداری سے ہوتا باہر آیا اور پھر اسی خاموشی سے وہ نیچے بنے تہہ خانے کی جانب بڑھا جبکہ خاور اس کے پیچھے تھا بیسمینٹ کی سیڑھیوں سے ہوتا وہ نیچے آیا جہاں گھپ اندھیرا تھا اس نے آخری سیڑھی پر کھڑے ہوتے دیوار پر لگے سوئچ سے بٹن دبایا جس سے ہلکی سبز رنگ کی روشنی چاروں طرف پھیلی تھی بڑے سے تہہ خانے میں وہ ایک طرف آیا جہاں پر کوئی وجود لٹکا ہوا تھا اس کے دونوں ہاتھوں کو زنجیروں سے اوپر کی طرف باندھا گیا ہوا تھا

اس نے خاور کو اشارہ کیا جس پر اس نے اسے کھولا اور لا کر ایک کرسی پر بٹھایا اس کی ابتر حالت اس بات کا ثبوت تھی کہ اس کی روز ہی خاطر تواضع ہوتی تھی

بہرام اس کے سامنے دوسری کرسی پر بیٹھا اور اب ان دونوں کے درمیان ایک میز تھا جب کہ خاور بہرام کے پیچھے تھا

لگتا ہے میری غیر موجودگی میں بھی مہمان نوازی خوب کی گئی ہے

بہرام مبہم سا مسکراتا خاور سے بولا جس پر خاور بھی مسکرا دیا

بہرام آج پہلی بار اس کے سامنے تھا اس نے آخری بار اگر کسی کی ٹھکائی کی تھی تو وہ تھا شیرازی........اس دن حورم کو گھر چھوڑنے کے بعد وہ سیدھا شیرازی کی طرف ہی گیا تھا حورم کو کوئی کچھ کہے اور بہرام اسے چھوڑ دے یہ ہو نہیں سکتا تھا

حورم کی وجہ سے وہ اسے تو بھول ہی گیا تھا

اس کے بازو سامنے میز پر رکھے گئے تو بہرام نے میز کی سائیڈ سے بٹن دبایا جس سے اس کی کلائیوں کو لوہے کی راڈ نے جکڑ لیا

اب اس نے سائیڈ سے ایک تیز دھار والا چاقو نکالا تھا اور اسے اس کی ہتھیلی پر رکھ کر گھمایا

ہمم... تم نے کیا سوچا تھا کہ میری کوئین کو ہاتھ لگانے کی کوشش بھی کرو گے اور بچ جاؤ گے

بہرام نے کہتے ہی چاقو پر دباؤ ڈالا جس سے وہ اس کی ہتھیلی میں ہی پیوست ہو گیا جس پر اس کی چیخ گونجی

اب اس نے دوسری ہتھیلی پر بھی ایسا ہی کیا تھا لوہے کی راڈ کی وجہ سے وہ اپنے ہاتھ کو پیچھے بھی نہیں کر سکتا تھا اور تکلیف سے کراہ رہا تھا

مم.. مجھے مم.. معاف...

اس نے بولنا چاہا

اس دن تمہاری وجہ سے وہ ڈری تھی

بہرام کی سرخ ہوتی آنکھیں صرف اس کے ہاتھوں پر ٹکی تھیں اس نے کہتے ہی اس کے دائیں ہاتھ کی پہلی انگلی کو تین وار میں تین حصوں میں تقسیم کیا تھا اور ہر وار پر اس کی چیخ گونجتی وہ بے بس نظروں سے اپنے سامنے بیٹھے ظالم کو دیکھ رہا تھا

انھی ہاتھوں سے تو نے چھونے کی کوشش کی تھی نا

آہستہ آہستہ اس کی دونوں ہاتھوں کی انگلیاں تین تین حصوں میں تقسیم ہو چکی تھیں اور اس سے تکلیف برداشت کرنا اس کے بس سے باہر...اس نے ایک ہی وار میں اس کے ہاتھوں کو نہیں کاٹا تھا بلکہ ہر وار میں اس کے لیے اذیت تھی

وہ اپنے ہاتھوں سے نکلتے خون کو دیکھ کر تڑپ رہا تھا لیکن یہاں پرواہ کسے تھی

جبکہ سیڑھیوں کی اوٹ میں کوئی کھڑا اس سے ڈر کم اور حیران زیادہ ہو رہا تھا اور وہ وہاں سے چپ چاپ ہی پیچھے ہٹ چکا تھا

خاور نے اسے کھول کر دوبارہ زنجیر سے اس کے بازؤوں کو باندھ کر لٹکایا

بہرام نے ایک مکا اس کے منہ پر جڑا اور پھر ایک کے بعد ایک پنچ اس کو مارتا گیا جبکہ اس ذہن میں کسی کی باتیں گردش کر رہی تھیں

آپ کہاں تھے بہرام مجھے ڈر لگنے لگا تھا

اس نے ایک زور دار پنچ اس کے پیٹ پر رسید کیا تھا جس سے اس کی حالت ادھ موا ہو چکی تھی

بہرام پسینے میں شرابور پیچھے ہٹا اور خاور کی طرف متوجہ ہوا

اسے لاؤ...آج یہ ایریل کی خوراک ہو گا

تھوڑی دیر تک وہ ایریل کی آرام گاہ میں تھے اس کی آواز پر ایریل اپنے غار نما گھر سے باہر نکلا

اور اسے بیدردی سے ایریل کے حوالے کیا جا چکا تھا جس نے اسے چیر پھاڑ کے رکھ دیا تھا

اس کی چیخوں پر کوئی وجود دور کھڑا کسی سوچ میں غرق تھا اور وہ واپس کمرے میں آ گیا

خاور مجھے صبح تک یہ جگہ بلکل صاف اور پہلی جیسی چاہیے

بہرام حکم دیتا وہاں سے ہٹ گیا اور اپنے جھیل کی طرح بنے سوئمنگ پول کی طرف بڑھ گیا

کیسے جیوں گا کیسے

بتا دے مجھ کو

تیرے بنا........

"مجھے ڈر لگتا تھا کہ کہیں آپ مجھ سے الگ نا ہو جائیں..... مجھ سے دور نا چلے جائیں.... کہیں مجھے آپ کے بغیر نا رہنا پڑے......میں نہیں رہ سکتی اب آپ کے بغیر بہرام"

تیرا میرا جہاں

لے چلوں میں وہاں

کوئی تجھ کو نا مجھ سے چرا لے

رکھ لوں آنکھوں میں میں

کھولوں پلکیں نا میں

کوئی تجھ کو نا مجھ سے چرا لے

www.classicurdumaterial.com

بہرام وہیں اس درخت سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا جہاں وہ حورم سے آخری دفعہ ملا تھا

چاروں طرف اندھیرا تھا صرف چاند کی چاندنی ہر طرف پھیلی تھی اور اسے یہ تاریکی اپنے وجود کا ہی حصہ لگ رہی تھی

میں اندھیروں سے گھرا ہوں

آ دکھا دے تو مجھ کو سویرا میرا

میں بھٹکتا اک مسافر

آ دلا دے تو مجھ کو بسیرا

''میں نہیں جانتی بہرام کہ.....ہمارے بچے کو بھی آپ کا پیار مل سکے گا کہ نہیں''

ایک آنسو خاموشی سے نکل کر اس کے گال پر بہہ گیا

جاگی جاگی راتیں میری

روشن تجھ سے ہے سویرا

تو ہی میرے جینے کی وجہ

جب تک ہیں یہ سانسیں میری

ان پہ ہے صدا حق تیرا

پوری ہے تجھ سے میری دعا

"مجھے جانا ہو گا بہرام.... میرے سے اور نہیں رہا جا رہا اب"

تیرا میرا جہاں

لے چلوں میں وہاں

کوئی تجھ کو نا مجھ سے چرا لے

رکھ لوں آنکھوں میں میں

کھولوں پلکیں نا میں

کوئی تجھ کو نا مجھ سے چرا لے

رات ایسے ہی گزر رہی تھی جبکہ کوئی اور بھی تھا جس کی آج نیند اڑ چکی تھی اور شیشے کے اس پار اداسی میں گھرے وجود کو دیکھ رہا تھا

آج کے انکشافات ارحام کے لیے حیران کن تھے وہ سو رہا تھا جب اس کی آنکھ کھل گئی اور بہرام کو ڈھونڈنے کے چکروں میں وہ تہہ خانے تک پہنچ گیا اس نے اپنے چاچو کو کسی کا برا حال کرتے دیکھا تھا

ارحام کمرے میں رکھے چھوٹے سے میز کی طرف آیا جس کے اوپر ایک شو پیس پڑا ہوا تھا اور پاس رکھے سنگل صوفے پر بیٹھ گیا اور اس شو پیس کو دیکھنے لگا جو کہ ایک آئرن بال کلکر تھا جس کے دونوں طرف سٹینڈ تھا اور لوہے کے سات بالز کو لوہے کی ہی رسیوں سے دونوں طرف سے باندھا گیا ہوا تھا

www.classicurdumaterial.com

اس نے اپنی طرف کے آخری بال کو پکڑا اور تھوڑا دور لے جا کر چھوڑ دیا جس سے دوسری طرف کا آخری بال اتنی دور گیا جتنی دور اس نے اپنی طرف والے آخری بال کو کھینچا تھا اور رات کے اندھیرے میں جہاں گلاس وال سے چاند کی روشنی آ رہی تھی خاموش کمرے میں ایک خوبصورت سا ارتعاش پیدا ہوا

چاچو لٹل ڈول کو اتنا چاہتے ہیں کہ کسی نے انہیں ہاتھ لگانے کی کوشش کی تو انہوں نے اسے اتنا مارا

وہ سوچ رہا تھا اب ارحام نے اپنی طرف سے دو بالز کو پکڑا اور انہیں دور لا کر چھوڑ دیا جس سے دوسری طرف سے آخری دو بالز اتنی ہی دور گئے جس سے ساز بجا

لیکن اتنا کیسے چاہتے ہیں چاچو انہیں کہ وہ ان کے بغیر اتنے سیڈ ہیں...یا پھر خود ہی ان سے رہا ہی نہیں جا رہا...کیا لٹل ڈول بھی اتنا ہی چاہتی ہوں گیں چاچو کو

ارحام نے اب اپنی طرف سے تین بالز کو اکٹھے دور لے جا کر چھوڑا جس سے دوسری طرف سے آخری تین بالز بھی اتنی دور گئے اور ایک اکیلا بال اس سارے قصے میں ساکت تھا چاہے اس طرف سے بالز کو اچھالا گیا یا پھر دوسری طرف سے بالز اچھلے وہ اپنی جگہ سے نا آگے ہوا تھا نا پیچھے

کیا مجھے بھی بالکل ویسے ہی لٹل ڈول ملے گی جسے میں بالکل چاچو کی طرح چاہوں گا

وہ بہت کم عمر میں بہت میچیور ہو رہا تھا اور ایک بات سے دوسری کو جوڑ رہا تھا

آج وہ زندگی کے ایک نئے پہلو سے روشناس ہوا تھا محبت کی ایک نئی حقیقت اس پر آشکار ہوئی تھی اور وہ تھی جنونیت.......جو بعد میں نا جانے اس سے کیا کچھ کروانے والی تھی کہ جس کی زد میں جو آتا ہے وہ نا جانے کیا کچھ کھو دیتا ہے لیکن وہ میر ارحام علی شاہ تھا جو اپنی چیز حاصل کرنے کے لیے جنون کو بھی پیچھے چھوڑنے والا تھا

مجھے عشق ہو گا تجھ سے

وہ بھی جنون کی حد تک

فرزام اپنے آفس میں بیٹھا کام میں مصروف تھا جب کوئی بنا ناک کیے اس کے آفس میں داخل ہوا تھا

تم... تم ادھر کیسے آئے

وہ اپنی جگہ سے اٹھ گیا شاید وہ تھا اسی لیے اسے انفارم نہیں کیا گیا تھا

اتنا غصہ سالے صاحب...ریلیکس یار

اس کی بات پر اس نے مٹھیاں بھینچیں بہرام سیدھا اس کی طرف آیا اور پیچھے لگائے بلائنڈز کو فولڈ کیا

کچھ روشنی اندر آنے دیا کرو تا کہ تمہارے دماغ کی کھڑکیوں سے روشنی اندر جا سکے جنہیں تم بند کیے بیٹھے ہو

وہ اب اس کے سامنے تھا

اب کیا لینے آئے ہو... کچھ رہ گیا تھا باقی کیا

اس کی بات پر بہرام ہنسا

کچھ کیا میرا سب کچھ تو تمہارے پاس ہے یار

وہ ٹیبل پر بیٹھا ایسے نارمل بات کر رہا تھا جیسے دونوں میں سب ٹھیک ہو اور یہی بات فرزام کو غصہ دلا رہی تھی

اگر تم سوچ رہے ہو کہ حورم کو واپس پا سکو گے تو بھول ہو گی تمہاری یہ

اس کی بات پر بہرام ٹیبل سے اٹھ کر اس کی طرف آیا

فرزام وقت سے پہلے اپنی آنکھیں کھولو یہ نا ہو کہ بعد میں پچھتانا پڑے اور تب وقت واپس نہیں آئے گا اور اگر تم یہ سوچ رہے ہو کہ مجھے حورم کی پرواہ نہیں تھی تو کان کھول کر سنو اگر تب حورم کو وہاں میں نا نا بھجواتا تو تمہارا اپنا سگا کزن عاشر چوہدری اسے کسی بھی وقت لے کر جا سکتا تھا اور تب میں واقعی ہی کچھ نہیں کر پاتا

فرزام نے چونک کر اس کی طرف دیکھا

عاشر....

اس نے ہولے سے نام دہرایا

— — — — — — — — — — — — — — — — —

بہرام نے لیپ ٹاپ کے ساتھ یو ایس بی ایچ کی اور اس پر ریکارڈنگز چلائیں اور فرزام کو سنایا جو کہ ہونق بنا کھڑا تھا......

اور اب مختلف تصویریں لیپ ٹاپ پر چل رہی تھیں.....

اب بھی نہیں یقین آیا؟

سب کچھ دکھانے کے بعد بہرام بولا

جبکہ فرزام حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا

میں حورم کی حفاظت کرنا بہت اچھے طریقے سے جانتا ہوں فرزام چودھری....اگر تمہیں اپنی بہن عزیز ہے تو مجھے بھی اپنی بیوی عزیز ہے....میں جا تو رہا ہوں لیکن واپس ضرور آؤں گا لیکن تب تک میری امانت تمہارے پاس رہے گی....اور تب مجھے کوئی نہیں روک سکے گا...تم بھی نہیں فرزام.........

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کہہ رہا تھا

بہرام واپس جانے کے لیے مڑا لیکن رک گیا

اور ہاں ایک اور بات.... میں جانتا ہوں کہ یہ سب تمہاری حورم سے محبت ہی تھی جس کی وجہ سے تم نے ہم دونوں کو ایک دوسرے سے دور رکھا لیکن اب مزید اور نہیں اور فرزام تم مجھے دوست سے زیادہ عزیز تھے اور رہو گے.... ابھی تو یورپ جا رہا ہوں...اب واپسی ہر ہی ملاقات ہی ہو گی

وہ اس کی طرف دیکھتا آفس سے نکل گیا جبکہ فرزام کرسی پر بیٹھ گیا اور سر ہاتھوں میں تھام لیا

اس کا اپنا کزن عاشر حورم کو نقصان پہنچانا چاہتا تھا
مطلب اگر بہرام اسے ٹریس نا کرتا تو حورم کے ساتھ کبھی بھی کچھ بھی ہو سکتا تھا اور اس نے اس سب کی سزا بھی اپنی گڑیا حورم کو ہی دی....

اس نے ٹیبل سے ساری فائلز نیچے پھینک دیں اور پانی کا گلاس پی کر سامنے دیوار پر دے مارا.....

لیکن ابھی بھی کچھ نہیں بدلا تھا...اسے اب بہرام کے واپس آنے کا انتظار تھا لیکن کہتے ہیں نا کہ وقت بہت ظالم چیز ہے ایک دفعہ چلا جائے تو واپس نہیں آتا اور اس وقت کی دھاڑ میں بہت کچھ بہہ جاتا ہے کہ بعد میں پچھتاوے کے سوا کچھ نہیں رہ جاتا اور یہ پچھتاوا فرزام چودھری کے حصے میں آنے والا تھا.....

www.classicurdumaterial.com

وہ اس کے کمرے میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہ گہری نیند میں سو رہی تھی وہ چپ چاپ خاموشی سے قدم اٹھاتا اس کے قریب آیا اور اس کے پاس بیٹھ کر اس کے براؤن بال سہلانے لگا

کیا اس نے واقعی ہی غلط کیا تھا؟

اس نے اپنی گڑیا کی طرف دیکھا جو کہ محویت سے سو رہی تھی وہ آج بھی فرزام کے لیے اس کی وہی چھوٹی سی گڑیا تھی جس میں اس کی جان بستی تھی جس کی آنکھوں میں آنسو اس اب بھی اس کا سکون چھین لیتے تھے جس کی چھوٹی سی تکلیف آج بھی اس کو تڑپا کر رکھ دیتی تھی لیکن اب جانے انجانے میں وہی ہی اس کی تکلیف کا باعث بنا تھا

امل تھوڑے دن رہ کر واپس بھی جا چکی تھی اس نے بھی یہ موضوع چھیڑا تھا لیکن فرزام اس موضوع کو شروع ہونے سے پہلے ہی بند کر چکا تھا

''اگر تمہیں اپنی بہن عزیز ہے تو مجھے بھی اپنی بیوی عزیز ہے''....

اسے تب جو حورم کے لیے صحیح لگا اس نے وہی کیا تھا شاید وہ کچھ زیادہ ہی جزباتی ہو چکا تھا یا پھر بے بس.....

وہ اس کے سر پر بوسہ دیتا خاموشی سے اٹھتا کمرے سے نکل گیا

www.classicurdumaterial.com

رات اپنے پر پھیلائے بیٹھی تھی اور اس کی تاریکی سے ہر شے تاریک ہوئی پڑی تھی ہر طرف گہرا سکوت چھایا ہوا تھا اگر شور تھا تو صرف سمندر کی ٹھاٹھے مارتیں لہروں کا جو کہ آ کے پھر سے واپس پلٹ جاتی تھیں اور وہ گاڑی سے ٹیک لگا کر کھڑا ان لہروں کو دیکھ رہا تھا

صبح ہونے تک اس نے اسلام آباد کے لیے نکلنا تھا اور وہاں سے ہی یورپ کے لیے.....لیکن اس کا دیدار کیے بنا جانے کا اس کا بالکل دل نہیں کر رہا تھا....

نا جانے پھر کب تک اس کی واپسی ہو.....

اس کے ساتھ گزارے ہر لمحے اس کے سکون کا باعث تھا.....اسے وہ پل یاد آیا جب وہ اور حورم آخری بار یہاں آئے تھے

افف....بہرام دیکھیں نا کتنا پیارا منظر ہے نا

وہ بہرام کی بانہوں کے حصار میں چاند کی روشنی میں نہائے سمندر کی لہروں کو دیکھ کر بولی

وہ دونوں ساحل سمندر پر بلیک جیپ سے ٹیک لگا کر کھڑے تھے

ہاں....بالکل بہت ہی خوبصورت منظر ہے....میں تم اور سامنے شور مچاتا یہ سمندر

وہ اس کے کان کے پاس بولا جس پر وہ مسکرائی

آپ کے ساتھ تو بتایا ہر لمحہ ہی خوبصورت ہے

اس نے رخ اس کی طرف کیا اور اس کی کالی سحر انگیز آنکھوں میں دیکھا دونوں ہی بلیک جینز پر
نیوی بلیو ہائی نیک پہنے اور اوپر بلیک ہی سلیولیس جیکٹ پہنے انتہائی خوبصورت اور شاندار لگ
رہے تھے ایک دوسرے کے سنگ بہت ہی مکمل......اور اوپر چودھویں کا چاند ان پر اپنی
چاندنی بکھیر رہا تھا

اور اگر کبھی میں تم سے دور ہو گیا تو....

وہ سمندر کی لہروں کو دیکھتا انجانے خدشے کے تحت کہہ رہا تھا جبکہ حورم کو اپنا سانس رکتا
محسوس ہوا تھا

آ...آپ آئندہ کبھی ایسا مت کہیے گا بہرام

اس نے بمشکل ہی اپنا لہجہ نارمل رکھتے غصے سے کہا اور آنکھوں کی نمی چھپاتی رخ موڑ لیا اس کے
انداز پر اس کے ہونٹ مسکرا اٹھے

میری جان تو غصہ ہی کر گئی....اچھا دوبارہ نہیں کہتا....میں بھلا دور رہ سکتا ہوں تم
سے...شادی سے پہلا لگتا تھا کہ شاید رہ لوں گا لیکن نا جانے شادی کے بعد کیسا جادو کیا ہے
تم نے کہ سوچ بھی نہیں سکتا

وہ حورم کو کندھوں سے پکڑتا خود کے قریب کرتا بولا جس پر حورم نے اس کے سینے سے اپنا سر
ٹکا کر بہرام کے گرد بازو باندھیں

www.classicurdumaterial.com

میں بھی نہیں دور رہ سکتی...بہت بری عادت لگائی ہے آپ نے اپنی محبت کی....

اس کے کہنے پر بہرام مسکرانے لگا

میری بیوی میرے سے اتنی محبت کرتی ہے تو آج اس کا ثبوت بھی دے دے....

اس کی بات پر حورم نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا

ک..کیا مطلب

اس کے ہاتھ بہرام کے سینے پر تھے

مطلب تو تم سمجھ گئی ہو مسز

وہ اپنا ہاتھ اس کے چہرہ پر رکھتا اپنے انگوٹھے سے اس کے لال ہونٹ سہلاتے خمار آلود لہجے میں بولا جس پر حورم نے آنکھیں سکیڑ کر گھورا جس پر اس نے مسکراہٹ ضبط کی

ہاں نا.....اب تم بھی اپنی محبت کا ثبوت دو نا کہ تمہیں مجھ سے کتنی محبت ہے جیسے میں دیتا ہوں

وہ ابھی بھی اپنی بات پر بضد تھا

بہت برے ہیں آپ...میں نہیں کر رہی...

وہ سرخ چہرہ لیے خفگی سے بولی

آہ....اگر یہ آخری خواہش ہوئی تب بھی پورا نہیں کرو گی

اس نے کہا تو مزاق میں تھا لیکن حورم کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا

آپ چاہتے کیا ہیں بہرام...سکون ملتا ہے آپ کو ایسی باتیں کر کے یا پھر مجھے یوں تڑپتا دیکھ کر....

وہ اس کے سینے پر مکے برساتے بولی جبکہ نیلی آنکھوں میں پانی تیرنے لگا

حورم....یار اتنا حساس پن...اوکے میری جان اب کبھی ایسی بات نہیں ہو گی اور نا ہی کروں گا لیکن پلیز رونا تو بند کرو نا

وہ اس کے آنسو صاف کرتے بولا

بہت حساس ہوں آپ کے لیے...رات کو آپ کے بغیر سو نہیں سکتی...آپ کے بغیر اس دل کو سکون نہیں ملتا....آپ نا دکھیں تو نظریں بیتاب رہتیں ہیں...نا کسی کے ساتھ دیکھ سکتی ہوں آپ کو...بہت بے بس ہوں آپ کے معاملے میں...

وہ جذبات میں آتے سب کہہ گئی...آفس میں علیینہ کا اس کے آس پاس ہونا کہاں سے اسے برداشت ہوتا تھا بھلا....

بہرام نے اسے کھینچ کر اپنے سینے میں بھینچ لیا اور اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا...جب تھوڑی دیر بعد وہ چپ ہوئی تو شرارتاً بولا

www.classicurdumaterial.com

PDF LIBRARY
0333-7412793

ویسے میں سوچ رہا ہوں کہ ہمارے بچوں کا کیا ہو گا....کیسے دیکھو گی تم مجھے ان کے ساتھ....ویسے حورم ان کے ساتھ شئیر کر لو گی کیا مجھے.... ہمم

وہ آنکھیں میچیں سرخ چہرہ لیے اس کے سینے میں منہ چھپائے تھی

بہرام نا کریں نا پلیز....

اس کی بے بس سی آواز اس کی سماعتوں میں ٹکرائی جس پر اس نے مسکراتے ہوئے اس کے بھورے بالوں پر لب رکھتے اسے مزید خود میں بھینچ لیا

اسے احساس تک نا ہوا کہ اس کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا... کبھی کبھی انسان زندگی کے ایسے موڑ پر بھی آ جاتا ہے کہ جس کے بغیر آپ زندہ نہیں رہنا چاہتے لیکن پھر بھی آپ زندہ ہوتے ہیں...آپ کی سانسیں چل رہی ہوتیں ہیں......وہ چاہتا تو آج بھی حورم کو لا سکتا تھا لیکن اسے لا کر پھر بھی اسے ابھی دوری برداشت کرنی تھی کیونکہ وہ اسے اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتا تھا کیونکہ اگر شاہ پیلس حورم ہوتی تو وہاں اس کا خیال رکھنے والا کوئی نا تھا کیونکہ ارحہ ارحم کے ساتھ واپس اسلام آباد جانے والی تھی اور سمائرہ بیگم اس عمر میں اس کا کتنا خیال رکھتیں اور ملازمین پر وہ بھروسہ نہیں کر سکتا تھا...وہ مطمئن تھا کہ وہاں آبش ہو گی اس کے پاس جو اس کا خیال رکھ سکتی تھی اور ویسے بھی زندگی میں جو ہونا لکھا ہے وہ ہو کر ہی رہتا ہے...ہونے کو بھلا کون ٹال سکتا ہے...

اس نے اپنا چہرہ صاف کیا...

تھوڑی جگہ دے دے مجھے

تیرے پاس کہیں رہ جاؤں میں

خاموشیاں تیری سنوں اور

دور کہیں نا جاؤں میں

"مجھے فکر ہے کہ بعد میں آپ کو پچھتاوا نا آن گھیرے"

وہ اس پل کو یاد کرنے لگا جب حورم نے پہلی بار اس پر اپنا حق جتایا تھا

اپنی خوشی دے کے میں تجھے

تیرے درد سے جڑ جاؤں میں

ملا جو تو یہاں مجھے

دلاؤں میں یقیں تجھے

رہوں ہو کے تیرا سدا

بس اتنا چاہتا ہوں میں

تھوڑی جگہ دے دے مجھے

تیرے پاس کہیں رہ جاؤں میں

خاموشیاں تیری سنوں اور

دور کہیں نا جاؤں میں

www.classicurdumaterial.com

اس کا دل ایک بار صرف اسے دیکھنے کو مچلنے لگا تھا...کہ آخری بار وہ اسے دیکھ سکے

بے سہارہ تیرے بنا میں

تو جو نا ہو میں بھی نہیں

دیکھوں تجھے یارا جتنی دفعہ میں

تجھ پہ ہے آتا مجھ کو یقیں

سب سے میں جدا ہو کہ ابھی

تیری روح سے جڑ جاؤں میں

ملا جو تو یہاں مجھے

دلاؤں میں یقین تجھے

رہوں ہو کے تیرا سدا

بس اتنا چاہتا ہوں میں

اپنے دل کی مچلتی خواہش ہر لبیک کہتا وہ گاڑی کی طرف بڑھا

— — — — — — — — — — — — — — — —

وہ خاموشی سے بالکونی کے رستے ٹیرس میں اترا تھا اور بغیر آواز کیے گلاس ڈور کا دروازہ ان لاک کرتا خانوشی سے ہی اندر داخل ہوا

آدھی رات تو ویسے ہی بیت چکی تھی...وہ اندر آیا تو سامنے ہی وہ دشمن جاں گہری نیند میں تھی....لیمپ کی روشنی میں اس کا چہرہ دمک رہا تھا...گھنیری پلکیں گہرے نیلے سمندر کو چھپائے بیٹھیں تھیں اور پنکھڑی کے مانند گلابی لب آپس میں پیوست تھے...اس کا دل بے اختیار ہی تھم کر پھر دھڑکا تھا.....

اسے اپنے سامنے دیکھ کر کتنا سکون اس کے اندر اترا تھا..

وہ آہستگی سے بیڈ کی جانب بڑھا جس کے وسط میں وہ سو رہی تھی لیکن اس کے پاس بیٹھنے سے پہلے اس کی نظر سائیڈ ٹیبل پر پڑی اور وہ اپنے لب بھینچ گیا...اس کی میڈیسنز کے ساتھ نیند کی گولیاں بھی پڑی ہوئیں تھیں.....

مطلب کے وہ سونے کے لیے ان کا سہارا لیتی تھی... بھلا اسے بہرام کے بغیر کیسے نیند آسکتی تھی.....

عادتوں میں اول ہے میری

تیری بانہوں میں نیند آنا

وہ اس کے سرہانے بیٹھا جو کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو گال کے نیچے رکھے سو رہی تھی....لیکن بے سکونی نیند میں بھی واضح تھی.....

وہ آہستہ سے اس کے سر پر انگلیاں چلانے لگا اور کمفرٹر ہٹاتا تھوڑا سا سرک کر حورم کے برابر ہی لیٹ چکا تھا اور اسے اپنے قریب کر لیا.....

www.classicurdumaterial.com

ایم سوری میری جان.....بہت برا ہوں نا میں

اس نے اپنا ہاتھ اس کے پیٹ پر رکھا اور یاد کرتا ایک آنسو آنکھ سے لڑھک کر حورم کے کندھے پر گرا

وہ اس کی کنپٹی کو چومتا اس کے ماتھے سے اپنا سر ٹکا گیا

بہت دکھ دیا ہے نا میں نے....

وہ حورم کا سر اپنے سینے پر رکھتا بولا جبکہ وہ گہری نیند میں گولیوں کے زیر اثر ہونے کے باوجود بھی اس کی خوشبو محسوس کر رہی تھی جو کہ اس کے چہرے سے دکھ رہا تھا.... بھینچے ہوئے لب اب جدا تھے اور حورم کے بازو اس کے گرد مضبوطی سے حصار بنائے ہوئے تھے کہ نیند میں بھی وہ اس کو چھوڑنا نہیں چاہتی تھی

بہرام اس کی خوشبو اپنے سینے میں اتارنے لگا

رات یونہی سرک رہی تھی....اسے صبح ہونے سے پہلے واپس بھی جانا تھا........

تیری بانہوں میں نیند جیسا سکون ہے

اپنے پلو سے تو باندھ لے مجھ کو

— — — — — — — — — — — — — — — —

وہ کمرے سے نکلتا باہر آیا لیکن راستے میں باہر کی راہداری میں پڑے بڑے سے شوپیس نے اس کی نظریں اپنی طرف متوجہ کیں

ارحام اسے دیکھتا ان کی جانب بڑھا اور غور سے دیکھنے لگا جہاں رنگ برنگی مچھلیاں پانی سے بھرے ہوئے شیشے کے بڑے سے شوپیس میں تیر رہی تھیں لیکن کچھ مچھلیاں اس کے گزرنے پر اسے دیکھنے لگیں

اور جب ارحام پاس آیا تو اس کی طرف دیکھ کر شیشے کے پاس جمع ہونے لگ گئیں اور اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگیں...وہ اپنی گرین آنکھوں سے خاموشی سے انہیں دیکھ رہا تھا

آج اس کے چاچو کو گئے ایک مہینہ ہو چکا تھا اور جاتے وقت وہ اسے کافی کچھ سمجھا کے گئے تھے اور تب سے اس کی طبیعت کچھ خاموش سی بھی تھی....

اس کے ذہن میں نا جانے کیا آیا اور وہ اس پر عمل پیرا کرنے کے لیے آگے بڑھا

کچھ دیر بعد ارحہ ارحام کو ہی ڈھونڈتے باہر کی جانب آئی لیکن اگلا منظر دیکھ کر اس کا دل ہی دہل گیا اور اس نے تڑپ کر ہاتھ اپنے دل پر رکھا

ار...ارحام...یہ کیا کیا آپ نے ؟

وہ قریب آتی بولی جبکہ ارحام خاموش نظروں سے دیکھ رہا تھا

کچھ بھی تو نہیں کیا مام

وہ کندھے اچکاتا بولا

لیکن ان مچھلیوں کے ساتھ ایسا کیوں کیا

ارحہ کی بات پر وہ ہنسا تھا

آپ کو پتہ ہے چاچو کیا کہتے ہیں کہ جو بھی آنکھیں دکھائے اس کی آنکھیں نکال دینے کی ہمت ہونی چاہیے اور انہوں نے میر ارحام علی شاہ کو گھورا تھا تو بس ان سب کی آنکھیں نکال دیں

وہ آرام سے کہتا ان رنگ برنگی مچھلیوں کو دیکھنے لگا جو کہ بغیر آنکھوں اور پانی کے زمین پر تڑپ رہیں تھیں اور ان کی آنکھیں سائیڈ پر پڑی تھیں جبکہ تیز دھاڑ والی چھڑی بھی نزدیک پڑی ہوئی تھی

ارحہ نے خود کو گرنے سے بچایا تھا....

ارحام...میری جان انہوں نے کہا تھا کہ ہمت ہونی چاہیے نا اب یہ تو نہیں کہ آپ ایسا کرو گے....اور ویسے بھی مچھلیوں کے پاس جو بھی جائے گا وہ ہر ایک کو ایسے ہی دیکھے گیں نا..

وہ اسے سمجھاتے بولی

Mom....leave it....

ارحام لاپرواہی سے کہتے ہی اپنے ہاتھ دھونے چلا گیا جبکہ ارحہ کو اپنے بیٹے کی فکر ہونے لگی کہ اس عمر میں وہ کیا بن رہا تھا...اس نے ارحم سے بات کرنے کا فیصلہ لیا اور ان مچھلیوں کو دیکھا جن کی بے دردی سے آنکھیں نکال دی گئیں تھیں

اور پھر ملازم سے کہہ کر صاف کروایا

— — — — — — — — — — — — — — — —

چار مہینے گزر چکے تھے.....وہ اسلام آباد سے اپنی شناخت لے کر یورپ کے لیے روانہ ہوا تھا اور ان کی ایجینسی سے مل کر اس نے اپنا کام پورا کیا تھا....ثبوت اس کے پاس موجود تھے...

اور آج چار مہینے بعد وہ دوبارہ یہاں موجود تھا....اس نے اپنے آنے کی کسی کو بھی خبر نہیں دی تھی اور سب سے پہلے سیدھا وہ یہی آیا تھا اور آج پھر وہ اپنے سامنے اس بہتے نیلے سمندر کو دیکھ رہا تھا...آج چار مہینے بعد وہ اس فضا میں سانس لے رہا تھا جس میں اس کی سانسیں بسی ہوئی تھیں......

اس جگہ پر اسے عجب ہی سکون ملتا تھا کیونکہ شاید یہ جگہ حورم کی پسندیدہ جگہ تھی.....

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا نے اسے اپنے حصار میں لیا ہوا تھا اور وہ آنکھیں بند کیے ایک چٹان کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا سکون سے آنکھیں موندے کھڑا تھا....آج اس کا انتظار ختم ہونے والا تھا......

www.classicurdumaterial.com

آج شدت سے دل چاہ رہا ہے کہ

بند آنکھیں کھولوں تو سامنے تم ہو

اس نے اپنی کالی آنکھیں کھولیں تو وہ نیلے سمندر سے جاٹکرائیں اور اسے لگا کہ جیسے وقت ساکت ہو گیا ہو.... سمندر کی لہریں ٹھہر گئیں ہوں.......

ہوا ایک ہی جگہ رک گئی ہو....وہ نہیں جانتا تھا کہ اتنی جلدی اس کا دیدار نصیب ہو جائے گا....

وہ بے چینی سے اس کی طرف بڑھا جو ابھی بھی بت بنی ساکت نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی.......

— — — — — — — — — — — — — — — —

صبح ہو چکی تھی اور پردوں سے چھن کے آتی سورج کی روشنی نے اسے کسمسانے پر مجبور کیا....اس نے کروٹ بدل کر ہلکے سے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تو اس کے سوئے ہوئے حواس بیدار ہونے لگے..... لیکن ساتھ ہی اس کے دل کی دھڑکن بھی بڑھ چکی تھی......

وہ اس کی خوشبو محسوس کر سکتی تھی....اس نے ہاتھ بڑھا کر اپنے ساتھ بیڈ پر رکھا....وہ آیا تھا....ہاں وہ آیا تھا....اس کا دل گواہی دے رہا تھا.....اس کی خوشبو اس اپنے جسم کے

اردگرد محسوس ہو رہی تھی.....اس نے بیڈ شیٹ کو دونوں مٹھیوں میں جکڑا اور آنسو اپنے اندر اتارنے لگی......کہ تبھی اس کی نظر سائیڈ ٹیبل پر رکھے ایک کاغذ پر پڑی تھی....

حورم نے کانپتے ہاتھوں سے اٹھایا اور اسے کھولا جس پر لکھا تھا

"شاید کبھی بعض اوقات لفظوں کی مدد سے بھی حال دل نہیں بیان کیا جا سکتا کہ جس تکلیف سے تم گزر رہی ہو میں بھی اسی تکلیف سے گزر رہا ہوں اسی لیے زیادہ نہیں بس اتنا کہوں گا حورم کہ بس میرے واپس کا انتظار کرنا....ایک نئی زندگی کی شروعات کے لیے.....اتنی دیر تک اپنا اور ہمارے بے بی کا بہت اچھے سے خیال رکھنا ہے تمہیں اور آئندہ سے سلیپنگ پلز لینے کی کوئی ضرورت نہیں میری جان....بس سوتے وقت آنکھیں بند کر کے مجھے سوچنا تو تم مجھے اپنے پاس ہی پائے گی

سنا ہے کہ وہ راتوں کو جاگتی ہے
اسے کہنا کہ سوتے ہم بھی نہیں
سنا ہے کہ وہ چھپ چھپ کے روتی ہے
اسے کہنا کہ اب ہنستے ہم بھی نہیں
سنا ہے کہ وہ مجھے بہت یاد کرتی ہے
اسے کہنا کہ بھولے تو ہم بھی نہیں
سنا ہے کہ وہ وفا کا دعویٰ کرتی ہے

www.classicurdumaterial.com

اسے کہنا کہ بھولے ہم بھی نہیں

سنا ہے کہ وہ مجھ سے محبت کرتی ہے

اسے کہنا کہ مجھے بھی اس سے محبت ہے

اور ہاں میری طرف سے ہمارے بچے کو ڈھیر سارا پیار دینا اور اداس بالکل مت ہونا"

آنسو بہہ کر اس کاغذ کے ٹکڑے پر گر رہے تھے.........

آج کا دن بہت خوشگوار تھا کیونکہ آج ارحم ارحہ اور ارحام ان سے ملنے آئے تھے کیونکہ وہ اسلام آباد واپس جانے والے تھے اسی لیے فرزام اور آبش کے اصرار پر انہیں ایک رات یہاں رکنا پڑا.....

بہرام کو گئے ہفتہ ہو چکا تھا اس کے بعد حورم خود کو سنبھال چکی تھی اور فرزام اور آبش اس کا ضرورت سے زیادہ خیال رکھتے کہ کبھی کبھی وہ چڑ بھی جاتی تھی....جس پر وہ دونوں اپنی ہنسی ضبط کرتے.....فرزام اب آفس سے جلد واپس آ جایا کرتا تھا اور حورم کے ساتھ اچھا خاصہ ٹائم بھی سپینڈ کرتا.....

اس وقت وہ باہر باغیچے میں بیٹھے ہوئے تھے کیونکہ ارحہ فرزام اور حورم کے ماموں کی بیٹی تھی اور آبش کی بھابھی جس سے ان کی اچھی خاصی فرینکنس بھی تھی جبکہ ارحام باغیچے میں اڑتی ہوئی تتلیوں کو پکڑنے کی کوشش میں تھا

رات سونے کے وقت حورم ٹیرس پر کھڑی تھی اور جب کمرے میں داخل ہوئی تو ارحام دروازہ ناک کرتا کمرے میں آیا

اسے دیکھ کر حورم مسکرائی....وہ بہرام کی کاپی تھا..اسی طرح کے نین نقش بس آنکھیں گرین تھیں....

کیا ہو گیا لٹل ڈیول کو....نیند نہیں آ رہی کیا آپ کو

وہ اس کے پاس آ کر گھٹنوں کے بل بیٹھتی بولی

کیا میں آج آپ کے پاس سو سکتا ہوں....

وہ اپنی آنکھیں پٹپٹاتے بولا جس پر وہ ہنس دی

کیوں نہیں.....میں بھی ویسے بور ہو رہی تھی...آپ کے ساتھ باتیں بھی ہو جائیں گی پھر تو...

وہ اسے لیے بیڈ کی جانب بڑھی اور اس کے بالوں میں اپنی نرم انگلیاں چلانے لگی

لٹل ڈول....کیا آپ چاچو کو مس کرتی ہیں...

وہ ایسے ہی لیٹا پوچھ رہا تھا....اس کی بات پر حورم کا ہاتھ رکا

ہمم....آتی تو ہے ان کی یاد....آپ بھی مس کرتے ہو

وہ اب اس سے پوچھ رہی تھی

ہاں نا...میں بھی انہیں بہت مس کرتا ہوں....

وہ بہت معصومیت سے بول رہا تھا کہ حورم کو اس پر جی بھر کر پیار آیا

اچھا....آپ سٹوری سنو گے

وہ اس کے ماتھے کو چومتی بولی

ویسے مجھے یہ سٹوریز پسند تو نہیں ہیں لیکن میں آپ سے سننا چاہوں گا

حورم نے اسے سلانے کے لیے سنڈریلا کی سٹوری سنائی کیونکہ رات بھی کافی ہو چکی تھی اور ارحام اب تک جاگ رہا تھا لیکن شاید اسے ابھی بھی نیند نہیں آ رہی تھی

اگر پرنس کو اس کی سنڈریلا مل گئی تھی تو پھر اس نے اس کی سٹیپ مدر اور سسٹرز کو کچھ نہیں کہا جنھوں نے اس کی سنڈریلا کو اتنا ہرٹ کیا تھا

وہ سٹوری ختم ہونے کے بعد بولا

اممم....پتہ نہیں کیونکہ بعد میں دونوں ہیپی لائف گزارنے لگے

وہ سوچتے بولی اور دعا کی کہ کسی بھی سنڈریلا سے اس کا پرنس نا جدا ہو اور بے اختیار ہی بہرام کی یاد آئی

اگر میں پرنس ہوتا نا تو اپنی سنڈریلا کو ذرا سی بھی تکلیف دینے والے کا بہت برا حال کرتا

www.classicurdumaterial.com

اس کی بات پر حورم ہنسنے لگی اور ارحام کی بات کو سیریس نا لیا لیکن شاید ارحام مذاق کے موڈ میں نہیں تھا

— — — — — — — — — — — — — — — —

آج چار ماہ گزر چکے تھے بہرام کو گئے ہوئے اور اس کی پریگنینسی کو آٹھ ماہ.....ڈاکٹر نے اسے ایک ماہ بعد کا ٹائم دیا ہوا تھا........

آج اس کی برتھڈے کا دن تھا اور آج ہی ارحام کا بھی برتھڈے تھا...... کل ہی اسے پتہ چلا تھا کہ وہ ارحم ایک کام کے سلسلے میں کراچی آیا ہوا تھا اور ارحہ اور ارحام اس وقت شاہ پیلیس تھے......

لیکن آج کے دن سے عجیب قسم کی وحشت ہو رہی تھی..... کچھ ماحول بھی افسردہ سا تھا کہ نا کوئی ہوا چل رہی تھی.......اور نا ہی موسم اتنا خوشگوار تھا...

اسے بہرام کی شدت سے یاد آرہی تھی.....اسے دیکھے اس سے ملے آج سات ماہ ہونے کو آئے تھے لیکن آج اس سے صبر نہیں ہو رہا تھا.....اس کا دل بس اسے اپنے سامنے دیکھنے کو کر رہا تھا.....

آجا، کہ ابھی ضبط کا، موسم نہیں گزرا
آجا، کہ پہاڑوں پہ ابھی برف جمی ہے

www.classicurdumaterial.com

خوشبو کے جزیروں سے ، ستاروں کی حدوں تک
اِس شہر میں سب کچھ ھے ، بس تیری کمی ھے

وہ جانتی تھی کہ ایسا ممکن نہیں اسی لیے اس نے باہر جانے کا فیصلہ کیا

وہ جانتی تھی کہ فرزام کی آج ایک آفس میٹنگ ہے ورنہ وہ اسے کبھی بھی نا جانے دیتا....اس نے بڑی مشکل سے آبش کو منایا تھا.....

حورم....میں بالکل بھی تمہیں یوں جانے نہیں دوں گی...اپنی حالت دیکھو اور تم اکیلے جانا چاہتی ہو

آبش اسے سمجھاتے بولی

بھابھی...پلیز جانے دیں....اگر میں آج نا گئی تو مجھے لگ رہا ہے کہ میرا دل بند ہو جائے گا.... مجھ سے اور صبر نہیں ہو رہا....

اس کی بے انتہا ضد کے آگے آبش گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گئی...

حورم نے کمرے میں آکر الماری سے چادر نکالی جو کہ سات ماہ پہلے اس کی اور بہرام کی آخری ملاقات کے وقت بہرام نے اسے اوڑھائی تھی....

سفید شیفون کی پیروں کو چھوتی فراک پر گہرے نیلے رنگ کے ڈوپٹے کو گلے میں ڈالے اوپر بہرام کی چادر اوڑھ کر اس نے خود کو مکمل کور کیا اور ناک میں نیلے رنگ کی نوزپن گلے میں نیلے

رنگ کا نیکلس پہنے نیلی سرخ سی آنکھیں لیے وہ تیار تھی.....جب کبھی اسے بہرام کی یاد آتی تو اسی چادر کو اپنے گرد لپیٹ کر اس کے ہونے کے احساس کو محسوس کرتی......

نکلتے وقت اس کا دل دھڑک اٹھا تھا....آج کچھ ہونے والا تھا......اپنی حالت کو بھلائے وہ اکیلی ہی نکل چکی تھی اور اس کا رخ ساحل سمندر تھا جہاں آج وہ اپنے دل کے غبار کو نکال سکتی تھی ورنہ اسے لگ رہا تھا کہ آج کے دن اس کا دم گھٹ جائے گا......

حورم اسی چٹان کی طرف بڑھی جہاں وہ اور بہرام اکثر آیا کرتے تھے....ان کی شادی کے کچھ ہی مہینوں میں اسے بہرام کی بری طرح عادت لگ چکی تھی خیر محبت تو اسے آفس میں پہلی ہی دفعہ ہو گئی تھی شاید ان کے درمیان موجود نکاح کے پر اثر رشتے کا بھی اثر تھا کہ حورم کا دل بار بار اس کی چاہ کرتا تھا...اس نے بہت بار اپنے دل کو ڈپٹا کہ نا جانے وہ اس رشتے کو قائم رکھنا بھی چاہتا ہے یا نہیں لیکن وہ کہاں باز آنے والا تھا اور رخصتی کے بعد بہرام کی اتنی محبت کے نتیجے میں اس کے لیے بہرام کے بغیر رہنا بہت مشکل تھا

وہ جیسے جیسے اس چٹان کے نزدیک آ رہی تھی اس کا دل مزید رفتار پکڑتا جا رہا تھا.....ٹھنڈی ٹھنڈی سمندر سے آتی ہوا اسے پرسکون کر رہی تھیں جیسے کسی سے ٹکڑا کر اس کی خوشبو کو اس تک لا رہی تھیں.....

وہ اس چٹان کے پاس آئی لیکن اسے رکنا پڑا تھا....اس کے قدم ریت پر ہی منجمند ہو چکے تھے....اسے اپنے سامنے پا کر سفید شرٹ پہنے بند آنکھوں سے کھڑا دیکھ کر جہاں اس کا دل پہلے زور و شور سے دھڑک رہا تھا اب بالکل خاموش ہو چکا تھا.....جیسے دھڑکنا ہی بھول گیا ہو اس نے بہرام کو اب آنکھیں کھولتے دیکھا تو سامنے ہی اسے پا کر وہ بے چین ہوتا اس کی طرف بڑھا تھا

حورم چاہ کر بھی اپنے قدموں کو ہلا نہیں پا رہی تھی....وہ اب اس کے قریب آ چکا تھا.....

بہرام...

حورم نے تڑپ کر اسے پکارا

جانِ بہرام

اس کے شدت سے پکارنے پر حورم کی آنکھیں چھلکنے کو بے تاب تھیں اس نے لمبا لمبا سانس لینا شروع کیا

میری جان کیسی ہے

بہرام نے آگے بڑھ کر اس کے ماتھے سے سر ٹکا کر پوچھا

اس کے پوچھنے پر حورم کا دل کیا کہ چیخ چیخ کر اس سے کہا کہ آپ کے بغیر میں کیسی ہو سکتی ہوں

www.classicurdumaterial.com

اس نے کچھ کہے بنا ہی اپنا سر اس کے کندھے سے ٹکا دیا آنسو کو خود بخود ہی بہنے کا راستے مل چکا تھا

حورم.... میری جان... رونے کے لیے تو نہیں کہا میں نے
بہرام نے حورم کی کمر کے گرد بازو حمائل کرتے کہا

آپ کو پتہ ہے کہ اتنے عرصے جب بھی آپ کی یادوں کے بادل میرے دل کی سرزمین پر چھاتے ہیں نہ تو سوائے آپ کے کچھ دکھائی نہیں دیتا اور جب یہ گرجتے ہیں نہ تو بہت اذیت دیتے ہیں اور جب برسنے لگ جاتے ہیں تو ان کا پانی میری آنکھوں کے رستے باہر نکلتا ہے یہ سب کچھ بہت تکلیف دہ ہے اتنے عرصہ دوری برداشت کی ہے اب اور نہیں ہوتی مجھے لگتا ہے کہ میں آج مر جاؤں گی

وہ کب سے اس کے کندھے پر سر رکھے رو رہی تھی اور جب اس کی آخری بات برداشت نہیں ہوئی تو سختی سے اس کے چادر میں لپٹے وجود کو اپنے سینے میں بھینچ لیا

حورم بس کر جاؤ یار
وہ اسے سینے سے لگائے خود بھی رو رہا تھا بس فرق اتنا تھا کہ وہ آنسؤوں سے اس کا سینہ بھگو رہی تھی جبکہ وہ ضبط کی انتہا پر ہو کر اپنے آنسؤوں کے اپنے آنکھوں کے ذریعے اپنے سینے میں اتار رہا تھا

www.classicurdumaterial.com

کیسے بس کر جاؤں بہرام....آپ بتائیں کیسے بس کر جاؤں....اور مجھے اپنے نا کردہ جرم کی کتنی سزا ملے گی....اور ابھی کتنا تڑپنا پڑے گا بہرام....خدا کا واسطہ ہے یہاں سے لے جائیں مجھے.... نہیں رہنا مجھے اب آپ کے بغیر.....

وہ اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں دبوچے کہہ رہی تھی

اب کچھ نہیں ہو گا حورم....اب تم میرے پاس ہو گی....اب ہم دونوں ہوں گے اور ہماری خوبصورت سی زندگی

وہ اس کی پیٹھ سہلاتے کہہ رہا تھا

حورم....اپنی حالت کا خیال کرو یار.... طبیعت بگڑ جائے گی....

وہ اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامے اس کی روئی روئی آنکھوں کو باری باری چومتے بولا

میں نہیں رکھوں گی اب خیال....بہت رکھ لیا اپنا خیال...اب آپ رکھیں گے میرا خیال

وہ نروٹھے پن سے بولی...اس کے انداز نے بہرام کو مسکرانے پر مجبور کر دیا

بالکل....بھلا کنگ سے زیادہ کوئی اس کی کوئین کا خیال رکھ سکتا ہے

بہرام کے ہاتھ اس کے چہرے کے گرد تھے جبکہ حورم کے ہاتھ بہرام کے ہاتھوں پر

آپ بھائی سے آج ہی بات کریں گے....اور اب واپس بھی جانا ہو گا

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی

تھوڑی دیر اور نہیں رک سکتی

بہرام نے اس کو کمر سے پکڑتے قریب کیا

اتنی ہی فکر ہے تو اب تک کہاں تھے...مجھے اب جانا ہے

وہ خفا سی بولی

تمہاری ہی تو فکر تھی

وہ اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے بولا

بھائی پریشان ہوں گے نا پا کر اور ویسے بھی بھابھی اکیلی ہیں

وہ جانے کے لیے مڑی لیکن رک کر بہرام کی طرف دیکھا اور اس کے قریب ہو کر اس کی پیشانی سے بال ہٹاتے اس کی صبیح پیشانی پر اپنے ہونٹ رکھے اس کی حرکت پر وہ مسکرا دیا

میں انتظار کروں گی

وہ کہتے ہی وہاں سے چلی گئی اور اس کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا

کبھی اس نگر تجھے ڈھونڈنا
کبھی اُس نگر تجھے ڈھونڈنا ،
کبھی رات بھر تجھے سوچنا
کبھی رات بھر تجھے ڈھونڈنا ،

مجھے جا بجا تیری جستجو

تجھے ڈھونڈتا ہوں میں کوبہ کو،!!!!..

کہاں کھُل سکا تیرے روبرو

میرا اس قدر تجھے ڈھونڈتا ،

میرا خواب تھا کہ خیال تھا

وہ عروج تھا یا زوال تھا،!!!!..

کبھی عرش پر تجھے ڈھونڈتا

کبھی فرش پر تجھے ڈھونڈتا ،

یہاں ہر کسی سے ہی بیر ہے

تیرا شہر قریۂ غیر ہے،!!!!..

یہاں سہل بھی تو نہیں

کوئی میرے بے خبر تجھے ڈھونڈتا ،

تیری یاد آئی تو رو دیا

تو جو مل دیا تجھے کھو دیا،!!!!..

میرے سلسلے بھی عجیب ہیں

تجھے چھوڑ کر تجھے ڈھونڈتا ،

وہ واپسی کے لیے جا رہی تھی جب اس کا دل عجیب ہونے لگا....بہرام سے مل کر آنے کے بعد دوبارہ اس کی حالت پہلے جیسے ہو گئی تھی....ایک ڈر تھا یا پھر کیا

وہ بے چینی سے دروازہ کھولتی باہر نکل آئی....سورج اپنے پورے جوبن پر تھا اور سڑک خالی........

وہ تھوڑی دیر ٹہلتی رہی لیکن پھر گاڑی کی طرف مڑی اور دروازہ کھول کر بیٹھنے ہی لگی تھی کہ اس اپنی کمر پر کچھ محسوس ہوا اور پھر کسی کی جانی پہچانی آواز

ہیلو....ڈیئر کزن... تمہیں کیا لگا کہ اتنی آسانی سے پیچھا چھوڑ دوں گا.....اگر اپنی زندگی چاہتی ہو تو آرام سے سامنے گاڑی میں جا کر بیٹھو ورنہ تمہیں اور تمہارے بچے کو اڑانے میں کوئی وقت ضائع نہیں کروں گا

اس کی آواز سے اسے خوف محسوس ہونے لگا اور اس کی حالت بھی کچھ ایسی نا تھی کہ وہ مقابلہ کر سکتی..............

فرزام گھر آ چکا تھا لیکن حورم ابھی تک نہیں آئی تھی.....اور یہی آبش کو پریشانی تھی.... حورم کو

www.classicurdumaterial.com

گئے دو گھنٹے ہو چکے تھے اور فرزام بھی کچھ جلد ہی میٹنگ سے فارغ ہو گیا تھا....آبش اپنے ہی خیالوں میں تھی جب فرزام نے اسے پکارا

کہاں کھو گئی مسز

اس کے پکارنے پر وہ ہڑبڑائی

نہ.. نہیں کہیں نہیں....بس آپ کچھ جلدی نہیں آ گئے

اس نے اس کا کوٹ اتارتے پوچھا

ہممم.....میٹنگ جلد ہی ختم ہو گئی تھی اسی لیے آ گیا ویسے حورم کدھر ہے نظر نہیں آ رہی

آبش اس کا کوٹ ہینگ کر رہی تھی جب فرزام نے پوچھا اور اسی سوال سے وہ بچنا چاہ رہی تھی.... جھوٹ تو وہ بول نہیں سکتی تھی لیکن سچ بتا کہ نا جانے اس کا کیا ری ایکشن ہو

وہ...وہ حورم تو صبح سمندر پر جانے کی ضد کر رہی تھی وہاں ہی گئی ہے

اس کے کہنے پر جو وہ فریش ہونے چل دیا رک گیا

کیا مطلب چلے گئی....کس کے ساتھ گئی اور مجھ سے پوچھے بغیر

فرزام اس کے پاس آتے پریشانی سے بولا

اکیلی ہی گئی فرزام...لیکن....

وہ ابھی کہہ رہی تھی جب فرزام کمرے سے باہر نکلا

فرزام رکیں تو سہی...پوری بات تو سن لیں

وہ اس کے پیچھے آتی بولی

آبش تم نے اس کی کنڈیشن کو دیکھتے کیسے اسے جانے دیا...کچھ بھی گڑبڑ ہو سکتی ہے

وہ جلدی سے کہتے گارڈز کو اشارہ کرتے بولا اور خان بابا سے چابی لے کر گاڑی خود نکالی...پیچھے ہی اس کے گارڈز بھی تھے....وہ بری طرح پریشان تھا اور اسے صرف حورم کی فکر تھی....اس کا رخ ساحل سمندر کی جانب تھا

پیچھے آبش نے اس کی سلامتی کی دعا کی.....

حورم سے اس کی ملاقات اتفاقیہ تھی....اس سے مل کر وہ اندر تک سرشار ہو گیا تھا اور اب اس نے گاڑی گھر کی جانب موڑی جب اس کا فون رنگ کرنے لگا...اس نے ڈرائیو کرتے ہی ان ناؤن کال ریسیو کی تھی لیکن دوسری طرف سے آنے والی آواز نے اس کا پاؤں بریک کی جانب بڑھایا اور بریک اتنی شدید تھی کہ ایکسیڈنٹ ہوتے بچا....

یاد رکھنا کہ بہرام تمہیں نہیں چھوڑے گا

حورم کی تڑپتی آواز نے جیسے اس کی قوت گویائی چھین لی ہو

دیکھتے ہیں کہ کون کسے چھوڑتا ہے اور کسے نہیں...ڈئیر کزن

www.classicurdumaterial.com

عاشر کی آواز نے جیسے اسے ہوش کی دنیا میں لایا

ہی... ہیلو... حورم

اس نے چیخ کر پکارا جس پر مقابل کا قہقہہ بے ساختہ تھا

اوہ...تو شاہ صاحب بھی تڑپ گئے

وہ ہنستے بولا

اگر میری بیوی اور بچے کو کچھ بھی ہوا نا تو یاد رکھنا بہت برا حال کروں گا کہ اپنے آپ کو پہچاننے سے انکار کر دو گے عاشر چوہدری

بہرام دھاڑا

اوکے...اوکے...میں ڈر گیا میر بہرام علی شاہ.... ٹھیک ہے ویسے تمہاری بیوی میری کزن بھی اور سابقہ منکوحہ بھی ہے....اسے ایک آنچ نہیں آنے دوں گا لیکن....

بہرام لب بھینچے سن رہا تھا....اس کی آنکھیں خطرناک حد تک سرخ ہو چکی تھیں بس نہیں چل رہا تھا کہ حورم کے پاس پہنچ جائے

لیکن تمہیں میرے بتائے گئے ایڈریس تک پہنچنا ہو گا اور کوئی ہوشیاری یا چالاکی نہیں ہونی چاہیے ورنہ اپنی بیوی اور بچے کو بھول جانا اور ہاں نا ہی کال بند ہونی چاہیے.......

PDF LIBRARY 0333-7412793

دوسری طرف سے اسے راستہ بتایا جا رہا تھا....اور بہرام نے اسی طرف گاڑی موڑی....اس کا رواں رواں سلگ رہا تھا.....

اس بلڈنگ پر اوپری فلور پر تمہیں آنا ہے

اس کے بتائے ایڈریس پر پہنچ کر بہرام نے کال بند کی اور ایک میسج ارحم کو چھوڑتا موبائل گاڑی میں ہی پھینکتا باہر نکل کر بلڈنگ کی جانب بڑھا جبکہ پیچھے سے اس کے موبائل پر کسی کی کال مسلسل آ رہی تھی

فرزام ساحل سمندر پہنچ چکا تھا جہاں اکثر حورم اس کے ساتھ آتی تھی لیکن وہاں کچھ بھی نہیں تھا.....پریشانی اس کے چہرے پر واضح تھی....اس نے سارہ سے کال کر کے پوچھا لیکن وہ وہاں پر بھی نہیں تھی......اس کے علاوہ اس کی کوئی اور دوست بھی نہیں تھی جس سے فرزام پوچھتا

بہرام...ہاں بہرام سے پوچھتا ہوں

اس نے بہرام کے نمبر پر ٹرائی کیا لیکن کال جا رہی تھی لیکن ریسیو نہیں ہو رہی تھی....

اس نے گاڑی کے ٹائر پر زور سے پاؤں مارا

حورم...کہاں ہو یار...کہاں ڈھونڈو...کم از کم بتا تو دیتی

وہ خود سے بولتا گاڑی میں بیٹھا اور اب اس کا رخ شاہ پیلیس کی طرف تھا....

اسے اس ویران سی بلڈنگ میں لایا گیا تھا جس کا اسے خود بھی نہیں پتا تھا....ہر جگہ دھول اور مٹی تھی اور جگہ جگہ لوہے کی سلاخیں اور راڈز پڑی ہوئیں تھیں اور اوپر سے اسے خوف الگ......کرسی پر بیٹھی وہ ادھر ادھر نگاہ دوڑا رہی تھی جب سامنے سے اسے عاشر آتا دکھائی دیا...وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اس کا سگا کزن ہی اس قدر سفاک ہو سکتا ہے....کم از کم کزن ہونے کا ہی بھرم رکھ لیا ہوتا اس نے...

یہاں زیادہ مسئلہ تو نہیں ہو رہا نا

وہ سامنے کھڑکی سے پار دیکھتا بولا جہاں سے سامنے اینٹرینس کا منظر تھا اور اس نے موبائل ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا جب وہ بولی تھی

یاد رکھنا کہ بہرام تمہیں نہیں چھوڑے گا

وہ چلائی تھی جبکہ اس کو جواب دینے کے بعد وہ کال پر بہرام سے بات کرنے لگا اور اسے جگہ کا بتا رہا تھا....

حورم کا دل بند ہونے کو تھا اسے صبح کا لگ رہا تھا کہ کچھ غلط ہونے کو ہے....

عاشر نے کال بند کی اور کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا اور پھر ایک سائیڈ پر غائب ہو گیا......

www.classicurdumaterial.com

حورم بس رو دینے کو تھی جب اسے سامنے سے بہرام آتا دکھائی دیا جیسے اسے نئی زندگی ملی ہو.....

اسے اپنے سامنے صحیح سلامت دیکھ کر بہرام نے ایک سکون کا سانس لیا اور اس کی طرف بڑھا ہی تھا کہ جب فائر کی آواز کے ساتھ گولی چلی

ٹھاہ!!!!!!!!!

اور ایک دم سناٹا چھایا تھا

حورم نے دھڑکتے دل کے ساتھ آنکھیں کھول کر دیکھا تو عاشر ان دونوں کے درمیان کھڑا تھا اور اس کے ہاتھ میں پسٹل تھی جبکہ اس نے بہرام اور حورم کے درمیان موجود کھڑکی کو نشانہ بنایا تھا

آہاں......آگے آنے کو کس نے کہا........

ویسے ایک بات ماننی پڑے گی...تم دونوں کی تڑپ کمال کی ہے

وہ ایک خستہ حال ڈیسک پر بیٹھتا بولا

تم چاہتے ہو کیا ہو.....سیدھے مدعے پر آؤ....اور حورم کو اس معاملے میں دور رکھو

بہرام سرخ آنکھیں لیے غصے سے دھاڑا تھا....جبکہ حورم خوفزدہ سی تھی

میں کیا چاہتا ہوں.....چاہا تو میں نے بھی بہت کچھ تھا لیکن تم دونوں کا میرے ہر پلین کو ناکارہ کرنے میں سب سے بڑا ہاتھ ہے

وہ اپنے ہاتھ میں پسٹل کو گھماتے بولا

تم لوگ نہیں جانتے کہ حورم کے ذریعے میں کہاں تک پہنچ سکتا تھا لیکن اس نے تو رخصتی سے پہلے ہی طلاق لے لی.....اور پھر تم نے کیا کیا مجھ پر میری ہی چال الٹ دی میر بہرام علی شاہ....میں نے سوچا تھا کہ تمہارے ذریعے میں حورم تک تو پہنچ جاؤں گا لیکن اس کے پیچھے تو تمہارا اپنا مقصد تھا اور تم جانتے ہو کہ سب سے بڑا نقصان بھی تم نے ہی دیا تھا

وہ چلتا حورم کی طرف آیا

تم نے جو کہنا ہے مجھ سے کہو لیکن حورم کو یہاں سے بھیجو.....

بہرام حورم کا کانپنا محسوس کر چکا تھا جو کہ آنکھیں بند کیے ہوئے تھی

آج تم دونوں سے ایک ہی واپس جائے گا.... ٹھیک ہے حورم کو کچھ نہیں کہتا لیکن اس کے بدلے تمہیں اپنی جان دینی پڑے گی

اس کے کہنے پر حورم نے آنکھیں کھولیں

نہ...نہیں!!!!!!!!

وہ چلائی تھی....بے شمار آنسو آنکھوں سے بہہ نکلے جبکہ بہرام ہی جانتا تھا کہ وہ کس ضبط سے گزر رہا تھا

حورم کرسی سے اٹھ کر بہرام کی طرف بڑھنے لگی کہ جب عاشر نے اس کے سر پر پسٹل تانی

عا...عاشر دیکھو.... حورم کو جانے دو.... مجھ سے جونسا بدلہ لینا ہے لے لو لیکن حورم کو یہاں سے بھیجو...میری جان چاہیے تو لے لو لیکن حورم کو کچھ نہیں ہونا چاہیے

اس کے کہنے پر حورم نا میں سر ہلانے لگی....اسے اپنا دل رکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا جبکہ عاشر کا قہقہہ گونجا

تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں تمہیں ماروں گا.....ہاہاہا...ہر گز نہیں

اس نے کہتے ہی پینٹ سے ایک اور پسٹل نکالی اور حورم کی طرف بڑھائی

نہیں....بلکہ تمہاری بیوی تمہاری جان لے گی....

وہ بے درد لہجے میں بولتا دونوں کی ہی جان نکال گیا تھا.....

نہیں....میں ایسا نہیں کروں گی.... تم مجھے مارنا چاہتے ہو تو مار لو لیکن بہرام کو کچھ نا کہو....

حورم کو لگ رہا تھا کہ وہ آج واقعی ہی مر جائے گی.....بہرام کے بغیر وہ کیسے جینے کا سوچ سکتی تھی.......

www.classicurdumaterial.com

ٹھیک ہے......میں اپنی جان دینے کو تیار ہوں لیکن کیا گارنٹی ہے کہ حورم کو ایک خراش تک نہیں آئے گی

بہرام نے ہار مانتے کہا....وہ جانتا تھا کہ حورم پر کیا بیتے گی لیکن وہاں اس کی دو جانیں تھیں ایک اس کے سامنے...اور ایک ابھی جو اس دنیا میں بھی نہیں آئی تھی اور وہ کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا

ہاہاہا....یار پھر بھی میری رگوں میں چوہدریوں کا خون دوڑتا ہے...اتنا غیرت مند ہوں کہ اپنے کیے وعدے سے نہیں مکروں گا.....وعدہ رہا کہ حورم کو ہاتھ تک نہیں لگاؤں گا

اب منظر یہ تھا کہ عاشر نے پسٹل حورم کے سر پر رکھی تھی اور دوسری اس کے سامنے جبکہ بہرام اس کے سامنے ایک ہارے ہوئے انسان کی طرح کھڑا تھا ان دونوں کی نظریں ایک دوسرے پر تھیں جو بہت کچھ کہہ رہی تھیں

مجھے اپنے مرنے کا ڈر نہیں!!!!!!!!

لیکن

ہائے میں تجھ سے بچھڑ جاؤں گا

حورم پسٹل اٹھاؤ.....

بہرام نے اس سے کہا جبکہ وہ سکتے کے عالم میں سر کو نفی میں ہلا رہی تھی.....اس سے ایک لفظ بھی نہیں ادا ہو رہا تھا

حورم....میں کہہ رہا ہوں.....

عاشر نے اس کے سر پر پسٹل سے دباؤ ڈال کر ٹریگر کی طرف ہاتھ بڑھایا جب بہرام کی تنبیہ کرتی نظروں سے اس نے کانپتے ہاتھوں سے پسٹل اٹھائی تھی....اور رکتی سانسوں سے اس کی جانب بڑھائی.....وہ بولنا چاہتی تھی.... منع کرنا چاہتی تھی....چیخنا چاہتی تھی....چلانا چاہتی تھی لیکن سارے الفاظ کہیں کھو گئے تھے.....پسٹل سیدھا بہرام کے سینے پر تھی......

بہرام ان روتی التجا کرتی نگاہوں میں ہی دیکھ رہا تھا جو اسے کہہ رہی تھیں کہ

بہرام میں مر جاؤں گی آپ کے بغیر

جبکہ بہرام کی نظریں کہہ رہی تھیں کہ

تمہارے بغیر میں مر جاؤں گی

حورم....شوٹ می

بہرام نے ایک ہلکی سی نرم سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا جو حورم کے دل کو دہلا گئے تھے....اس سے زیادہ دیر دیکھا نہیں گیا تو اپنی آنکھیں بند کر لیں اور بہرام کی آواز پر کانپتے ہاتھوں سے ٹریگر کو دبایا

ٹھاہ!!!!!!!!!!!!!

گولی نکلتی سیدھا بہرام کے سینے میں پیوست ہوئی تھی
جہاں پسٹل حورم کے ہاتھ سے نکل کر نیچے گرا وہاں بہرام گھٹنوں کے بل نیچے گرا جس سے اس کا سر پیچھے پڑے راڈز پر لگا تھا ایک ہلکی سی چیخ نکلی جس سے حورم کو ہوش آیا تھا

بہرام!!!!!!!!!!!!

وہ چیختے بہرام کی جانب بڑھی تھی جس کے سینے سے نکلتا خون اس کی سفید شرٹ کو داغدار کر چکا تھا اور سر سے نکتا خون فرش کو.....

وہ چیختی اس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی اور بہرام کا سر اپنی گود میں رکھا.....آنسو اس کی آنکھوں سے نکل کر اس کے چہرے پر گر رہے تھے

عاشر ان دونوں پر ایک نظر ڈالتا نکل چکا تھا.....اس کا بدلہ بہرام شاہ سے تھا جو وہ حورم کے ذریعے لے چکا تھا......

بہ....بہر....بہرام!!!!....آ....آپ ایسے نہیں کر سکتے....آپ کو ابھی جینا ہے....آپ نے مجھے مر جانے دیا ہوتا

حورم کانپتے لہجے اور ہاتھوں سے بہرام کا چہرہ پکڑتے بولی

تمہارے...بغیر...میں زندگی کا تصور کر سکتا ہوں بھلا...

ایک ہاتھ حورم کے چہرے پر رکھے اٹکتے بولا

آپ کے بغیر میں کیسے رہ سکتی ہوں....آپ نے ساتھ ایک حسین زندگی شروع کرنے کو کہا تھا نا...آپ ایسے دھوکہ نہیں دے سکتے بہرام!!!!!

اس کے آنسو بہرام کو مزید تکلیف دے رہے تھے

اگر زندگی دھوکہ دے...تو مجھے بے وفا مت سمجھنا....حورم بس اتنا یاد رکھنا کہ مجھے تم سے محبت تھی,مجھے تم سے محبت ہے اور مر کر بھی رہے گی

بہرام اٹکتی سانسوں سے بولا جبکہ حورم کے آنسو اس کا چہرہ بھگو رہے تھے.....دونوں کے سفید کپڑے خون سے رنگ چکے تھے.......

سارے فیصلے تم نے خود ہی کر ڈالے

اے زندگی ذرا مجھ سے تو پوچھ لیا ہوتا

کیسے جینا تھا,کس کے ساتھ جینا تھا اور کتنا جینا تھا

آ..آپ کو کچھ نہیں ہو گا...ابھی تو ہماری زندگی بھی دنیا میں آنے والی ہے نا.....

حورم کا ایک ہاتھ بہرام کے سینے پر گولی والی جگہ پر تھا جہاں سے خون نکلتا جا رہا تھا اور بہرام کا ایک ہاتھ حورم کے ہاتھ پر تھا جبکہ دوسرا ہاتھ اس کے پیٹ پر تھا جس ہاتھ پر حورم کا دوسرا ہاتھ تھا

ت.. تم..ہو گی نا... خیال رکھنے... کے.. لیے..ویسے بھی... تمہاری باہوں میں مرنے... سے زیادہ خوش نصیبی..کی کیا بات ہو گی... شاید... ابھی ہی فرز..ام کو یقین آ جائے... کہ تمہاری حفاظت کے..لیے جان تک دے سکتا ہوں...

اس کی سانس اکھڑنے لگی تھی.... یہ شاید اس کی سخت ٹریننگ کا ہی نتیجہ تھا جو اتنا برداشت کر کے بھی اس کی سانسیں چل رہی تھیں ورنہ کب کا دم توڑ دیا ہوتا

عارضی..دوری جھیلی ہے....بہرام... مستقل ہجر کی سکت... نہیں... مجھ میں... میں دعا کرتی ہوں...کہ...آپ کی سانسیں ختم ہونے سے پہلے میرے دل...کی دھڑکن بند ہو جائے بہرام!!!!!!!

حورم کو لگا تھا کہ اب وہ مزید بولے گی تو اس کا دل رک جائے گا.....وہ گہرے گہرے سانس لے رہی تھی....اور اسے درد شروع ہو چکا تھا

میرے وجود میں سانسوں کی آگاہی کے لیے

تیرا مجھ میں دھڑکنا، بہت ضروری ہے!!!!!!

اس سے پہلے کہ تکلیف سے حورم کی آنکھیں بند ہوتیں اس نے جھک کر اپنے لب بہرام کے ہونٹوں پر رکھ دیے....

بہرام کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اس کی سانسوں میں سانسیں مل کر آب حیات کا کام کر رہی تھیں یا پھر اس کی روح کو کھینچا جا رہا تھا....کتنا اذیت ناک وہ لمحہ تھا کہ اس کی خواہش کہاں اور کس وقت پوری ہو رہی تھی جب وہ نا اپنے لیے کچھ کر سکتا تھا اور نا ہی حورم کے لیے.....آنسو اس کی آنکھوں سے رواں ہو چکے تھے

حورم نے درد کی شدت کو برداشت کرنے کے لیے ایک ہاتھ اپنے پیٹ پر رکھا تو دوسرے سے بہرام کو مضبوطی سے پکڑا تھا.......

اور اس کے سینے پر سر رکھ کر گہرے سانس لیتی آنکھیں موند گئی..............

آنکھ پرنم، اشک زم زم، سانس مدھم,وقت ہے کم
وصال راحت، ہجر ماتم، رقیب قاتل، موت مرہم

— — — — — — — — — — — — — — — —

کراچی کے مشہور سی ایم ایچ (CMH) ہاسپٹل کا منظر تھا جہاں آرمی آفیسرز ادھر ادھر اور ڈاکٹرز افراتفری میں آئی سی یو کی جانب بڑھ رہے تھے____

www.classicurdumaterial.com

کرنل معید اور سعید بھی ادھر ہی آچکے تھے اور ارحم سے گفتگو میں مصروف تھے______

وہ بھی اپنی ٹیم کے ساتھ عاشر کی تلاش میں ہی لگا تھا جب پریشانی میں فرزام آیا تھا اس کے پاس.....اور تھوڑی دیر تک اسے بہرام کا میسج وصول ہو چکا تھا جس میں اس نے حورم کی لوکیشن ٹریس کرنے کو کہا اور عاشر کا بتایا.....اس تب ہی ہیڈ کوارٹر سے رابطہ کیا تھا اور لوکیشن کی سمت جا رہے تھے

حیدر بھی اپنی ٹیم سمیت اس کے ساتھ تھا جبکہ صارم بھی ٹریسنگ میں مصروف اور جی پی ایس کی وجہ سے وہاں تین لوگوں کی نشاندہی کی گئی تھی اور ابھی وہ آدھے راستے میں ہی تھے جب اسے بتایا گیا کہ ایک اس جگہ سے دور جاتا دکھائی دیا...ارحم نے وہاں سے ہی حیدر کو اس کی ٹیم کے ساتھ اس کے پیچھے بھیجا جس کی وجہ سے عاشر پکڑا جا چکا تھا______

ارحم اور فرزام وہاں پہنچے تو فرزام کا دماغ تو حورم اور بہرام کی حالت دیکھ کر کام کرنا جیسے چھوڑ گیا جب اسے ارحم نے ہوش دلایا تھا اور ایمرجینسی میں انہیں ہسپٹل لایا گیا_______

اور تب ہی اس پر یہ راز بھی کھل گیا کہ بہرام شاہ اصل میں ایجینٹ میر علی ہے______

اب وہ خستہ حال سا آئی سی یو کے سامنے بیٹھا تھا جہاں ایک طرف تو اس کی گڑیا تھی اور دوسری طرف اس کا دوست____

بہرام کی طرف سے ابھی ڈاکٹرز نے کچھ نہیں بتایا تھا جبکہ حورم کے بارے میں ڈاکٹرز نے کہا تھا کہ بے بی کی پری میچیور برتھ ہو گی ورنہ ماں اور بچے دونوں کو نقصان ہو سکتا تھا____

وہ سوچ رہا تھا جب اسے اپنے کندھے پر دباؤ سا محسوس ہوا____فرزام نے سر اٹھا کر دیکھا تو ارحم اس کے پاس بیٹھ چکا تھا

حوصلہ رکھو___فرزام____انشاءاللہ سب اچھا ہی ہو گا

ارحم اس کو تسلی دیتے بولا جبکہ خود اس کی حالت بھی تو مختلف نا تھی

بھائی ڈاکٹرز نے بہرام کے بارے میں کیا کہا ہے

انہوں نے کہا کہ کچھ بھی ہو سکتا ہے___بہرام کی حالت بہت کریٹیکل ہے ابھی بس دعا کرو کہ سب ٹھیک ہو جائے

تھوڑی دیر بعد آبش اور ارحہ ہاسپٹل میں آتی دکھائی دیں

ارحم نے ابھی گھر خرم صاحب اور سمائرہ بیگم کو بتانے سے منع ہی کیا تھا

بھائی

آبش ارحم کے گلے لگ کر رونے لگ گئی

کچھ نہیں ہوا آبش___سب ٹھیک ہو جائے گا

وہ اسے چپ کرانے میں مصروف تھا جبکہ فرزام سر جھکائے لب بھینچے بیٹھا ہوا تھا

حورم اور بہرام کو کچھ نہیں ہو گا نا

وہ اس کے گلے روتے بولی تھی جبکہ ارحم سے اسے سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا____

تھوڑی دیر تک آئی سی یو سے ایک لیڈی ڈاکٹر نکلی اور بیٹی ہونے کی خوشخبری سنائی

ڈاکٹر میری بہن اور بے بی دونوں ٹھیک تو ہیں نا

فرزام پاس آتا بولا

دیکھیں پیشنٹ تو خطرے سے باہر ہیں لیکن پھر بھی احتیاط کریں اور جب انہیں ہوش آ جائے تو آپ مل سکتے ہیں لیکن چونکہ بے بی کی برتھ پری میچیور ہے تو اسے انکیوبیٹر میں انڈر ابزرویشن رکھا جائے گا

ڈاکٹر پیشہ وارانہ انداز میں کہتی چلی گئی

— — — — — — — — — — — — — — — —

رات ہو چکی تھی جبکہ بہرام کے بارے میں ڈاکٹرز نے کوئی رسپونس نہیں دیا تھا اور باہر سب کا سانس اٹکا ہوا تھا

رات تک خرم صاحب اور سمائرہ بیگم بھی آ چکی تھیں خرم صاحب پریشانی سے ٹہل رہے تھے جبکہ سمائرہ بیگم آبش کو ساتھ لگائے چپ کروانے میں مصروف تھیں بہرام کو بلڈ کی اشد ضرورت تھی جو کہ فرزام نے دیا تھا کیونکہ ان دونوں کا بلڈ گروپ سیم تھا

وہ سب پریشانی میں ہی تھے جب ایک سینئر ڈاکٹر باہر آئے

دیکھیں پیشنٹ کا بلڈ بہت حد تک ضائع ہو چکا ہے اور ابھی انہیں بلڈ دیا گیا اور سینئر اور سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی ٹیم بھی آ چکی ہے لیکن ہم آپ کو کوئی امید نہیں دے سکتے....آپ کو ہر خبر کے لیے تیار رہنا ہو گا____

کرنل سعید آگے بڑھے

کہنا تو چاہیے کیونکہ یہ ہسپتال وہ ہے جہاں کے ڈاکٹرز اپنی جان تک لگا دیتے ہیں لیکن پھر بھی جو اندر ہے وہ ہمارا بہت انمول اثاثہ ہے اسی لیے ہر ممکن کوشش کیجیے گا

ان کی بات پر ڈاکٹر نے سر ہلایا

تھوڑی دیر بعد حورم کے کمرے سے شور آنے لگا

میں دیکھتا ہوں

فرزام کہتے آگے بڑھا

— — — — — — — — — — — — — — — —

وہ اور بہرام اکٹھے کھڑے تھے لیکن تھوڑی دیر بعد بہرام اس سے دور جا رہا تھا وہ اسے بلا رہی تھی لیکن وہ دور ہی جاتا جا رہا تھا جب وہ چلائی

www.classicurdumaterial.com

بہرام!!!!!!!!!!

آپ نہیں جا سکتے بہرام!!!!!!!

وہ بند آنکھوں سے چلا رہی تھی جب ایک دم اس کی آنکھ کھلی تھی

بہ...بہرام!!!

فرزام بھاگتا اس کے قریب آیا تھا

حورم میری جان کیا ہوا

وہ اس کے پاس بیٹھتا بولا

بھ..بھائی...وہ...وہ بہ...بہرام کہاں ہیں...مجھے ملنا ہے ان سے

وہ اس کو نظرانداز کرتے بیڈ سے اترنے لگی

کچھ..کچھ نہیں ہوا سب ٹھیک ہے حورم

فرزام اسے پکڑتے بولا

ک..کیسے ٹھیک ہے...سب..آپ کو پتہ ہے میں..میں نے اپنے ہاتھوں سے.....

وہ اپنے ہاتھ آگے کرتی بولی فرزام کو وہ اپنے ہوش میں نہیں لگی

www.classicurdumaterial.com

میں..میں کیسے رہوں گی...ان کے بغیر...بہت مشکل ہے بھائی....آپ آپ کہیں نا بہرام کو کہ...آگے بہت دوری جھیل...لی ہے...اب ایسا نا کریں...میرے ساتھ...آپ...آپ کی بات وہ مانیں گے...آپ انہیں کہیں گے نا.....

وہ فرزام کی طرف دیکھتی خود ہی بولی جا رہی تھی جبکہ فرزام تو اس کی حالت پر ششد تھا وہ مسلسل روئے جا رہی تھی

ہاں...میں میں کہوں گا میری جان لیکن پلیز رونا بند کرو

وہ اس کے آنسو صاف کرتا بولا

بہ...بہرام کو کچھ نہیں نا ہو گا

وہ اس کے ہاتھ ہٹاتی بولی

کچھ...کچھ نہیں ہو گا

فرزام کو سمجھ نہیں لگ رہی تھی کہ وہ اسے تسلی دے رہا تھا یا خود کو

ہم..ہم نے تو ابھی زندگی کو...جیا ہی..کہاں تھا...میں...میں تو ایک پل بھی نہیں رہ سکتی بہرام کے بغیر....آپ...نے..بھی تو بلاوجہ ہی سزا دی ہوئی تھی نا...

اس نے اپنا پہلا شکوہ غیر ہوتی حالت میں فرزام سے کر ہی دیا تھا جو اس کے الفاظ چھین گیا

وہ اس کے کندھے سے لگے مسلسل بس روئے جا رہی تھی فرزام سے اس کی حالت دیکھنا بہت مشکل تھا

جب وہ وہ اچانک سیدھی ہوئی

مم..میرا بچہ

وہ انجانے خدشے کے تحت پیٹ پر ہاتھ رکھ کر بولی کہ تبھی ڈاکٹر اندر آئیں جنہیں فرزام نے اشارہ کیا اور پیچھے ہی ارحام داخل ہوا تھا جو ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی یہاں آیا اور اپنے چاچو سے ملنے کی ضد کر رہا تھا.....وہ نا مانی گئی تو اپنی لٹل ڈول کو دیکھنے آ گیا______

بے بی بالکل ٹھیک ہے اور یقیناً تم پر ہی گئی ہو گی حورم_____

فرزام بمشکل بولتا اسے بہلا رہا تھا جب ڈاکٹر نے اسے نیند کا انجیکشن دے دیا تھا جس سے وہ غنودگی میں جا رہی تھی اور جو آخری لفظ فرزام اور ارحام نے حورم کے منہ سے سنا وہ تھا

حورام______

ارحام سے مزید اپنی لٹل ڈول کو روتا نا دیکھا گیا تو باہر چلا گیا جبکہ حورم کوئی لمحہ یاد کرتے نیند کی وادیوں میں چلے گئی

ویسے میں سوچ رہا ہوں کہ ہمارے بچوں کا کیا ہو گا....کیسے دیکھو گی تم مجھے ان کے ساتھ....ویسے حورم ان کے ساتھ شئیر کر لو گی کیا مجھے....ہمم

وہ آنکھیں میچیں سرخ چہرہ لیے اس کے سینے میں منہ چھپائے تھی

بہرام نا کریں نا پلیز....

اس کی بے بس سی آواز اس کی سماعتوں میں ٹکرائی جس پر اس نے مسکراتے ہوئے اس کے بھورے بالوں پر لب رکھتے اسے مزید خود میں بھینچ لیا تھا

پتہ ہے حورم مجھے ایک بلیو آئیز والی پرنسس چاہیے جو بالکل تمہاری طرح ہو______

تھوڑی دیر بعد وہ پھر بولا

اور جانتی ہو کہ اس کا نام کیا ہو گا

اس کی بات پر حورم نے سر اٹھایا

کیا ہو گا

وہ ہلکے سے سرخ چہرہ لیا بولی

حورام______

بہرام نے دھیرے سے کہا

حورام______

حورم نے دہرایا

ہاں___حورام____حورم اور بہرام سے حورام____حورم اور بہرام کے پیار کی نشانی____

وہ جھکتے اس کی پیشانی پر بوسہ دیتے بولا

کتنا خوش کن احساس ہو گا نا حورم جب ہم اپنی زندگی کو اپنے ہاتھوں میں سانس لیتا محسوس کریں گے

وہ اسے خود سے لگائے بول رہا تھا جبکہ وہ سکون سے آنکھیں موندیں ایک نئی اور خوشگوار زندگی کے بارے میں سوچنے لگی____واقعی ہی تب کیسا محسوس ہو گا نا______

ڈاکٹر انجیکشن لگا کے جا چکی تھی...فرزام نے اسے احتیاط سے بیڈ پر لٹایا اور اس کے ماتھے سے ہی اپنا سر ٹکا دیا تھا

اس کا اپنے نکلتے ہوئے آنسؤں پہ کوئی اختیار نا تھا

مجھے معاف کر دینا حورم____اگر واقعی ہی بہرام کو کچھ ہو گیا تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاؤں گا

اس سے مزید وہاں رکا نہیں گیا تو وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا______

ارحام باہر آکر کافی دیر سے اب ضد لگائے بیٹھے تھا کہ اسے بے بی گرل دیکھنی ہے اور ارحم اسے کافی سمجھا رہا تھا لیکن وہ بھی اپنی ضد کا پکا تھا____

بابا,آئی ڈونٹ ناؤ___نا آپ مجھے چاچو سے ملنے دے رہے ہو اور نا ہی اب بے بی گرل سے

اسے جب سے پتہ چلا تھا کہ اس کے چاچو اور لٹل ڈول کی ایک بے بی گرل بھی آ چکی ہے

اس سے صبر نہیں ہو رہا تھا___ویسے تو اسے چھوٹے بچوں سے کوئی خاص الفت تو نہیں تھی

لیکن یہاں تو اس کے چاچو کی بے بی گرل تھی

کیا وہ میری طرح ہی کیوٹ ہو گی____

یہ سوچ بار بار اس کے ذہن میں آ رہی تھی

بالآخر ارحم کو ہار ماننی پڑی اور اس نے ڈاکٹر سے پرمیشن لی اور ارحام کو لیے ایک مخصوص کمرے

کی جانب بڑھا تھا جب ایک آرمی یونیفارم میں ملبوس نوجوان نے اس سے کہا کہ کرنل سعید نے

اسے طلب کیا ہے

وہ ارحام کو اندر جانے کا کہہ کر خود کرنل سعید کی طرف بڑھا____

ارحام اندر آیا تو دیکھا کہ ایک شیشے کے بنے انکیوبیٹر میں ایک چھوٹی سی بچی سیدھی لیٹی ہوئی تھی

جسے لال نیلی اور سفید بے شمار باریک تاروں اور ٹیوبز کی مدد سے جکڑا گیا ہوا تھا کہ وہ پوری طرح

ان میں ہی کور تھی

بے بی گرل تو میرے سے بہت زیادہ چھوٹی ہے

وہ اسے دیکھتے بولا حالانکہ وہ ایک امیچیور ہو کے بھی ہیلتھی تھی لیکن ارحام کو وہ اپنے سے کافی چھوٹی لگی تھی

وہ انکیوبیٹر کے قریب ہوا تھا

Baby girl,you are also cute______

لیکن مجھ سے زیادہ تو نہیں____

وہ خود ہی کہتا پھر دیکھنے لگا جب اچانک وہ اپنے ہاتھ پیر چلانے لگی تھی____اس نے ابھی تک اپنی آنکھیں نہیں کھولیں تھیں اور شاید ایک مہینے تک نہیں کھولنی تھیں____

ارحام نے نوٹ کیا کہ اس کے ہونٹ کے اوپر ایک چھوٹا سا تل تھا بالکل جیسے اس کے چاچو کی طرح کا تھا____

وہ ابھی شاید اور نوٹ کرتا جب اس کا ننھا سا چھوٹا سا ٹیوبز میں جکڑا ہاتھ اس نے ہلایا اور وہ شیشے کے بنے انکیوبیٹر کی دیوار کے ساتھ سیدھا آ کر لگا عین ارحام کے سامنے____

ارحام نے بھی اپنا ہاتھ اٹھایا اور عین اس چھوٹے سے ہاتھ کے اوپر پورا کھول کر رکھ دیا جس سے وہ چھوٹا سا ہاتھ چھپ چکا تھا_____

اور دھیرے سے نزدیک آ کر بولا

www.classicurdumaterial.com

حورام____

لیکن پھر نفی میں سر ہلایا اور کہا

میر حورام علی شاہ_____

رات بھی تاریکی کو چھپائے گزر چکی تھی اور نا جانے اس سویرے کے بعد بھی کب انہیں سویرے کی نوید ملنی تھی____کہ پھر سے رات ہونے کو آ رہی تھی__

خرم صاحب اور سمائرہ بیگم کو ارحم نے زبردستی رات کو ہی بھیج دیا تھا جبکہ وہ جانے کو تیار نہیں تھے......جبکہ ان کی رات بھی تو آنکھوں میں ہی کٹی تھی حورم کو کل کو ایک دو بار ہوش آیا لیکن اسے پھر نیند کا انجیکشن دے دیا گیا کہ وہ اسے کیا کہیں گے جب تک وہ خود نہیں جانتے____

ڈاکٹرز نے بھی ابھی کچھ نہیں بتایا تھا کل کا کسی نے بھی کچھ نہیں کھایا تھا....صارم ارحم کے پاس آیا

بھائی...آپ تو کچھ کھا لیں

اس کی بات پر ارحم نے سر اٹھایا سرخ ڈوروں سے سجی رات بھر جاگنے کی چغلی کر رہی تھیں

کیسے کھاؤں صارم....جس کا جان سے عزیز بھائی اندر زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہے جس کا ابھی تک ڈاکٹرز نے کچھ بتایا نہیں وہ کیسے کچھ کھا سکتا ہے

اس کی بات پر صارم نے کچھ نہیں کہا ان سب کی جان بستی تھی سب کا ہی لاڈلا تھا وہ ابھی تک پھوپھو کو خبر نہیں دی گئی تھی کہ وہ جو آگے بیمار رہتی ہیں ان کی طبیعت مزید بگڑ سکتی تھی

جبکہ کچھ ہی دور بیٹھا فرزام کے دماغ میں ایک جملہ بار بار گردش کر رہا تھا

"آپ...نے.. بھی تو بلاوجہ ہی سزا دی ہوئی تھی نا"...

حورم کے کہے الفاظ اسے اندر تک ڈس رہے تھے.....کیسا پیار تھا اس کا اس کی بہن کے لیے

اسے اپنا گلا سوکھتا ہوا محسوس ہو رہا تھا جیسے صدیوں کی پیاس ہو جیسے کسی تپتے صحرا میں نا جانے کب سے بیہوش پڑی ہو کہ اس نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولیں تو اپنے آپ کو ہسپٹل کے کمرے میں پایا تو جیسے سب کچھ یاد آتا گیا تھا____

وہ فوراً سے اٹھی تھی کہ تھوڑی دور کھڑی نرس ہڑبڑا گئی

دیکھیں میم ابھی آپ کو ریسٹ کی ضرورت...

اس کی بات ہونے سے پہلے ہی وہ چلا اٹھی

www.classicurdumaterial.com

نہیں ضرورت مجھے کسی چیز کی... نہیں ہے

جس کی اسے ضرورت تھی نا جانے اس کی کیا حالت تھی اور وہ یہاں بے خبر پڑی تھی

وہ بغیر پرواہ کیے باہر کی جانب بڑھی جب تھوڑی ہی دور آئی سی یو کے سامنے ان کو دیکھتے وہ رکی تھی کل کی نسبت آج وہ کچھ بہتر تھی جب فرزام کی نظر اس پر پڑی تھی

بھ.. بھائی بہ... بہرام... مجھے ملنا ہے بہرام سے
وہ روتے بولی تھی

مل.. ملتے ہیں حورم
وہ اسے پکڑتے بولا جو آئی سی یو کی طرف ہی جا رہی تھی

مجھ.. مجھ میں اور دکھ سہنے کی سکت نہیں رہی... اس.. اس سے کہیے گا کہ مجھے اور تکلیف نا دے پہلے ہی بہت جھیل چکی ہوں
وہ فرزام کے ساتھ لگی تڑپ رہی تھی

آپ.. آپ نے کیوں مجھے اتنا پیار دیا بھائی
اس کے انداز پر اسے پریشانی لاحق ہوئی تھی

ک..کیوں مجھے غموں سے نا آشنا رکھا تھا کیوں اتنا پیار دیا تھا کہ ہر تکلیف سے مجھے دور رکھا تھا کہ میں دکھ سے نا واقف ہی رہی اور اب جب پتہ چل رہا ہے کہ تکلیف کیا ہوتا ہے تو شاید اتنی اذیت نا ہوتی

آج اپنی بہن کے سامنے وہ بھائی بے بس تھا وہ آج چاہ کر بھی اس کے لیے کچھ نہیں کر سکتا تھا.... حورم کی حالت پر ہر آنکھ اشکبار تھی

مجھ.. مجھ سے زندگی کیوں اتنے امتحان لے رہی ہے... میں نے تو کبھی.. کبھی کسی کے بارے میں غلط نہیں سوچا تھا پھر کیوں میرے ساتھ ایسا ہو رہا ہے کیوں-___

جب..جب سب سے زیادہ مجھے..مجھے بہرام کی ضرورت تھی تب آپ کی وجہ سے ہم نے سزا کاٹی بھائی آپ کی وجہ سے....ایسا پیار تھا آپ کا کہ اپنی ہی بہن کی آنکھوں کو نا پڑھ سکے بھائی____

آبش نے جا کر حورم کو سنبھالا تھا جبکہ فرزام کی حالت تو بیان سے باہر تھی وہ کیسے اتنا لاپرواہ ہو سکتا تھا...اپنی بہن کی محبت کا زعم بڑھنے والے بھائی نے ہی اسے کس اذیت میں مبتلا رکھ تھا کہ وہ جان ہی نا سکا____

کہ زندگی میں پہلی بار حورم نے اس سے کوئی شکوہ کیا تھا____

تھوڑی دیر بعد آئی سی یو کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور حورم نے بے اختیار ہی فرزام کو تھاما تھا.....

ڈاکٹرز کے چہروں سے واضح تھا کہ کوئی اچھی خبر نہیں ہو سکتی.... حورم کا فرزام کے ہاتھوں پر دباؤ بڑھا تھا...... سب کی جان حلق میں ہی اٹکی تھی

دیکھیں ہم نے آپ کو پہلے ہی کہا تھا کہ آپ کو ہر خبر کے لیے تیار رہنا ہے............

— — — — — — — — — — — — — — — —

دیکھیں ہم نے آپ کو پہلے ہی کہا تھا کہ آپ کو ہر خبر کے لیے تیار رہنا ہے___

ڈاکٹر نے ایک نظر سب ہر ڈالی جو سانس روکے آگے کے منتظر تھے

ہم گولی نکال چکے ہیں لیکن ہیڈ انجری کی وجہ سے وہ کوما میں جا چکے ہیں

حورم دو قدم پیچھے ہوئی تھی اسے ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے اس کا سانس رک رہا ہو___مطلب کے ابھی اس کی آزمائش ختم نہیں ہوئی تھی

اور ہم یہ نہیں بتا سکتے کہ انہیں کب تک ہوش آئے گا_ایک ہفتہ,ایک مہینہ,ایک سال___کچھ نہیں کہا جا سکتا___گولی اور ہیڈ انجری سے وہ جلد ہی ریکور ہو جائیں گے لیکن اس سٹیٹ سے وہ کب باہر آئیں گے نہیں بتا سکتے___باقی جو اللہ کو منظور___

ڈاکٹر بتا کر جا چکے تھے

حوصلہ رکھو جوان___تمہیں نے ہی سب کو سنبھالنا ہے

ارحم جو یہاں سے غائب ہونا چاہتا تھا کرنل سعید کی آواز پر انہیں دیکھنے لگا انہوں نے اسے گلے لگا لیا

انکل آپ جانتے ہیں نا کہ مام ڈیڈ کے بعد وہی تو ہے میرے پاس___بھائی کی طرح نہیں بیٹے کی طرح پالا ہے___ارحام اور بہرام دونوں مجھے ایک سے عزیز ہیں

وہ شکستہ لہجے میں بول رہا تھا___اس کا دل کر رہا تھا کہ روئے لیکن وہ رو نہیں سکتا تھا

انہوں نے اسے حوصلہ دیا جبکہ تھوڑی دور بینچ پر بیٹھی حورم سر جھکائے آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی لیکن آنسو پھر بھی راستہ بناتے بہہ نکلے___وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اب تک کا کتنا رو چکی ہے آبش اسے اپنے ساتھ لگائے چپ کرا رہی تھی گو کہ وہ خود بھی ٹوٹ چکی تھی

فرزام کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ اب کس طرح حوصلہ دے اسے جب حورم نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا

آپ...آپ نے نہیں کہا نا اسے بھائی...دیکھیں وہ نہیں اٹھ رہا اسے کہیں نا کہ اب بس کرے نا کب تک مجھے میرے نا کردہ جرم کی سزا ملتی رہے گی

وہ اس کے سینے سے لگے بول رہی تھی جب اس سے الگ ہوئی

یہ..یہ مجھے آپ سے وعدہ توڑنے..کی سزا ملی ہے نا...لیکن بھائی میں..میرا خود کا ارادہ..نہیں تھا بہرام سے ملنے کا...اب آپ کہتے ہیں نا کہ نا ملوں..پکا وعدہ نہیں ملوں گی

www.classicurdumaterial.com

لیکن اسے کہیں کہ اپنی آنکھیں کھولے

وہ ہچکیوں سمیت بری طرح روتے بولی

اسے کہیں اٹھ جائے نا...اب..اب میں بہرام کی آواز کب سنوں گی بھائی...کب ان آنکھوں میں دیکھوں گی....بھائی

وہ گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھے بول رہی تھی جب فرزام بھی اس کے پاس بیٹھ گیا

صبر کرو حورم___

وہ اس کے آنسو صاف کرتا بولا

صبر...صبر اب کتنا صبر کروں بھائی...اب اور نہیں ہوتا...ہر بار میں نے صبر کیا آپ لوگ جو کرتے رہے میں نے کچھ نہیں کہا....میرا عاشر سے نکاح کے وقت میں نے کچھ نہیں پھر بہرام سے نکاح کے وقت میں خاموش رہی اور جب آپ نے ہمیں الگ کیا تھا تب بھی تو صبر ہی کیا تھا کچھ نہیں بولی تھی اور کتنا صبر کروں اب تھک چکی ہوں

وہ چیختے روتی فرزام کے سینے سے لگی مدھم آواز میں بولنے لگی جبکہ فرزام کے دل پر تو جیسے برچھیاں چل رہی تھیں

فرزام کے آنسو اس کے بالوں میں جذب ہو رہے تھے...حورم کو اس حالت میں دیکھنا بہت مشکل تھا اس کے لیے

www.classicurdumaterial.com

بہر..بہرام کو ٹھیک ہونا ہو گا نا

وہ مدھم بولتے ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گئی تھی..اس میں اتنی ہی سکت تھی____

— — — — — — — — — — — — — — — —

وہ سونے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اسے نیند بالکل نہیں آ رہی تھی___اسے سب پہ غصہ آ رہا تھا کہ آگے وہ چار مہینے اپنے چاچو سے مل نہیں سکا تھا اور اب بھی کوئی اسے ملنے نہیں دے رہا تھا اور آج تو اس کا برتھڈے بھی تھا کتنا مزہ آتا کہ وہ اپنے چاچو کے ساتھ یہ دن گزارتا لیکن آج کا دن پھر بھی اس کے لیے خاص بن چکا تھا کہ اس کی سوچیں بھٹکتی ہوئی اس بے بی گرل پر چلی گئیں

آج تو Baby Girl کی برتھڈے بھی ہوئی نا مطلب کے ہم دونوں کا برتھڈے سیم ہے

اسے انجانی سی تھوڑی سی خوشی ہوئی تھی جو اسے ابھی محسوس نا ہو سکی

اس کے لبیں کا تل بالکل چاچو کی طرح تھا

وہ سوچنے لگا وہ تو آگے اپنے چاچو کا دیوانہ تھا

یہ اس کی پہلی برتھڈے تھی جب اسے کسی نے گفٹ نہیں دیا تھا لیکن آج کے دن کا گفٹ شاید اس کی زندگی کا سب سا خوبصورت گفٹ بننے والا تھا جس سے ابھی وہ خود بھی انجان تھا

www.classicurdumaterial.com

اس کے پوچھنے پر ارحم نے اس سے کہہ دیا تھا کہ اب ایک منتھ تک وہ دوبارہ بے بی گرل سے نہیں مل سکتا تھا اور انہی سوچوں میں گم وہ کب نیند کی وادیوں میں اتر گیا اسے خبر ہی نا ہوئی

— — — — — — — — — — — — — — — — —

ہسپٹل کے پرائیوٹ روم میں سمائرہ بیگم اسے گلے لگائے چپ کروانے میں مصروف تھیں جبکہ ارحہ دوسری طرف بیٹھی تھی اور آلبش سامنے___فرزام نا جانے کہاں تھا رات کو حورم کی طبیعت مزید بگڑ چکی تھی

بیٹا اب کتنا روئیں گی آپ...اب بس کر دیں
وہ اس کے بال ٹھیک کرتی بولیں

جب ارحم کمرے میں داخل ہوا اس نے ارحہ کو اشارہ کیا تو وہ اٹھ گئی اور ارحم حورم کے پاس بیٹھا وہ کچھ دیر پہلے بہرام کو مل کے آیا تھا لیکن اسے دیکھ کر اس کا دل کٹ کر رہ گیا
حورم ادھر دیکھیں میری طرف

ارحم نے اسے متوجہ کیا اس کی شخصیت سب سے الگ تھی اور اس کی آرمی لک اسے سب سے منفرد بناتی تھی
حورم نے سر اٹھا کر بمشکل دیکھا آنکھیں رو رو کر سوج چکی تھیں

www.classicurdumaterial.com

حورم آپ اگر ایسا کریں گی تو آپ کی طبیعت مزید بگڑ سکتی ہے تو ہم بعد میں بہرام کو کیا جواب دیں گے اور دعا کریں کہ اسے جلد از جلد ہوش آ جائے نا کہ یوں ہمت ہار جائیں کیونکہ جب بہرام کو ہوش آئے تو اسے پہلی والی حورم ملے...میری بات مانیں گی نا

وہ اس کا رویا رویا چہرہ اپنے ہاتھوں سے صاف کرتا بولا

جی بھائی

ارحم اس کے اور فرزام کے لیے بڑا بھائی ہی تھا

— — — — — — — — — — — — — — — —

دو ہفتے ہو چکے تھے اور ان دو ہفتوں میں بھی بہت کچھ ہو چکا تھا___فرزام کو خوشخبری سے نوازا گیا تھا جہاں وہ آبش کو کچھ نہیں کرنے دیتا تھا وہیں اس نے مزید اچھی ملازماؤں کا انتظام بھی کیا تھا اور وہیں امل بھی اب کراچی ہی شفٹ ہو گئی تھی___بہرام کی کمی سب کو بہت ہی محسوس ہو رہی تھی لیکن سب کو یقین تھا کہ وہ جلد ہی ٹھیک ہو کر ان کے درمیان ہو گا

لیکن ارحام ان دو ہفتوں میں بہت روڈ ہو چکا تھا___اسے تھوڑا بہت بتایا گیا تھا کہ اس کے چاچو ابھی ہوش میں نہیں آ سکتے لیکن اس کا اب کسی چیز میں دل ہی نہیں لگتا تھا___

وہ ایسے ہی بور ہو کر باہر لان میں آیا تو اسے سامنے جھاڑیوں میں کچھ محسوس ہوا تھا.....اس نے آگے بڑھ کر دیکھا تو وہ ایک بلی تھی جو اس سے ڈر رہی تھی....اس کی آنکھوں میں ڈر واضح تھا جسے دیکھ کر اسے کے ماتھے پر نا جانے کیوں تیوری چڑھی تھی___

وہ اب چھ سال کا ہو چکا تھا اور بہت بدل بھی رہا تھا وہ تھوڑا آگے بڑھا تو وہ پیچھے ہو گئی اور کارنر میں دبکی پڑی تھی وہ بہت دیر تک اسے دیکھے گیا پھر نا جانے اس کے دماغ میں کیا سمائی کہ اس نے لان میں پڑی ایک رسی کو پکڑا اور وہاں آ گیا جہاں وہ بلی خوف سے ابھی بھی بیٹھی تھی اس نے رسی کا سرا اس بلی کے گلے میں ڈال کر باندھا جو اس کے قریب آنے پر بے بسی سے دبی دبی سی آواز میں میاؤں میاؤں کرنے لگ گئی___

ارحام نے جھاڑی کے پاس ایک درخت کی مضبوط شاخ دیکھی اور پھر ایک سٹول کی مدد سے اس نے رسی کا سرا دوسری طرف کیا اور اسے سٹول سے باندھ دیا جس سے بلی رسی سمیت زمین پر بیٹھی بے بسی سے اس کی کاروائی دیکھ رہی تھی جبکہ سٹول ہوا میں معلق ہو چکا تھا___

ارحام کچھ دیر دیکھتا رہا پھر آگے بڑھ کر سٹول کو نیچے کھینچا جس سے دوسری طرف بلی رسی سمیت اوپر کو اٹھ رہی تھی___

ارحام اب سٹول پر بیٹھ چکا تھا جس سے وہ بلی اوپر رسی سمیت اوپر ہوتی گئی اور اس کا گلا رسی کے ساتھ بندھنے کی وجہ سے کھنچا جا رہا تھا اور اب وہ باقاعدہ طور پر اپنے ہاتھ پیر یونہی ہوا

www.classicurdumaterial.com

میں مارنے لگی___جبکہ سٹول پر بیٹھا وہ بڑے انہماک سے یہ دیکھ رہا تھا اور تھوڑی دیر تک وہ بلی ساکت ہو چکی تھی اور یونہی جھول گئی___

اسے یہ دیکھ کر مزہ آیا کہ تھوڑی دیر پہلے جو بلی اس سے ڈر رہی تھی وہ اب مر چکی تھی کہ جب ارحہ کی آواز نے اسے متوجہ کرایا

ار..ارحام

اس نے اپنی ماں کی طرف دیکھا

جی مام

وہ اب پہلے کی طرح نہیں تھا اور یہ بات ارحہ کو بری طرح چبھ رہی تھی

یہ..یہ آپ نے کیا کیا ارحام...آپ ایسا کیوں کر رہے ہو

وہ حیرانگی سے اس کے پاس آتی بولی

وہ میرے سے ڈر رہی تھی اور مجھے پتہ نہیں کیوں غصہ آگیا تھا کہ میں نے اسے مار دیا کہ جو ڈرتے ہیں انہیں زندہ ہی نہیں رہنا چاہیے کیونکہ جو ڈر گیا وہ مر گیا

ارحام اپنی سبز آنکھیں سامنے گاڑھے کہتا اندر جا چکا تھا جبکہ کہ ارحہ کو اپنے چھ سالہ بیٹے کی فکر لاحق ہوئی___

وہ کچھ زیادہ ہی ایکسٹرمسٹ بنتا جا رہا تھا اور کچھ بہرام کا اثر تھا کہ وہ اب ایسی حرکتیں کرنے لگ گیا تھا__وہ ابھی پہلے والے واقعے سے نہیں نکلی تھی کہ اب یہ__

پہلے اس نے مچھلیوں کی آنکھیں نکال دیں تھیں کہ وہ اسے گھور کر دیکھ رہی تھیں اور اب ایک بلی کو مار دیا کہ وہ اس سے ڈر رہی تھی

— — — — — — — — — — — — — — — —

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو اسے دیکھا جو ہوش و خرد سے بیگانہ اس کا صبر آزما رہا تھا...وہ چلتی اس کے پاس آئی اور اس کے بال کو ہٹا کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیا جو وہ ہر روز کی طرح آج بھی محسوس کر سکتا تھا لیکن کچھ کہہ نہیں سکتا تھا__حورم کے آنسو اسے تکلیف دیتے تھے لیکن وہ انہیں صاف نہیں کر سکتا تھا__وہ ہر روز اس سے ڈھیروں باتیں کرتی تھی لیکن وہ ان باتوں کا جواب نہیں دے سکتا تھا

حورم اس کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھ گئی اور اس کے سینے پر سر رکھ لیا__اس کی دھڑکن سننا اس کا ہر روز کا معمول تھا کہ وہ اس کے لیے بھی جتنا شکر کرتی کم تھا کہ اس کی سانسیں چل رہی تھیں....اس کے زخم بہت حد تک مندمل ہو چکے تھے...سینے کا تو ٹھیک ہو چکا تھا بس سر کی چوٹ ریکور ہونے والی رہتی تھی

آپ کو پتہ ہے کہ آج ایک مہینہ ہونے والا ہے اور آج میں حورام سے مل کر آ رہی ہوں....اسے بھی آج ڈسچارج کر دیا گیا ہے اور وہ بالکل آپ پر گئی ہے...آنکھوں کے کلر کا

تو نہیں پتہ کیونکہ اس نے ابھی آنکھیں نہیں کھولیں لیکن اس کے بالوں کا کلر بالکل آپ کی طرح ہے اور اس کے ہونٹ کا تل بھی___

حورم نے سر اٹھا کر بہرام کے ہونٹ کے اوپر تل کو دیکھا اور پھر وہاں بوسہ دیا اور پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر چوما___

آپ اب جلدی سے ٹھیک ہو جائیں کہ آپ جب پہلی بار حورام کو دیکھیں گے تو کتنا پیارا احساس ہو گا نا

وہ اس کے ہاتھ کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسائے بول رہی تھی

بہرام خاموشی سے اس کی ہر بات کو سن رہا تھا اور ہر حرکت کو محسوس کر رہا تھا

بہرام

وہ جب بھی اس کا نام پکارتی تھی اس کی دھڑکن بڑھ جاتی تھی

میں منتظر ہوں جب آپ ٹھیک ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ مجھے تم سے محبت ہے___ترس گئی ہوں سننے کے لیے___آپ کہا کرتے تھے نا کہ تم ہمیشہ میرے پاس رہنا دیکھیں میں تو آپ کے پاس ہوں لیکن آپ میرے پاس نہیں ہیں

اس نے کہتے ہی دوبارہ اس کے سینے پر سر رکھ لیا

— — — — — — — — — — — — — — — —

وہ ابھی اپنے بابا کے ساتھ ہسپٹل آیا تھا ارحم اسے اپنے ساتھ اس لیے لایا تاکہ اس کا مائنڈ ڈائیورٹ ہو سکے جو اب زیادہ تر خاموش رہنے لگ گیا تھا ارحم اور صارم نے بہت کوشش کی کہ وہ پہلے کی طرح کھیلے اور شرارتیں کرے لیکن کوئی خاطر خواہ اثر نہیں ہوا

ارحم اسے روم میں بھیجتا خود ڈاکٹر سے ملنے چلے گیا جہاں ارحہ اس کی منتظر تھی وہ آج بے بی گرل سے ملنے آئے تھے___

ارحام جب کمرے میں داخل ہوا تو حورم تو اسے کمرے میں دکھائی نا دی لیکن بے بی کاٹ میں اسے حورام نظر آئی تھی___

وہ پاس جا کر اسے دیکھے گیا پتہ نہیں اسے وہ گلابی سی گول مٹول سی بہت پیاری لگی تھی کہ وہ اسے دیکھ کر مسکرانے لگ گیا___

اب وہ پہلے کی نسبت ٹھیک تھی اور بہت ہی کیوٹ بھی تھی کہ اس کے سرخ پڑتے ہونٹ اور گلابی چہرے پر کالا تل اور کالے ہی بال___

ارحام بے بی کاٹ پر جھکا اسے دیکھ رہا تھا جب حورام نے دھیرے سے اپنی آنکھیں کھولیں تھیں___وہ نیلی شفاف آنکھیں ان کانچ کی سی سبز آنکھوں سے ٹکرائیں تو جہاں وہ نیلی آنکھیں مسکرا اٹھیں تھیں وہی ان سبز جھیل سی آنکھوں کو لگا تھا کہ وہ جیسے نیلے سمندر کے گہرے پانی میں اپنا شفاف سا عکس دیکھ رہا ہو___بالکل سمندر کے گہرے نیلے پانی میں اپنا عکس ہو___وہ صاف حورام کی آنکھوں میں اپنے آپ کو دیکھ سکتا تھا کہ تب ہی وہ تھوڑا سا ہنسی

تھی___وہ ایک مہینے کی بچی اسے اپنے سامنے پا کر اب اپنے پاؤں کو ہاتھوں کی مدد سے پکڑ کر کھلکھلانے لگی کہ اس دنیا میں آنکھ کھولتے سب سے پہلا چہرہ اس نے ارحام کا دیکھا جبکہ ارحام اپنے دونوں بازو کاٹ کے ساتھ لگا کر بڑی دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا___اسے اس ایک مہینے میں آج ریلیکسیشن ملی تھی

حورم کمرے میں داخل ہوئی تو دیکھا ارحام بے بی کاٹ پر جھکا بری محویت سے حورام کو دیکھ رہا تھا اسے دیکھ کر حورم مسکرائی اور پھر اس کے پاس ہی گھٹنوں کے بل بیٹھ کر حورام کو دیکھنے لگی جو اپنی آنکھیں ہاتھ پیر چلا رہی تھی

بے بی گرل کیوٹ ہے نا

ارحام اب حورم سے پوچھ رہا تھا جو اس کی ملائم سے گالوں کو چھو کر دیکھ رہی تھی

ہمم...بالکل آپ کی طرح کیوٹ ہے نا___اس کی چکس تو بالکل آپ کی طرح سافٹ سی ہیں

ارحام حورم کی بات پر ہنسنے لگا اور ہاتھ بڑھا کر اس کے گالوں کو چیک کیا جس پر حورام نے اپنا ہاتھ منہ میں ڈال لیا اس کی بڑی بڑی نیلی آنکھیں حورم کی طرح تھیں اور اس کے ہونٹ ہر چھوٹا سا تل بہرام کی طرح____

تھوڑی دیر تک ارحم اور ارحہ بھی آچکے تھے ارحہ نے آتے ہی حورام کو پنک بے بی کمفرٹر سمیت بے بی کاٹ سے نکال لیا اور اسے دیکھنے لگی

ماشاءاللہ حورم___یہ کتنی پیاری ہے نا

وہ اس کے گالوں کو چومتے بولی جس پر حورم بھی مسکرا دی

یہ تو ارحام سے بھی زیادہ پیاری ہے___

ارحم نے کہا تو ارحام کو چڑانے کے لیے تھا لیکن وہ لڑنے کی بجائے ہنس دیا___ارحہ اور ارحم نے حیرانگی سے اسے دیکھا کیونکہ اگر غلطی سے بھی کوئی کہہ دے کہ وہ ارحام سے زیادہ پیارا ہے تو لڑنے لگ جاتا تھا یا پھر اس کے ماما پاپا کو کوئی اور اس سے زیادہ پیارا لگے تو ہفتوں ناراض رہتا کہ کہا کیوں آپ نے___

ہم کیا اسے اپنے ساتھ لے کے جا سکتے ہیں___

اس نے معصومیت سے پوچھا

نہیں...ابھی نہیں ہم لے کر جا سکتے لیکن بعد میں ہم بے بی گرل کو اپنے ساتھ رکھیں گے فلحال تو ہم دونوں جا رہے ہیں

ارحم اس سے بولا تو وہ بیڈ کی جانب بڑھا جہاں ارحہ حورام کو لیے بیٹھی

Can i kiss her?

اس کی بات پر سب ہنسنے لگے

اگر ہم آپ کو منع کریں گے تو کیا آپ ہو جاؤ گے ؟

ارحہ نے دبی مسکراہٹ سے پوچھا پچھلے ایک مہینے کے بعد آج وہ اسے پہلے سے بہتر دیکھ رہی تھی

No......

اس نے کہتے ہی حورام کے گلابی پڑتے گال کو چوما تھا
جس پر وہ اپنی آنکھیں پٹپٹاتے اسے دیکھنے لگی

One More.....

ارحام نے کہتے اس کا دوسرا گال بھی چوم لیا جس پر اب کی بار حورام اپنی بڑی بڑی آنکھوں کو کھولتے بند کرتے ہاتھ پیر چلاتے کھلکھلاتے اسے دیکھنے لگی

حورم آج چودھری حویلی آئی تھی اپنا چیزیں لینے___حورام ارحہ کے پاس تھی جبکہ وہ فرزام کے ساتھ آئی تھی اور اپنے کمرے میں بیٹھی چیزیں سمیٹ رہی تھی جب فرزام کمرے میں داخل ہوا

بھائی آپ ادھر کیوں کھڑے ہیں اندر آ جائیں نا
وہ اسے دروازے کے پاس کھڑا ہوتے دیکھ کر بولی

حورم میں کچھ کہنا چاہتا ہوں

www.classicurdumaterial.com

وہ بیڈ پر بیٹھتے بولا حورم اس کے پاس آ کر بیٹھی

میں تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں حورم ہو سکے تو اپنے بھائی کو معاف کر دینا

وہ بے بسی سے نظریں جھکائے بولا جب حورم نے اپنے دونوں ہاتھوں میں اس کا چہرہ تھاما اور نفی میں سر ہلایا

ایسے مت کہیں بھائی___

فرزام نے اس کے دونوں ہاتھوں کو تھاما

میں نہیں جانتا کہ کن لفظوں میں تلافی کروں لیکن میں نے انجانے میں تمہیں بہت تکلیف دی ہے___اب جب مجھے اتنی بڑی خوشخبری ملی ہے تو احساس ہوا کہ خوشی کیا ہوتی ہے میں نے تو بہرام سے یہ خوشی بھی چھین لی تھی میں اتنا خود غرض کیسے ہو سکتا ہوں تم بھی مجھ سے ناراض ہو گئی تھی نا

دو آنسو ٹوٹ کر حورم کے ہاتھ پر گرے

بھائی یہ قسمت کی بات ہوتی ہے آپ اپنے آپ سے بدگمان مت ہوں اور میں تو محبتوں میں پلی بڑھی ہوں بھلا ہو سکتا ہے کہ میں آپ سے ناراض ہوں...اس دن مجھے نہیں پتہ چلا کہ کیسے منہ سے وہ الفاظ نکل گئے لیکن آپ ہرٹ نا ہوں....آپ نے جو کیا تھا میری محبت میں ہی کیا

تھا نا___

حورم پیار سے اس کے آنسو صاف کرتے بولی

اب آپ بالکل نہیں روئے گے

فرزام نے اسے گلے لگا لیا

تم جانتی ہو کہ تم دنیا کی سب سے بیسٹ بہن ہو

اس کی بات پر حورم مسکرائی

اور آپ دنیا کے بیسٹ بھائی____

— — — — — — — — — — — — — — — — — —

آج وہ آفس آئی تھی ارحم اور فرزام کے بے جا اصرار پر___ان دونوں نے اسے سمجھایا کہ وہ آفس کو بھی تھوڑا ٹائم دے تا کہ اس کا ذہن بٹ سکے اور ریلیکس بھی ہو سکے___

وہ صبح بہرام سے مل کر آئی تھی تین مہینے ہونے جا رہے تھے ڈاکٹرز کا کہنا تھا کہ اسے ہوش کبھی بھی آ سکتا تھا لیکن کب یہ کوئی نہیں جانتا تھا___

ابھی آفس میں بیٹھے وہ یہی سوچ رہی تھی جب نینا داخل ہوئی صبح سب اس سے گرم جوشی سے ملے تھے اور اب بھی فرزام نے اسے کچھ معاملات دیکھنے کو کہا تھا___

www.classicurdumaterial.com

نینا اسے فائلز دے کے جا چکی تھی اور وہ انہیں دیکھ رہی تھی ویسے بھی وہ خود بھی چاہتی تھی کہ جب بہرام ٹھیک ہو جائے تو وہ اس بزنس کو بڑھتا ہوا دیکھ کے خوش بھی ہو___

کچھ میٹنگز کی فائلز دیکھتے وہ نینا کو بلانے لگی لیکن پھر خود ہی اٹھ کر باہر آ گئی تا کہ دیکھ بھی سکے

اسے دیکھ کر نینا کھڑی ہو گئی حورم اس سے کچھ دیر فائلز کے متعلق ڈسکس کر رہی تھی اور واپس جانے لگی کہ کوئی اس کے سامنے آیا تھا

اوہ.... مس حورم چودہدری

علینہ کو دیکھ کر نینا نے تیوری چڑھائی جبکہ حورم کو اس کے منہ لگنے میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا وہ جانے لگی کہ وہ پھر سے بولی

ہمم....تو کیسا لگا بہرام شاہ کو اپنے جال میں پھنسا کر___

وہ اس کے سامنے کھڑے ہوتے بولی

کہ یہاں تک کے اس سے شادی بھی کر لی

حورم نینا کی طرف مڑی

نینا فالتو لوگوں کو اندر آنے کی اجازت کس نے دی اور اسے فوراً یہاں سے بھیجو

حورم کہہ کر جانے لگی جب وہ ایک بار پھر سامنے آئی تھی

ویسے بات ماننی پڑے گی کہ تم جیسی لڑکیاں......

حورم نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی وہ کوئی تماشہ نہیں چاہتی تھی کہ اس سے پہلے وہ اپنی بات مکمل کرتی کسی نے جارہانہ طریقے سے پیچھے سے اس کے بازو سے پکڑ کر کھینچا اور سنبھلنے کا موقع دیے بغیر....

چٹاخ!!!!!!!!!

پوری قوت سے تھپڑ مارا تھا کہ وہ سفید سنگ مرمر کے فرش پر گری وہ شاک کی کیفیت میں اپنے منہ پر ہاتھ رکھے سانس روکے دیکھنے لگی جس کی آنکھیں لال انگارہ ہو چکی تھیں سارا سٹاف کھڑا ہو چکا تھا

فرزام نے اسے بازو سے پکڑ کر اٹھایا اور خونخوار لہجے میں بولا

میری بہن کے متعلق میں ایک لفظ بھی برداشت نہیں کر سکتا اور مجھے بہرام شاہ ہرگز مت سمجھنا جو عورت پر ہاتھ نہیں اٹھاتا کیونکہ جب تم جیسی اپنی حد بھول جایا کرتیں ہیں انہیں ان کی اوقات یاد دلانا پڑتی ہے

وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بول رہا تھا اس کی آواز اتنی اونچی تھی کہ سارا سٹاف سہم گیا انہوں نے شروع سے ہی اسے پولائٹ دیکھا تھا حورم واپس چلے گئی جب فرزام نے گارڈ کو بلایا

اسے فوراً یہاں سے نکالو اور اس کی شکل دھیان سے یاد رکھنا اگر یہ کہیں آس پاس بھی اب دکھی بہت برا حال کروں گا

وہ کہتا حورم کے پیچھے گیا وہ کیمرے میں دیکھ رہا تھا جب حورم آفس سے نکلی اور نینا سے بات کر رہی تھی لیکن علینہ کی آمد نے اسے حیران کیا وہ وہاں آیا تو اس کے الفاظ اس کا دماغ گھما گئے

وہ اندر آیا تو حورم صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی وہ اس کے پاس آیا

حورم....آر یو اوکے

حورم نے گہرا سانس لیا اور اسے دیکھا

مجھے کیا ہونا تھا...میں بالکل ٹھیک ہوں اور ویسے بھی اب اتنی کمزور نہیں ہوں کہ کسی کو باتوں کو دل پہ لے لوں اور ویسے بھی جب میرا بھائی میرے ساتھ ہے تو مجھے فکر کرنے کی ضرورت ہے کیا

وہ کمزور تو صرف ایک انسان کے معاملے میں تھی

حورم نے مسکرا کر کہا جس پر فرزام کو تھوڑا اطمینان ہوا

— — — — — — — — — — — — — — — —

ارحام ارحہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا جو کہ حورام کو فیڈر کی مدد سے فیڈ کروا رہی تھی وہ آج حورام کو گھر لے آئی تھی جبکہ حورم نہیں آئی تھی ایک مہینہ ہو چکا تھا اسے آفس جاتے اور آفس سے واپسی پر وہ بہرام کے پاس ہوتی اور ڈھیروں باتیں کرتی لیکن آج ارحہ حورام کو لے آئی تھی کہ رات کو وہ اسے تنگ کرتی تھی وہ چار مہینے کی ہو چکی تھی اور آج تین مہینے بعد ارحام کو اسے دیکھ کر خوشی ہوئی وہ بھی تین مہینے بعد......

ماما یہ بڑی کب ہو گی

وہ اس کے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے بولا

ہو تو رہی ہے دیکھیں ماشاءاللہ کتنی بڑی اور پیاری ہو گئی ہے

ارحہ اس کا فیڈر سائیڈ پر رکھتی بولی جو اس نے ختم کر لیا

نہیں نا___اتنی بڑی کب ہو گی جب میرے سے باتیں کیا کرے گی....میں اس سے باتیں کرنا چاہتا ہوں

ارحہ نے نوٹ کیا تھا کہ جب وہ حورام کو دیکھتا تو وہ اسے بدلہ بدلہ لگتا جیسے پہلے وہ رہا کرتا تھا آج ویسے کا نہیں لگ رہا تھا

ہو جائے گی بڑی اور پھر بہت سی باتیں کیا کرے گی سب سے

ارحہ نے حورام جو اٹھایا اور اپنے کمرے میں ہی رکھے اس کے بے بی پنک کلر کے بے بی کاٹ میں اسے لٹایا

آپ اس کا دھیان رکھو کہ روئے نا...میں آتی ہوں

وہ کہہ کر کمرے سے نکل گئی جب وہ اس کے پاس آیا پہلے اس کے گالوں کو چھوا اور پھر اس کے ہاتھوں کو پکڑا

تو بے بی گرل اگر چاچو ہوتے تو تمہیں کیا کہہ کر بلاتے

اس کی بات پر حورام نے ارحام کا ہاتھ اپنے منہ میں ڈال لیا جس پر اس نے نکالا تو وہ رونے لگ گئی ارحام نے اسے گھورا

Bad Girl....

اچھاا روؤ نا یہ لو

جب وہ چپ نا کی تو اس نے اپنا ہاتھ دے دیا جو منہ میں ڈالے اسے دیکھنے لگی

چاچو مجھے تو ڈیول کہتے ہیں پھر تمہیں.........

اس نے سوچتے دوسرا ہاتھ اپنے منہ پر رکھا

Witch.......Hawww

نہیں یہ تو نہیں ہو گا...اتنی پیاری بے بی کا یہ نام نہیں

وہ پھر سوچنے لگ گیا

چلاچو پیار سے تو مجھے اپنا پرنس بھی کہتے ہیں نا تو تم ان کی پرنسس ہوئی نا... نہیں ان کی نہیں میری بھی پرنسس

وہ آخر پر مسکراتے بولا جس پر حورام بھی اسے دیکھ کر ہنسنے لگ گئی

صبح ہو چکی تھی کھڑکیوں سے ہلکی ہلکی چڑیوں کی چڑچڑاہٹ اندر آ رہی تھی ارحہ نے اٹھتے پہلے کھڑکیوں کو بند کیا اور پھر ارحام کو دیکھا جو بیڈ پر اوندھے منہ لیٹا تھا رات کو وہ حورام سے باتیں کرتا رہا اور لیٹ سویا تھا___

ارحہ نے حورام کو دیکھا جو جاگ چکی تھی اور اپنا ایک ہاتھ منہ میں ڈالے ادھر ادھر ہو رہی تھی

اس نے اسے بے بی کاٹ سے آرام سے نکالا اور اس کے دونوں گالوں کو چوما

پیاری سی گڑیا اٹھ گئی

اس نے حورام کو بیڈ پر لٹایا

آپ آرام سے ادھر لیٹیں میں آپ کا فیڈر تیار کر کے لاتی ہوں

www.classicurdumaterial.com

ارحہ کے جانے بعد حورام آس پاس نظر دوڑانے لگی جہاں اسے ارحام تکیے میں منہ دیے نظر آیا اس نے اس سائیڈ پر ہونا چاہا تو وہ الٹی ہو گئی اب پھر وہ ارحام کو دیکھنے لگی اور اس کی طرف بڑھنا چاہا

وہ چار مہینے کی ہو چکی تھی اور رینگنا سیکھ رہی تھی عموماً چار سے سات ماہ کے درمیان تک بچے رینگنا سیکھ جاتے ہیں یہ ہر بچے کی فزیکل ہیلتھ پر ڈیپینڈ کرتا ہے اور حورام تو ویسے بھی ہیلتھی تھی

وہ آہستہ آہستہ اوپر ہوتے اس تک پہنچی اور اس کے کالے بالوں کا اپنے ہاتھوں میں لے لیا اور انہیں کھینچنے لگی اور خود ہی ہنسنے لگی لیکن وہ پھر بھی نہیں اٹھا تھا

پھر وہ مزید رینگتے اس کے اوپر ہو گئی اور اس کے منہ پر ہاتھ مارنے لگی

کسی کے بال کھینچنے اور ننھے ننھے نازک ہاتھوں سے اس کی آنکھ کھلی تو کسی کو اپنے اوپر پایا جو اب دوبارہ سے اس کے بال کھینچنے لگ گئی تھی اور اسے اٹھتا دیکھ کر ہنسنے لگی

ارحام نے اسے نیچے اتار کر لٹایا اور اسے دیکھنے لگا

سونے کیوں نہیں دے رہی رات کو بھی اتنی لیٹ سونے دیا تھا

اس کی بات پر حورام منہ بنا کر اسے دیکھنے لگی

اگر ایسے منہ بناؤ گی تو پھر میں نہیں چھوڑوں گا

www.classicurdumaterial.com

اسے وہ یوں بناتے پھولے پھولے گالوں سے اتنی کیوٹ لگی کہ اس نے مسکرا کر کہتے اس کے دونوں گالوں کو زور سے چوما تھا

میرا دل کرتا ہے کہ میں تمہیں کھا ہی جاؤں

وہ اس کے ایک گال پر ہلکے سے دانتوں سے کاٹتا بولا جس پر وہ اس کے منہ پر ہاتھ مارنے لگ گئی جس پر وہ اس کے دونوں ہاتھ پکڑتے ہنسنے لگ گیا

— — — — — — — — — — — — — — — —

وہ اپنے سامنے میز پر رکھے اس باکس کو دیکھ رہی تھی جو اسے حیدر نے دیا تھا کہ وہ بہرام کی طرف سے تھا جو وہ یورپ جانے سے پہلے دے کر گیا تھا اور کہا تھا کہ اگر کچھ ہو جائے یا وہ دور کر دیا جائے تو حورم تک پہنچا دیا جائے تو حیدر نے اسے وہ دے دیا___

وہ اسے ہاتھ میں پکڑے گھما رہی تھی جو کہ ایک کیو باکس کی طرح تھا لیکن ہے نہیں...اوپر اور نیچے کی سطح کالی اور نیلی تھی جبکہ چاروں طرف کی سائیڈ پر کوئی پزل کی طرح ورڈز تھے

اس نے دیکھا تو اس پر الفاظ لکھے ہوئے تھے اور اسے پہلے بھیجے گئے کالے نیلے پیپرز یاد آئے......اس نے ہر سائیڈ کی پزل کو سولو کرنا چاہا تو ایک سائیڈ پر اس نے ورڈز میں سے ڈھونڈ کر بہرام لکھا تھا جو کہ ہر ورڈ سے بنایا اور اس کے سامنے حورم پھر باقی دو سائیڈوں کو دیکھنے لگی تو نوٹ کیا کہ تین سائیڈیں نیلی تھیں اور تین کالی اور اسے دیے گئے پیپرز بھی کالے اور نیلے ہی تھے....

اس نے دونوں سائیڈوں پر یہی ورڈز لکھ دیے تھے تو وہ باکس اپنی چھ سطحوں سمیت تھوڑا تھوڑا دور ہو کر کھل گیا جس میں ایک کاغذ تھا..... حورم نے وہ اٹھا لیا اور اسے کھول کر پڑھنا شروع کر دیا

''حورم میری جان میں تمہیں اپنی آج تک کی زندگی کے بارے میں بتاتا ہوں___ میں چھوٹا سا ہوا کرتا تھا جب گرینڈ پا اور ڈیڈ کے ساتھ اکثر چوہدری حویلی آیا کرتا... گرینڈ پا نے ہی بتایا تھا کہ وہ اور تمہارے گرینڈ پا بچپن کے دوست ہوا کرتے تھے اور ایک ہی گاؤں میں رہا کرتے تھے پھر جب بابا چاچو اور پھوپھو ہوئے تو وہ لوگ شہر چلے گئے پھر ان کے جانے کے بعد میں اکثر ڈیڈ کے ساتھ چوہدری حویلی آتا تھا پھر وہاں ایک دن مجھے تم ملی تھی ایک چھوٹی سی گڑیا کی طرح پیاری سی___ پھر اکثر مجھے اپنے بھائی کے ساتھ وہ نظر آیا کرتی تھی پتہ نہیں لیکن بچپن سے ہی وہ بہت قریب ہو چکی تھی دل کے___

پھر میں بورڈنگ سکول جایا کرتا تھ ڈیڈ چونکہ آرمی آفیسر تھے وہ ہم دونوں بھائیوں کو بھی آرمی یونیفارم میں دیکھنا چاہتے تھے.....ان دنوں وہ ایک پروجیکٹ پر کام کر رہے تھے اور بہت حد تک رسائی بھی حاصل چکے تھے لیکن کیا پتہ تھا کہ اس مشن کے لیے وہ اپنے جان دے دی گیں___اس دن مام ڈیڈ ہمیں چھوڑ کر چلے گئے لیکن بھائی چونکہ آرمی ٹریننگ میں تھے تو انہوں نے مجھے ایک انڈر کوور ایجینٹ بنانا چاہا___

اٹھارہ سال کا جب ہوا اور کالج سے رخصت ہوا تو دو سال ٹریننگ کے انڈر رہا اور پھر بیس سال

کی عمر میں مجھے ایتھنز بھیجا گیا تھا مجھے شروع سے ہی اس ادھورے مشن کو پورا کرنا کا کہا گیا ایتھنز میں ایم بی اے کے دوران فرزام سے ملاقات ہوئی آگے بھی جانتے تھے تو دوستی مزید گہری ہوتی گئی لیکن اصل مقصد ایتھنز کی ایجینسی کے انڈر رہ کر MBA کی ڈگری حاصل کرنا تھا__

لیکن اکثر فرزام کی باتوں میں تمہارا ذکر مجھے تمہاری طرف کھینچتا تھا__فرزام کے لہجے میں تمہارا پیار بولتا تھا لیکن ایک سال بعد جب پتہ چلا کہ تمہارا نکاح ہو چکا ہے اپنے کزن سے تو میں پیچھے ہٹ گیا تھا ایک بار تو لیکن پھر بھی تمہاری یاد ستایا کرتی تھی اور پھر میں نے کہا کہ نہیں مجھے اپنی محبت سے یوں دستبردار نہیں ہونا چاہیے اسے حاصل کرنے کی کوشش تو کرنی چاہیے تھوڑی بہت عاشر کی انفارمیشن فرزام سے پتہ چلی تھی پھر میں نے اس کام کے لیے سارہ کو تمہارے کالج تمہارے ساتھ پڑھنے کو بھیجا__تا کہ وہ تمہیں اس کے خلاف بدزن کرے اور تم ہوتی گئی اور ایتھنز کا آخری سال پورا کر کر پاکستان آ گیا جبکہ فرزام نے تھوڑے دن بعد آنا تھا اور اس رات بھائی سے ملنے اسلام آباد گئے تو صارم آبش اور ثناء نے گھومنے کی ضد کی تو انہیں ایک ریسٹورنٹ میں لے آیا لیکن کیا پتہ تھا کہ وہاں تم سے ملاقات ہو جائے گی__

پھر دیکھو خدا کی کرنی ایسی ہوئی کہ عاشر سے تمہیں ڈائیورس ہو گئی اور پھر جب بعد میں مجھے اس کی اصلیت کا پتہ چلا تو مجھے اگر تھوڑا بہت ملال جو تھا وہ بھی جاتا گیا اور پھر جب تمہاری یونیورسٹی کے دو سال مکمل ہوئے اور میں بائیس کا ہو چکا تھا اور تم فارن پڑھنا چاہتی تھی تو

www.classicurdumaterial.com

بھائی نے میرے سامنے تمہارے ساتھ نکاح کا آپشن رکھا تھا جسے میں فوری قبول نا کر سکا کیونکہ میں اتنی جلدی نہیں چاہتا تھا یہ سب لیکن بھائی کی ضد ہر کرنا پڑا کیونکہ وہ بھی میرے دل کا حال جانتے تو تھے___پھر نکاح والے دن میں تھوڑا روڈ ہو گیا تھا تا کہ فلحال تم مجھ سے کوئی ایسی امید نا رکھو اس کے بعد تمہیں ایتھنز بھیجا گیا کیونکہ وہ سب سے محفوظ جگہ تھی کیونکہ وہاں تک پاشا کے بندے نہیں جا سکتے تھے کیونکہ وہاں ممنوع تھا اور میرے دو سال انڈر کوور ایجینٹ کی ٹریننگ میں لگے اور ان دو سالوں کے بعد ایز آ برنس مین سامنے آیا دنیا کی نظروں میں لیکن تمہاری طرف سے بھی لاپرواہ بالکل نا تھا اور جب تم واپس آئی تو تمہیں دیکھ کر خوشی ہوئی تھی اور میں یہ بھی جان گیا تھا کہ ہماری ملاقات دونوں پر بہت بھاری رہی تھی اور پھر ہر دن کے بعد تم مزید نزدیک ہوتی چلی گئی تھی کہ میں بھی نا جان سکے اور اب جب ہم دور ہیں تو دل بہت اداس رہتا ہے___میری یہ ستائیس سالہ زندگی تمہارے بغیر کچھ نہیں حورم اور بس یہ چاہتا ہوں کہ جب میں واپس آؤں تو تم میرے پاس ہو"

حورم نے اپنا سر میز پر رکھے اس کاغذ پر ٹکا دیا جہاں اس کے لکھے گئے الفاظ جگمگا رہے تھے وہ اپنی چوبیس سالہ زندگی میں کسی کے لیے اتنا نہیں روئی تھی جتنا اس ایک شخص کے لیے____

ارحام سیڑھیوں سے اترتا نیچے آیا تو لاؤنج میں حورام رو رہی تھی اسے دیکھتے ہی فوراً بے انتہا غصہ آیا تھا اور اس کے ماتھے پر بل واضح تھے اور گرین آنکھوں میں غصہ___

اس نے آگے بڑھ کر حورام کو بے بی کاٹ سے نکالا اور اٹھا کر صوفے پر لے آیا اور زور زور سے اس کی میڈ کو بلانے لگا جو کچھ مہینوں پہلے ہی اس کی مام نے سپیشل حورام کے لیے رکھی تھی جو صرف اس کے کام کرتی تھی ویسے تو حورام کو سنبھالتی ارحہ ہی تھی اور آج وہ مال گئی تھی حورام کے لیے شاپنگ کرنے___

کچن سے ملازمہ ہڑبڑاتی ہوئی آئی تھی

میں نے تمہیں پہلے دن ہی کہا تھا کہ یہ مجھے روتی ہوئی نا ملے وجہ پوچھ سکتا ہوں کہ یہ کیوں رو رہی ہے

اس کی آواز اتنی ضرور تھی کہ لاؤنج کے باہر خاور تک پہنچتی وہ اندر آیا تو دیکھا کہ ارحام ملازمہ پر برس رہا تھا جبکہ حورام اس کا ہاتھ پکڑے منہ میں ڈالے لیٹی تھی

جی...وہ ان کے لیے دودھ بنا کر لا رہی تھی

وہ ہڑبڑاتی جواب دینے لگی وہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی اسے چھوڑ کر گئی تھی

ارحام حورام کے معاملے میں سینسیٹو ہو رہا تھا

اس نے ملازمہ کو غصے سے گھورتے حورام کو اٹھایا جو اس کے اٹھانے پر خاموش ہو چکی تھی

اس نے اپنے چھوٹے ہاتھوں سے اس کا چہرہ صاف کیا

آئندہ اگر یہ مجھے روتی ملی تو کام سے نکال دوں گا

خاور نے اس ملازمہ کو وہاں سے جانے کا اشارہ کیا

ارحام کافی دیر اس سے کھیلتا رہا اور اس کی معصوم معصوم سی حرکتوں پر کبھی ہنسنے لگ جاتا تو کبھی اس کے گال چومنے لگ جاتا___

خاور ان دونوں کا دیکھ کر مسکرا رہا تھا

تھوڑی دیر بعد وہ لان میں تھے وائٹ کلر کی شیٹ نرم گھاس پر ڈالے اور بلینکٹ کی تہہ بنا کر حورام کو لٹایا ہوا تھا جو اپنا انگوٹھا منہ میں ڈالے اوپر دیکھ رہی تھی اور ارحام اسے___

کہ تھوڑی دیر بعد وہ بری طرح رونا شروع ہو چکی تھی شاید اسے یہاں مزہ نہیں آ رہا تھا

ارحام اس کے پاس آیا اور اسے چپ کرانے لگا

Little Girl....What Happened.....

لیکن وہ بری طرح رو رہی تھی

حورام دیکھو چپ کر جاؤ ورنہ میں تمہیں درخت سے الٹا لٹکا دوں گا

وہ دھمکی دینے پر اتر آیا لیکن پھر بھی مسلسل روئے جا رہی تھی

اس نے خاور کو اسے الٹا لٹکانے کا کہا تو وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا

چھوٹے شاہ___میں لٹکاؤں... لیکن عمر تو دیکھیں

خاور حیرانگی سے پوچھنے لگا

کس کی آپ کی؟

ارحام نے حیرت سے پوچھا

نہ.. نہیں جی... حورام بی بی کی

اس نے ہڑبڑاتے کہا

تو میں کیا کروں اتنی چھوٹی بھی نہیں

وہ اسے ابھی بھی چپ کرا رہا تھا

لیکن چکر بھی آ سکتے ہیں نا

خاور نے پھر کہا

کسے آپ کو

ارحام نے پھر حیرانگی سے پوچھا

نہیں جی چھوٹی بی بی کو

ارحام حورام کو دیکھنے لگا جو کہ اب بھی رو رہی تھی اسے اس کا رونا دیکھا نہیں جا رہا تھا کہ اتنی دیر میں ارحہ آ چکی تھی وہ ابھی بھی آئی تھی اور حورام کی آواز سن کر اسی طرف آ گئی

اور اسے اٹھا کر سینے سے لگایا

مام لٹل گرل تو چپ ہی نہیں کر رہی

وہ معصومیت سے اسے دیکھ کر کہہ رہا تھا

ارحام اسے بھوک لگی ہے بیٹا___چلیں آئیں آپ بھی

وہ حورام کو لیے اندر کی طرف بڑھی جو تھوڑا بہت رونا بند کر چکی تھی

— — — — — — — — — — — — — — — —

رات کے گہرے سائے اپنے پر پھیلائے بیٹھے تھے اور ہر طرف خاموشی کا عالم تھا جب وہ ہسپتال کے پرائیوٹ روم میں داخل ہوئی اس نے دروازہ لاک کیا اور دھڑکتے دل سے اندر بڑھی اور پاس رکھے سٹول پر بیٹھ گئی اور کانپتے ہاتھوں سے اس کا ہاتھ پکڑا تھا____

اور اسی کے چہرے پر بیتاب نظریں جمائے رکھی تھیں کہ اس نے دھیرے سے اپنی آنکھیں کھولیں اور اس کی طرف دیکھا تھا جس کی آنکھیں اس کی آنکھوں سے ٹکرانے کے بعد بہنا شروع ہو چکی تھیں

حورم میری جان

اس کی آواز سننے کو وہ ترس گئی تھی اس نے اپنے آپ کو رونے سے نہیں روکا تھا بس اس کی آنکھوں میں دیکھتے وہ روئے جا رہی تھی جب اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تو حورم نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا___بہرام نے اسے نرمی سے کھینچ کر اپنے پاس بٹھایا تھا اور اس کے آنسو صاف کیے

PDF LIBRARY 0333-7412793

اب بھی روؤ گی میری جان

حورم بنا کچھ کہے اس کے سینے لگ گئی

بہرام!!!!!

اور ہچکیوں سمیت رونے لگ چکی تھی اس نے اسے نہیں روکا تھا اور رونے دیا تھا

ادھر دیکھو میری طرف

اس نے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھاما اور اس کی روئی روئی آنکھوں کو چوما اور پھر اس کے سر پر بوسہ دیا

اتنی دیر کیوں لگائی تھی آنے میں

وہ اس کی آنکھیں صاف کرتے بولا

اللہ کے آگے شکر بھی تو کرنا تھا اور ہمت نہیں تھی ہو رہی___پانچ مہینے بعد آپ کی آواز سن رہی ہوں...آپ کی آنکھوں میں دیکھ رہی ہوں....آپ سے بات کر رہی ہوں

وہ اس کے گلے لگے ہچکیوں سمیت بولی تھی

اتنی شکایات ہیں میری جان کو مجھ سے

وہ اس کے گرد مضبوط حصار قائم کرتا بولا

بہت سی شکایات ہیں....

www.classicurdumaterial.com

وہ روتے کہنے لگی جب بہرام نے احتیاط سے اسے اپنے برابر لٹایا اور اس کے چہرے کے گرد بالوں کو ہٹاتے اس کے لبوں پر جھکا تھا حورم کے ہاتھ اس کے گریبان پر تھے ___ اتنے مہینوں کی پیاس آج بجھ رہی تھی شدت بھرا لمس چھوڑتے بہرام نے اس کی طرف دیکھا

رکھ کے تیرے لب پہ لب
سب شکائیتیں مٹا دیں گے

اور اس کے کان میں بولتا اس کے کان کی لو چومی
حورم کی نظریں جھکی ہوئیں تھیں

اب میں آپ کو کہیں نہیں جانے دوں گی

اس کے سینے میں منہ چھپائے وہ بولی تھی جب اس نے بھی یونہی اسے بانہوں میں لیا تھا

اسے آج شام کو ہی ہوش آچکی تھی جس پر وہ سب سے ملا تھا اور اپنی زندگی ننھی سی حورام سے بھی ___ اسے دیکھ کر اسے پکڑ کر اسے محسوس کر کے وہ رو دیا اور اسے سینے سے لگا لیا جو خود بھی اپنے باپ کی آغوش اور خوشبو پا کر سکون میں آگئی تھی اور آخر میں اسے تب کا جس کا انتظار تھا وہ سب سے آخر میں اس سے ملنے آئی تھی ___ اس نے ایک نظر اسے دیکھا اور سینے میں بھینچ کر اس کی خوشبو محسوس کرنے لگا

تیرے احساس کی خوشبو سے معطر ہے سارا وجود میرا

میری رگ رگ میں محبت تیری, میری ہر سانس پر حق تیرا

فرزام صوفے پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر بزی تھا جب آبش نے اسے پکارا

فرزام!!!

اس نے اپنی بیوی کی طرف دیکھا جو بیڈ سے اٹھ کر اب اس کے پاس آچکی تھی

اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

وہ..وہ نا...مجھے کچھ کھانا ہے

اس نے اٹکتے کہا

رئیلی آبش..میرے خیال سے ہم نے ڈنر کیا تھا اور اب آدھی رات کو پھر سے بھوک...

وہ لیپ ٹاپ بند کر کے اب پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہو چکا تھا

مجھے نہیں پتہ...بس مجھے بھوک لگی ہے

اس وقت نا تو باہر جایا جانا تھا اور نا ہی کوئی ملازمہ آ سکتی تھی فرزام کچھ سوچتا اٹھا اور اس کی طرف ہاتھ بڑھایا جو اس نے تھام لیا

وہ اسے لے کر کچن میں آیا اور ایک کرسی پر بٹھایا اور کچھ سوچتے کیبنز کی طرف بڑھا

آبش آرام سے اس کی ساری کاروائی دیکھ رہی تھی

فرزام نے کچھ سوچتے پاستا بنانے کا سارا سامان نکالے ایتھنز میں وہ اور بہرام بناتے رہے تھے اسی لیے اس کی کوکنگ کافی اچھی تھی

تھوڑی دیر تک پاستا ریڈی تھا اس نے آبش کے سامنے رکھا اور ساتھ ہی کچھ سنیکس بھی لے آیا

آبش کسی چیز کی پرواہ کیے بغیر فرزام کو بھی نظر انداز کیے کھانے مشغول تھی جو اس کے سامنے بیٹھا اسے تک رہا تھا وہ حیران تھا کہ وہ اتنا کچھ کیسے کھا لیتی تھی

فرزام نے پلیٹس اٹھائیں تو وہ اب سنیکس کھانے لگ گئی

ویسے میں سوچ رہا ہوں کہ آج کل تم زیادہ ہی نہیں کھانے لگ گئی

وہ واپس اس کے پاس آ کر بیٹھتا بولا جس پر آبش نے گھورا

کیا مطلب...آج کل..اس سٹیج میں اب بھوک لگتی ہے تو میں کیا کروں
وہ سنیکس بھی ختم کرتی بولی

چلو آؤ

وہ اٹھتا بولا اور اسے بھی ساتھ اٹھایا اور اسے لیے باہر باغیچے میں آ گیا

www.classicurdumaterial.com

فرزام واپس آئیں نا...سونا نہیں

وہ دروازے میں ہی رک گئی

بالکل نہیں...آدھا گھنٹہ واک کرو گی پھر سونا ہے...کھانے کے فوراً بعد نہیں سونا

وہ اسے لیے باہر آ گیا اور اس کے گرد بازو پھیلائے باتیں کرتے آدھا گھنٹہ گزر گیا

سیڑھیوں سے چڑھنے سے پہلے ہی فرزام اسے اپنی بانہوں میں اٹھا چکا تھا اور آبش اس کے گلے میں بازو ڈالے اسے دیکھنے لگ گئی اور مسکرا اٹھی

یار تم پہلے سے زیادہ موٹی بھی ہو گئی

کمرے میں لا کر اسے اتارتے بولا

فرزام!!!!

اس کے بلانے پر وہ ہنسنے لگ گیا

اچھا نہیں کرتا اب ادھر آؤ رات بہت ہو گئی ہے اور ایک ہیلتھی بے بی کے لیے اچھی نیند بہت ضروری ہے

وہ بیڈ پر لیٹتا اس کا سر اپنے بازو پر رکھتے بولا اور اس کے بال سہلانے لگا اس نے دیکھا تو وہ تھوڑی دیر تک گہری نیند سو چکی تھی

وہ آج مطمئن تھا آج وہ بہرام سے ملنے بھی گیا تھا

ماموں کی جان کیا کر رہی ہے

وہ حورام کو پیار کرتے بولا وہ آج شاہ پیلیس موجود تھا اور اب حورام سے کھیل رہا تھا اور وہ اس سے کھیلتے ہی سو چکی تھی

کہ تھوڑی دیر تک بہرام کمرے میں داخل ہوا تھا فرزام اسے دیکھتا سیدھا ہوا

اب کیسے ہو

وہ آکر ان کے قریب بیٹھا تو فرزام نے پوچھا

تم شاید دیکھ کے بتا سکتے ہو کہ میں اب کیسا ہوں

وہ ہلکا سا مسکراتے بولا

بہرام..میں تم سے معا.....

اس سے قبل کے وہ اپنا جملہ مکمل کرتا کے بہرام بول اٹھا

فرزام میں تمہیں شرمندہ نہیں کرنا چاہتا ٹھیک ہے جو تم نے کیا تم اپنی جگہ صحیح تھے اور تمہاری نظر میں شاید حورم کی بھلائی اسی میں تھی....جو ہوا سو ہوا اور یار پلیز یہ معافی مانگ کر مجھے شرمندہ مت کرو ہم جیسے پہلے دوست تھے ویسے ہی ہیں ایتھنز والے دوست....کہ جو پورے ایتھنز پر چھائے تھے

اس کے کہنے پر فرزام آگے بڑھ کر اس کے گلے لگ گیا

شاہ یار تو واقعی ہی نا.... میں واقعی ہی شکر کرتا ہوں کہ حورم کی زندگی میں تو ہے

اس کی بات پر وہ بھی اسے گلے لگائے مسکرا دیا

فرزام وہ پل یاد کرتا پھر سے مسکرا دیا اور خود بھی سونے کی کوشش کرنے لگا

وہ کمرے میں آئی تو دیکھا دونوں باپ بیٹی باتوں میں مشغول تھے اور حورام بہرام کی باتوں کو نا سمجھتے ہوئے بھی ہنس رہی تھی

حورم بھی بیڈ پر آ گئی جہاں درمیان میں حورام لیٹی ہوئی تھی اور اس کی سائیڈ پر بہرام الٹا لیٹا ہوا تھا وہ بھی دوسری سائیڈ پر آ کر نیم دراز ہو گئی

بہرام اب سب کچھ ٹھیک ہو چکا ہے اور کتنا خوبصورت ہے نا سب

وہ حورام کا ایک ہاتھ چومتے بولی

اور اس سب کو خوبصورت بنانے کے لیے شکریہ حورم... میری زندگی خوبصورت بنانے کے لیے اسے مکمل کرنے کے لیے اس چھوٹی سی جان کے لیے شکریہ حورم

وہ پہلے حورام کا ہاتھ چومتے بولا اور پھر حورم کے ماتھے پر بوسہ دیتے بولا

حورام ان دونوں کے درمیان لیٹی انہیں دیکھ رہی تھی جب وہ ان دونوں کو دیکھتے رونا شروع ہو گئی

بہرام اور حورم نے اکٹھے اس کی طرف دیکھا جو اپنا نچلا ہونٹ ڈھیلا کیے رو رہی تھی

آآآ...ماما کی جان کو کیا ہوا

وہ دونوں اس کی طرف متوجہ ہو چکے تھے جب حورم نے اس کا گال زور سے چومتے کہا اس کے چومنے پر وہ چپ ہوتے اپنا منہ بہرام کی طرف موڑ گئی

جس پر بہرام نے اس کے دوسرے گال کو دیکھتے زور سے چوما تھا

حورام نے اپنا منہ دوبارہ حورم کی طرف موڑ لیا لیکن حورم نے پھر ویسے ہی کیا جب اس نے بہرام کی طرف دیکھا تو بہرام نے پھر اس کے گال پر بوسہ دیا

پھر ایسے ہی وہ جب حورم کی طرف دیکھتی تو وہ چومتی اور بہرام کی طرف منہ کرنے پر وہ اس کا گال چومتا جس سے اس کے دونوں گال سرخ ہو چکے تھے

آخر میں وہ دونوں کی بجائے سیدھا اوپر دیکھنے لگ گئی جس سے بہرام اور حورم نے اکٹھے اس کے دونوں گالوں کو زور سے چوما تھا جس پر اب کی بار وہ اپنے ہاتھوں کو ایک دوسرے سے ملائے کھلکھلانے لگ گئی اور پورے کمرے میں اس کی کھلکھلاہٹ اور مدھم سی ہنسی گونجنے لگی جس پر اس کی معصوم اداؤں کو دیکھ کر بہرام اور حورم بھی ہنس دیے___

حورام سے ان کی زندگی حسین رنگوں سے مزین ہو چکی تھی جس نے انہیں مکمل کر دیا تھا

— — — — — — — — — — — — — — — —

سورج ایک حسین صبح کو لیے طلوع ہو چکا تھا اور چڑیوں کی چہچاہٹ نے ماحول کو اور خوشگوار بنا دیا ہوا تھا ایسے میں وہ دونوں شاہ پیلیس داخل ہوتے نظر آئے تھے___

بہرام پھر سے جاگنگ سٹارٹ کر چکا تھا اور ارحام کو وہ اپنے ساتھ ضرور لے کر جاتا تھا ارحم واپس اسلام آباد گیا ہوا تھا لیکن ارحام کی ضد کی وجہ سے ارحہ کو مجبوراً اس کے ساتھ ادھر ہی رکنا پڑا وہ اپنی لٹل گرل کو چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا تھا___

وہ لان سے گزر رہے تھے جب ان کی نظر حورم اور حورام پر پڑی جو نرم گھاس پر اسے لیے کھیل رہی تھی انہیں دیکھنے پر ان دونوں کے لب مسکرا اٹھے اور اسی طرف آ گئے

آپ آ گئے...اسے ذرا پکڑ لیے گا میں اس کا فیڈر بنا لاؤں

انہیں اپنی طرف آتا دیکھ کر حورام کو ان کے حوالے کیے حورم اندر بڑھ گئی

تو بابا کی پرنسس صبح صبح ٹھنڈی ہوا لینے آئی ہے

بہرام اسے ریڈ اور وائٹ ٹراؤزر شرٹ میں دیکھتے بولا جو اس چھ ماہ کی بچی پر بہت جچ رہا تھا

ارحام بھی ادھر بیٹھتا اسے دیکھنے لگا اور اسے اپنے کھلونوں سے کھیلتا دیکھ کر ہنسنے لگا

چاچو ہم اس کو چلنا سکھائیں...جب یہ چلنا سیکھ جائے گی نا میں اسے بہت کچھ سکھاؤں گا

ارحام بڑے اشتیاق سے بولا

www.classicurdumaterial.com

پھر بہرام نے اسے اٹھایا اور ایک طرف سے حورام کو بہرام نے پکڑا تو دوسری طرف سے ارحام نے پکڑا ہوا تھا اور اسے سہارہ دیے تھوڑا سا چلایا جس پر وہ ان دونوں کو دیکھتے ہنسنے لگ گئ

ارحام کو تو اسے دیکھ کر نا جانے کیا ہو رہا تھا وہ چاہ رہا تھا کہ وہ ہمیشہ یونہی ہنستی رہی اسے اس کی نیلی صاف شفاف سی ہنستی آنکھیں بہت پسند تھیں

بہرام مسکرا کر اسے دیکھنا لگا جو ان دونوں کے سہارے تھوڑا سا چلنے کی کوشش کر رہی تھی

پھر بہرام نے اسے گھاس پر ہی بٹھا دیا اور اس کے دونوں ہاتھ چوم کر اس کا ماتھا چوما

پھر وہی گھاس پر لیٹ گیا جس پر حورام اس کے ایک بازو کے ساتھ لیٹی تھی اور ارحام اس کے دوسرے بازو کے ساتھ لیٹا ہوئی تھی اور پھر ان دونوں سے باتیں کرنے لگ گیا

جبکہ حورم لان میں آتی ان تینوں کو دیکھ کر مسکرانے لگی

دوپہر کا وقت تھا جب حورم حورام کو سلا کر سیدھی ہوئی تو اس کے فون پر کال آنے لگی ان ناؤن نمبر دیکھتے ہوئے اس نے اٹھائی

ہیلو... حورم شاہ بات کر رہی ہیں

مردانہ آواز ائیر پیس سے آئی

جی...آپ کو کوئی کام تھا

حورم نے جواباً کہا

جی..وہ میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں...

اس کے کہنے پر وہ حیران ہوئی

لیکن آپ ہیں کون اور کیوں ملنا چاہتے ہیں

اب وہ تھوڑے سخت لہجے میں بولی

میں شیرازی ہوں اور ایک کام تھا ریکویسٹ سمجھ لیں پلیز

یاد کرنے پر حورم کو یاد آیا تو وہ تھوڑا حیران ہوئی اس نے ایڈریس بتایا جو کسی مشہور ریسٹورنٹ کا تھا وہ فون رکھنے لگی جب وہ بولا

پلیز بہرام شاہ کو مت بتایے گا

اس کے آخری الفاظ سنتے وہ فون رکھ چکی تھی اور تھوڑی دیر سوچتے سر جھٹکتی کمرے سے باہر نکل آئی

رات اپنے پر پھیلائے بیٹھی تھی جب وہ کمرے میں آئی ارحہ سے باتیں کرتے ٹائم گزرنے کا پتہ ہی نہیں چلا اور اب وہ کمرے میں آئی تو دیکھا حورام بے بی پنک ٹراؤزر شرٹ پہنے بہرام کے سینے پر لیٹی سو رہی تھی اور بہرام بھی بلیک ویسٹ پہنے شاید سو چکا تھا

وہ نائٹ ڈریس لیتی چینج کرنے چلی گئی اور باہر نکل کر بیڈ پر ٹک کر انہیں دیکھنے لگی جو سو رہے تھے

تھوڑی دیر اور گزری پھر اس نے بہرام کو ہلایا

بہرام.... بہرام

اس مے ایک دو دفعہ پکارنے پر اس نے آنکھیں کھول کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

مجھے بھی سونا ہے

اس کے کہنے پر بہرام نے پوری آنکھیں کھول کر دیکھا

حورم یار اتنی جگہ ہے سونے کے لیے

اس کے کہنے پر وہ رونا شروع ہو چکی تھی بہرام حورام کو درمیان پر لٹاتا اٹھ بیٹھا

حورم ادھر دیکھو کیا ہوا ہے.. مجھے بتاؤ

اس نے اس کے ہاتھ اس کے چہرے سے ہٹاتے کہا

www.classicurdumaterial.com

اتنے دن ہو گئے ہیں مجھے سہی سے نیند ہی نہیں آتی.. میرے سے نہیں سویا جاتا ایسا...آپ کو پتہ ہے کہ میں آپ کے سینے پر سر رکھ کر سوتی ہوں پھر بھی آپ ہر روز مجھے اگنور کر دیتے ہیں

وہ بولتے پھر بری طرح رونا شروع ہو چکی تھی بہرام نے حیرانگی سے اسے دیکھا

Don't tell me

حورم کے تم اپنی بیٹی سے ہی جیلس ہو رہی ہو

بہرام مسکراہٹ ضبط کرتا اسے اپنے ساتھ لگائے بولا

میں جیلس نہیں ہو رہی اب مجھے ایسے نیند نہیں آتی تو میں کیا کروں آپ دونوں باپ بیٹی تو سو جاتے ہیں

وہ اس کی بلیک ویسٹ کو ہاتھوں سے پکڑتے ابھی بھی رو ہی رہی تھی

اوکے تو پھر کیا کریں ہم

وہ اسے کہتا سوچنے لگا

حورام کو بے بی کاٹ میں سلا دیتے ہیں نا

وہ روتے چپ کرتے اتنی معصومیت سے بولی کہ بہرام کو وہ حورام سے بھی زیادہ معصوم لگی

ہم اپنی بیٹی کو اب بے بی کاٹ میں سلائیں گے کیا....

لیکن حورم اس کے کہنے کی پرواہ کیے بغیر اٹھی اور حورام کو آرام سے اٹھا کر بے بی لاٹ میں لٹا کر اس کو چوم کر واپس آئی

یہ دیکھیں ہمارے پاس ہی تو ہے

وہ اب بہرام کے پاس آتی بولی اور اس کے سینے پر سر ٹکا کر بازو اس کے گرد پھیلا لیے بہرام نے بھی مسکراتے اسے بازؤوں کے حصار میں لے لیا اور مسکراتے اس کے بالوں پر اپنے لب رکھے

وہ دونوں سونے کی کوشش کر رہے تھے جب حورام کے رونے کی آواز آئی

حورم نے اسے روتے دیکھ کر جلدی سے اٹھ کر اسے کاٹ سے نکالتے اپنے ساتھ لگا لیا

ماما کی جان کو کیا ہو گیا

وہ اسے بیڈ پر لاتی بہرام کے پاس بیٹھتی بولی کہ تھوڑی دیر تک وہ خاموش ہو کر دیکھنے لگی اور ایسے ہی آنکھیں موند گئی

میرے خیال سے سو گئی ہے اب کاٹ میں لٹا دو

بہرام نے مسکراہٹ ضبط کرتے کہا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ کیا کرے گی

بالکل نہیں...آگے دیکھا نہیں کیسے اٹھ گئی اب تو میں بالکل دور نہیں کروں گی

وہ حورام کو اپنے ساتھ لگاتے بولی

پھر ہم کیسے سوئے گیں

بہرام کو کہنے پر وہ سوچنے لگ گئی

کیسے سوئیں گے اب...میں اسے اب کاٹ میں نہیں لٹا رہی

اس کے کہنے پر بہرام نے حورام کو اس سے لیے لیا

میری معصوم سی جان...ادھر آؤ

وہ حورام کو اپنے ساتھ لگاتا لیٹتے بولا

حورم اس کے پاس ہی لیٹتے اس کے بازو پر سر ٹکا لیا تو بہرام نے اسے مزید خود سے نزدیک کیا تھا جس سے وہ اس کے آدھے سینے پر آ چکی تھی اور حورام کو بھی اپنے آدھے سینے پر لٹا لیا جس سے ایک ہاتھ اس کا بہرام پر تھا باقی دوسرا ہاتھ حورم کے اوپر___

ہم ایسے سویا کریں گے تا کہ میری دونوں معصوم جانیں میرے سینے پر ہوں

حورم نے اپنا بازو حورام کے اوپر سے لے جاتے ہوئے بہرام کو کس سے پکڑا اور اس کی ایک ٹانگ بھی بہرام کے اوپر تھی

اب سہی ہے

حورم نے ہنستے کہا___

تھوڑی دیر تک تینوں ہی نیند کی وادیوں میں گم ہو چکے تھے جہاں ہر طرف سکون ہی تھا

www.classicurdumaterial.com

آج حورم ارحہ کے ساتھ مال آئی ہوئی تھی اس نے حورام کو اٹھایا ہوا تھا جبکہ ارحام بھی ان کے ساتھ تھا بہرام آفس گیا ہوا تھا اس نے بزنس دوبارہ سٹارٹ کر لیا تھا

گارڈز ان کے ہمراہ تھے وہ آدھی سے زیادہ شاپنگ کر چکی تھیں جب تھرڈ فلور پر کیفے پہنچ کر انہوں نے لنچ کیا تھا اٹھتے وقت حورم نے ارحام کو کہا کہ وہ حورام کو لیے ادھر ہی بیٹھے کیونکہ بچے آگے ہی تھک چکے تھے

اب ارحام حورام کو لیے بیٹھا تھا جو بار بار اپنا ہاتھ اپنے منہ میں ڈال رہی تھی ارحام نے اس کا ہاتھ پکڑا اور ٹشو کی مدد سے صاف کیا لیکن اب حورام نے اس کا ہاتھ پکڑ کر منہ میں ڈال لیا تھا

امم.. نہیں..ایسے نہیں کرتے گندی بچی

وہ اپنی آنکھیں پٹپٹاتے ہنستے اسے دیکھ رہی تھی جب ارحام نے اپنی چئیر اس کے سامنے کی اور خفا ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھتے اس کے قریب ہو کر اس کا سفید و سرخ چہرہ صاف کرنے لگا حورام اب چپ ہو کر اسے دیکھنے لگی جو اب سنجیدہ تھا پھر حورام نے اس کے قریب ہوتے اس کے گال کو چوم لیا اور پھر کھلکھلاتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھ کر منہ کھولے ہنسنے لگی

ارحام حیران ہوتے اس کی معصوم حرکتوں کو دیکھنے لگا پھر مسکرانے لگا اس کی اتنی پیاری ادا پر___

حورام نے اپنی آنکھوں سے ہاتھ ہٹاتے اسے دیکھا جو اب بھی مسکرا رہا تھا پھر ہنستے ہوئے اپنی آنکھوں پر دوبارہ ہاتھ رکھ لیے___

ارحام نے اس کے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا اور اس کے گال پر کس کیا

تم تو نارض بھی نہیں ہونے دیتی لٹل گرل

پھر اس کے دوسرے گال کو چوما جب کہ حورام سمجھ نا لگنے کے باوجود بھی مسکرا رہی تھی

اس نے ٹشو اٹھائے اور سامنے رکھے ڈسٹ بن میں پھینکنے کے لیے اٹھا

ارحام کی عمر جتنا ایک لڑکا کب کا اس سرخ و سفید گول مٹول سی بچی کو دیکھ رہا تھا جب ارحام اٹھا اور وہ آگے بڑھا جبکہ حورام کسی اور کو اپنے سامنے پا کر شاید غصہ ہو رہی تھی جبھی اس کا منہ بن چکا تھا

اس سے پہلے کہ وہ اس کے گول مٹوک سے گالوں کو چھو کر دیکھتا کہ کسی نے اس کے منہ پر سائیڈ سے اتنی زور سے مکا مارا کہ وہ نیچے گر چکا تھا

Don't touch my Girl,

ارحام غصے سے کہتا حورام کو اٹھا کر آگے بڑھ چکا تھا جبکہ وہ لڑکا ابھی بھی اسے جاتے دیکھ رہا تھا

You will have to pay it...

وہ خود سے کہتا اٹھ کھڑا ہوا

وہ چلتا تہہ خانے کے اندھیرے کمرے میں آیا جہاں سامنے اسے زنجیروں کی مدد سے باندھا گیا ہوا تھا اس کا بس اتنا دھیان رکھا جاتا تھا کہ اس کی سانسیں چل سکیں اسے دیکھتے وہ ہنسا تھا مطلب اکڑ ابھی تک نہیں گئی تھی

بہرام نے اسے دیکھتے میز پر سے باریک نوکیلے کیلے والی زنجیر اٹھا کر اپنے ہاتھ پر باندھی جس سے نوکیلے کیل نما کانٹے باہر کی طرف تھے اور اس کے سامنے جا کر اس کے منہ پر وار کیا جس سے اس کے منہ سے خون رسنے لگ گیا

بہت حساب ہے تم پر عاشر چوہدری

اس نے کہنے کے ساتھ اس پر وار کرتا گیا کہ یہاں تک کہ اس کا منہ لہو لہان ہو چکا تھا

اگر مجھے تمہارے لیے سپیشل پرمیشن بھی لینی پڑتی تو میں لے لیتا

بہرام نے زنجیر اپنے ہاتھ سے کھولی اور خاور کو اشارہ کیا

www.classicurdumaterial.com

ابھی تو سپیشل ڈوز بھی رہتا ہے

اس نے اس کی طرف دیکھا جو لہو ہوتی آنکھوں سے اسے ہی تک رہا تھا

خاور نے اپنے بندوں کو اشارہ کیا جس سے وہ ایک بالٹی اندر لائے اور بہرام کے اشارے پر اس کے اوپر پھینک چکے تھے جس سے اس کی چیخیں تہہ خانے میں گونج اٹھیں
کھولتے ہوئے تیزاب نے اسے چیخنے پہ مجبور کر دیا تھا اس سے اس کا جسم جھلس چکا تھا جبکہ اس کی چیخیں مسلسل جاری تھی

یہ ہو سکتا تھا کہ اس کی حورم روئے اور وہ اس کے رونے کا سبب بننے والے کو یونہی جانے دیتا اور ویسے بھی عاشر چوہدری پر تو ویسے ہی بڑے کیس تھے لیکن اسے بہرام نے اپنے انڈر لیا تھا

— — — — — — — — — — — — — — — —

وہ ریسٹورنٹ میں داخل ہوئی اور اپنے سن گلاسز اتارے تو اسے سامنے ہی لاسٹ ٹیبل پر شیرازی بیٹھا نظر آچکا تھا وہ پر اعتماد طریقے سے چلتی میز پر پہنچی تو وہ اسے دیکھ کر کھڑے ہو چکا تھا لیکن وہ نظر انداز کیے بیٹھ چکی تھی

ویل...میرے خیال سے سیدھا مدعے پر آتے ہیں...کیوں بلایا ہے مجھے؟

وہ اپنے دونوں ہاتھ میز پر ٹکاتے بولی

دیکھیں میں نہیں جانتا تھا کہ آپ مسٹر شاہ کی وائف ہیں جس کی وجہ سے ان کی نظروں میں میرا امیج گر چکا ہے اور جو مس بی ہیو میں نے آپ کے ساتھ کیا میں اس کے لیے معافی چاہتا ہوں

حورم غور سے اسے دیکھ رہی تھی

فرسٹ یہ کہ انسان کو کام ہی ایسے نہیں کرنے چاہیے کہ وہ کسی کی نظروں میں گرے اور بس یہی کہنے کے لیے آپ نے مجھے یہاں بلایا ہے

وہ اچنبھے سے اسے دیکھتے بولی

نہیں میں چاہتا ہوں کہ آپ کی کمپنی کے ساتھ تعلقات ٹھیک ہو جائیں...میں کچھ پروجیکٹس کرنا چاہتا ہوں اگر آپ ہیلپ کریں تو شاید ہو جائے کیونکہ مسٹر شاہ تو شاید مجھے دیکھنا گوارا نا کریں

وہ اپنی پچھلی دھلائی کو یاد کرتے بولا

اوکے ٹھیک ہے مجھے چلنا چاہیے

وہ فون پکڑتے اٹھنے لگی جب وہ دوبارہ بولا

معاف کر دیا آپ نے؟

وہ سرعت سے بولا

جی کر دیا ہے معاف

اس نے زور دے کر بولا

آپ کا بہت بہت شکریہ

وہ کہتے اس کے میز پر رکھے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھنے لگا تھا جب حورم اس سے پہلے ہی اپنا ہاتھ کھینچ چکی تھی اور کلک سے تصویر بن چکی تھی جو ایسی لی گئی تھی جس سے آدمی کا چہرہ تو نظر نہیں آرہا تھا لیکن حورم صاف نظر آرہی تھی اور یوں لگ رہا تھا جیسے حورم نے اس کا ہاتھ پکڑا ہو

مجھے جانا چاہیے

وہ سختی سے کہتے باہر کے راستے مڑ گئی جب وہ بھی اس کے پیچھے ہو لیا اور ایک بار پھر فلیش کی روشنی نکلی تھی

گاڑی میں بیٹھے حورم نے سائیڈ مرر سے چیک کیا جہاں ایک گاڑی اس کے پیچھے تھی

— — — — — — — — — — — — — — — —

ارحام حورام کو اپنے بیڈ روم میں لے آیا تھا جہاں وہ اس کے ساتھ کھیل رہا تھا آج حورام کے لیے مختلف ٹیڈی بئیرز اور بہت سے کھلونے بھی لیے گئے تھے جسے ارحام اس کے پاس رکھے اس کے ساتھ کھیل رہا تھا لیکن حورام ان کو دور پھینک رہی تھی اور ارحام کی طرف بڑھ رہی تھی

Little Girl, What are you doing?

وہ اس سات ماہ کی حورام کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر بولا لیکن وہ اس کے بالوں کو اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں میں پکڑ چکی تھی اور منہ سے مختلف آوازیں نکالنے لگی

یار حورام کیا ہے

وہ اس کے دونوں گالوں کو زور سے چومتا بولا جو اب اس کے بالوں کو کھینچ کر خوش ہو رہی تھی

جبکہ وہ اس کے معصوم سے چہرے پر خوشی دیکھ کر خوش ہو رہا تھا پھر وہ وہی بیڈ پر لیٹ گیا

جبکہ حورام اس کے اوپر ہوتے اس کے بالوں سے کھیل رہی تھی جبکہ ارحام اسے دیکھنے میں مصروف تھا جب حورام نے اپنے ننھے ہاتھوں سے اس کی دونوں آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیے تا کہ ارحام اسے نا دیکھے

ارحام نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑے اور اپنے سینے پر رکھ کر اسے دیکھنے لگا لیکن وہ ہاتھ چھڑوا کر اس کی آنکھیں بند کرنے لگی جو وہ بار بار کھول رہا تھا

پھر حورام اسے چھوڑ کر ہونٹ ڈھیلے کیے منہ دوسری طرف کر کے بیٹھ گئی جیسے ناراضگی کا اظہار ہو جس پر ارحام جیسے تڑپ کر اٹھا تھا

مائی گرل دیکھو میں آئیز کلوز کرتا ہوں لیکن ناراض نا ہوا کرو

وہ اس کے سامنے آنکھیں بند کر کے بیٹھ گیا جس پر وہ دوبارہ سے خوش ہو چکی تھی

اس نے اپنے چھوٹے سے ہاتھوں میں اس کا چہرہ پکڑ کر اس کے دونوں گالوں کو چوما تھا جیسے وہ اسے چومتا تھا اور پھر اس کے ماتھے کو چوما جیسے بہرام اور حورم اس کے ماتھے کو چومتے تھے

ارحام آنکھیں کھولے اس چھوٹی سی نیلی آنکھوں والی اپنی سنڈریلا کو دیکھ رہا تھا جو دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے پہ مارتی خوش ہو رہی تھی کہ تبھی ارحہ اندر آئی اور انہیں دیکھ کر خوش ہوتے ان کے پاس بیٹھ گئی

تو اپنی چھوٹی سی بہنا کے ساتھ ارحام کھیل رہا ہے

وہ حورام کے ہاتھوں کو چومتی بولی

استغفراللہ..ماما یہ آپ کیا بول رہی ہیں

وہ اب اتنا بھی چھوٹا نہیں تھا سات سال کا تو ہونے والے تھا اسے اتنا پتہ تھا کہ حورام اس کی بہن نہیں ہو سکتی

کیوں میں نے کیا کہا

ارحہ نے حیرانی سے پوچھا کہ اس نے ایسا کیا کہہ دیا تھا

آپ بابا کو بھائی بول لیا کریں پھر

وہ حورام کی طرف متوجہ ہوتے بولا

استغفراللہ...ارحام یہ آپ کیا بول رہے ہیں

اب حیران ہونے کی باری ارحہ کی تھی

یہی تو میں بول رہا ہوں کہ آپ کیا بول رہی ہیں

وہ ارحہ سے کہتا حورام کو اٹھائے جا چکا تھا جبکہ ارحہ منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی

وہ تو اس بدلتے لڑکے کو دیکھتے حیران تھی کیونکہ اس کی نیچر ایسی تھی کہ وہ بچوں سے پیار نہیں کرتا تھا اور جب بہرام یورپ گیا تو وہ کافی بدل رہا تھا اور جب وہ کومے میں تھا تو وہ روڈ ہوتا جا رہا تھا لیکن حورام کے آنے سے وہ تو وہ ارحام رہا ہی نہیں تھا جو حورام کا اتنا خیال رکھتا تھا ارحہ کو تو لگا کہ شاید اسے ایک بہن کی خواہش ہو لیکن اسے کیا پتہ کہ یہاں تو معاملہ ہی الٹ ہونے والا تھا

وہ حورام کو سلا کر لوشن لیکر صوفے پر بیٹھی اور ہاتھوں اور پاؤں پر لوشن لگا کر اٹھنے ہی لگا تھی کہ جب بہرام دروازہ کھولتا اندر آیا اسے دیکھتے حورم کو سمائل پاس کر کے حورام کی طرف بڑھا جو سو رہی تھی اس کے ماتھے گالوں ہاتھوں اور نازک سے پاؤں کو چومتا وہ صوفے پر حورم کی جانب بڑھا جو اسے دیکھ کر بیٹھ چکی تھی حورم نے آگے ہو کر اس کا کوٹ اتارا جبکہ وہ یونہی اس کی گود میں سر رکھے نیم دراز ہو گیا

www.classicurdumaterial.com

کیا ہوا آج کچھ لیٹ نہیں ہو گئے

وہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتی بولی

ہمم... کچھ پرانے پراجیکٹس دیکھنے والے تھے اور جو ہماری شوٹنگ تھی اس نے کمپنی کا اچھا خاصہ فائدہ پہنچایا ہے

وہ ایسے ہی لیٹے اس کی گود میں سر رکھے اس کی نظروں سے نظریں ملائے بول رہا تھا جب حورم نے جھک کر اس کی صبیح پیشانی پر اپنے ہونٹ رکھے

وہ اوپر ہونے ہی لگی تھی جب بہرام نے اپنے ہاتھ اس کے پیچھے لے جاتے ہوئے اس کی کوشش کو ناکام کر دیا اور اس کو سر سے پکڑ کر آگے کیا اور اس کے ہونٹ اپنے ہونٹوں پر رکھ دیے

آدھے ادھورے کام نہیں کیا کرتے مسز

اس کی بات حورم مدھم سا ہنسی

اچھا تو اس انویٹیشن کا کیا کیا ہے

وہ یاد کرتے پوچھنے لگی

ہمم... جانا تو پڑے گا یار تم ایسا کرنا ریڈی رہنا اور حورام کی سناؤ دن میں تنگ تو نہیں کیا میری بیٹی نے اپنی ماما کو

وہ اس کے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر رکھتے اپنے ہاتھ ان پر رکھتے بولا

بالکل نہیں... بھلا میں اپنی بیٹی یا پھر اس کے بابا سے تنگ ہو سکتی ہوں کیا

اس کے کہنے پر بہرام نے مسکراتے اس کے دونوں ہاتھوں کو چوما تھا

اور اسے لیے بیڈ کی جانب بڑھا جہاں ان کی چھوٹی سی جان مزے سے سو رہی تھی

شام ہونے والی تھی اور ٹھنڈی ہوا نے ماحول کو خوشگوار بنا دیا ہوا تھا وہ اس وقت لان میں بیٹھے ہوئے تھے ارحہ اور حورم لان میں رکھی گئی کرسیوں پر بیٹھی شام کی چائے سے لطف اندوز ہو رہی تھیں جبکہ بہرام آج آفس سے جلد ہی واپس آچکا تھا اور اب نرم گھاس پر ارحام اور حورام کے ساتھ بیٹھا تھا آج رات وہ انوائیٹڈ تھے حورم نے تو کہا تھا کہ حورام کو بھی ساتھ لے جائیں گے لیکن ارحام نے منع کر دیا تھا تو ارحہ نے بھی کہا کہ وہ سنبھال لے گی حورام کو تم دونوں بے فکر ہو کر جاؤ

ارحام نے حورام کو پکڑ کر کھڑا کیا اور اسے دونوں ہاتھوں سے تھاما ہوا تھا اور اسے تھوڑا تھوڑا چلانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ تھوڑی دیر کھڑے ہونے کے بعد دوبارہ بیٹھ جاتی تھی اور رینگتے ہوئے بہرام کی جانب بڑھتی___

بہرام نے اسے اٹھا کر ہلکا سا ہوا میں اچھالا جس سے وہ ہنسنے لگ چکی تھی

www.classicurdumaterial.com

وہ ڈریسنگ روم سے باہر نکلی اور آئینہ میں خود کو دیکھنے لگی نیوی بلیو اینڈ وائٹ ساڑھی میں وہ بہت پر کشش لگ رہی تھی جس کا بلاؤز وائٹ کلر کا فل بازؤوں تک تھا اور گلا اوپر تک بین والا اور ساڑھی اس طرح بنائی گئی تھی کہ وہ فل کوور تھی اور یہ بہرام نے اس کے لیے سپیشل ڈیزائن کروائی تھی یہ نئی کلیکشن تھی جو ابھی متعارف نہیں ہوئی تھی

میں چاہتا ہوں کہ جو ڈریس ڈیزائن ہو سب سے پہلے میری بیوی پہنے اور پھر مارکیٹ میں جائے

بہرام کے کہے گئے الفاظ سے اس کے لب مسکرا اٹھے اس نے بالوں کو سٹریٹ ہی کھلا چھوڑ دیا شادی کے بعد اس نے کبھی بالوں کو سٹریٹ نہیں کیا تھا کیونکہ بہرام نے ہی اسے منع کر دیا تھا اسے اس کے لمبے سٹریٹ براؤن بال ہی پسند تھے ہلکا سا میک اپ اور ریڈ لپ اسٹک میں وہ قیامت ہی ڈھا رہی تھی دائیں ہاتھ میں بلیک ڈائمنڈ کا بریسلٹ اور بائیں ہاتھ کی رنگ فنگر میں بلیک ڈائمنڈ کی انگوٹھی پہنی پھر اس نے بلیو ڈائمنڈ کے نیکلس کو پہن کر اسے بند کرنے کی کوشش کی جب اسے اپنے ہاتھوں پر کسی اور کے ہاتھ محسوس ہوئے

بہرام نے اس کے ہاتھوں کو پکڑتے ہوئے ہی اس کے ہاتھوں سے ہی ہک کو بند کیا اور جھک کر حورم کے کندھے پر بوسہ دیا اور شیشہ میں اسے دیکھا جو نیلے رنگ میں نیلی آنکھوں اور آتش زدہ ہونٹوں سمیت آنکھوں کے ذریعے اس کے دل میں اتر رہی تھی___

حورم آئینے میں ہی اسے دیکھ کر مسکرائی تھی جو نیوی بلیو پینٹ کوٹ اور وائٹ ڈریس شرٹ میں اس کا دل دھڑکا رہا تھا___

بہرام نے آہستہ سے اس کا رخ اپنی جانب کیا اور اس کے ماتھے پر بوسہ دیا

حورم ایک بار پھر مسکرائی تھی جس سے اس کی آنکھیں بھی مسکرا اٹھی تھیں کتنے حسین ہوتے ہیں نا وہ پل جب آپ کے ساتھ وہی شخص موجود ہو جسے آپ سب سے زیادہ چاہتے ہیں اور اس سے بھی زیادہ خوبصورت بات کہ اگلا بھی آپ کو ویسے ہی چاہتا ہے جیسے آپ اسے چاہتے ہیں...زندگی حسین لگنے لگ جاتی ہے___

بہرام نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بیڈ پر بٹھایا اور خود نیچے جھک کر سائیڈ میں رکھے اس کی ہیلز اٹھا کر اس کے پاؤں میں پہنائی اور دونوں ہاتھوں سے تھام کر اسے کھڑا اسے اپنے برابر کھڑا کیا

وہ دونوں اب بالکل تیار کھڑے تھے کہ حورم نے اس کے ماتھے کے بال ہٹا کر وہاں بوسہ دیا تھا

میرا دل آپ کو وہاں لے جانے کا بالکل نہیں کر رہا

بہرام نے اسے کمر سے تھام کر اپنے قریب کیا

کیوں...اپنے شوہر پر یقین نہیں کیا

www.classicurdumaterial.com

اس کے سلکی بالوں کو کان کے پیچھے کرتے شرارت سے کہا

نہیں...مجھے آپ پر تو اپنے سے زیادہ یقین ہے لیکن کسی اور پر نہیں....وہاں وہ آپ کو دیکھے گی بات کرے گی لیکن آپ نے اس سے اتنی بات نہیں کرنی اور دیکھنا بھی نہیں بلکہ وہاں بھی میری طرف ہی دیکھیں گے آپ

وہ اس کا کالر ٹھیک کرتے ہوئے لاڈ سے کہہ رہی تھی

بھلا ایسا ہو سکتا ہے کہ میں تمہارے علاوہ کسی اور کو دیکھوں میری جان....اب چلیں حورم کو بھی دیکھ لیں کہیں ارحام کو تنگ ہی کر رہی ہو

وہ اسے لے کر دروازے کی جانب بڑھا

مجھے لگتا ہے کہ جتنا ارحام اس کی کیئر کرتا ہے نا بڑے ہو کر حورام اسے بڑا تنگ کیا کرے گی

اس کی بات پر بہرام کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نے احاطہ کیا

فکر نا کرو...اگر ایک میری بیٹی ہے تو دوسرا بھی میرا ہی بھتیجا ہے......

اس کی بات پر حورم ہنسنے لگ گئی

— — — — — — — — — — — — — — — —

www.classicurdumaterial.com

چاروں طرف کیمراز لگے ہوئے تھے اور لائٹس سے چاروں طرف روشنیاں بکھری ہوئیں تھیں بہت سے نوجوان ادھر ادھر چیزیں لے کر جا رہے تھے جب ایک درمیانی عمر کا آدمی آیا

سیٹ ریڈی ہے

اس نے ایک لڑکے سے پوچھا

جی سر سب کچھ تیار ہے

پھر تھوڑی دیر تک وہاں ایک نوجوان لڑکی آئی جس نے لوالئیر مائیکروفون لگایا ہوا تھا اور دوبارہ کمیروں کو صحیح کیا گیا

تھری,ٹو,ون سٹارٹ

کہنے کے ساتھ ہی اس پر فوکس ہوا

دیکھنے والوں کو میری طرف سے سلام, ہمیشہ کی طرح میں ہوں آپ کی ہوسٹ ثانیہ مشتاق

کیمرے کی مدد سے اس کے چہرے کو زوم کیا جا رہا تھا

تو سب بیتاب ہیں یہ جاننے کے لیے کہ آج کس کے بارے میں جان پائیں گے تو جو آج شخصیات آرہی ہیں تو ان کے فینز خوش ہو جائیں کیونکہ ہر اکاؤنٹ میں یہ مطالبہ کیا جاتا تھا کہ انہیں بلائیں,ہم ان کی زندگی کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں کہ وہ اتنی بڑی سیلیبرٹی کیسے بنے لیکن ہم نے ایک دو بار کوشش کی لیکن اس بار ہمیں مثبت جواب آیا ہے اور ان کی

www.classicurdumaterial.com

پروفیشنل لائف کے بارے میں تو سب جانتے ہیں لیکن ان کی پریکٹکل لائف اور کچھ پرسنل لائف کے بارے میں ہم آج جانیں گے

مائیکروفون میں اس کی آواز گونجی

تو وہ کوئی اور نہیں بلکہ ویلکم مرتے ہیں مسٹر اینڈ مسز بہرام علی شاہ کو______

کہنے کے ساتھ ہی لائٹس آف ہو چکی تھیں اور اینٹرنس کی طرف سپاٹ لائٹ تھی جو آنے والوں پر پڑ رہی تھی جہاں وہ دونوں لائٹ کی روشنی میں داخل ہوئے اور ساتھ ہی ساری لائٹس آن ہو چکی تھیں

جبکہ دوسرے کمرے میں موجود تمام آپریٹس کے سامنے موجود کھڑے ڈائریکٹر سامنے لگی سکرینز کو دیکھ رہا تھا جہاں سے مختلف زاویوں سے ویو کو دکھایا جا رہا تھا اور ایک کمپیوٹر پر گراف بڑھا تھا جہاں ان کے آنے سے ریٹنگ بڑھ چکی تھی

سر یہ ہمارے شو کی اب تک کی سب سے زیادہ ریٹنگ ہے

ایک لڑکے نے کہا

اتنی بڑی سیلیبیرٹی ہیں...کون نہیں ان کے بارے میں جاننا چاہے گا...ریٹنگ تو بڑھنی ہی تھی

انھوں نے مسکرا کر کہا

ثانیہ یو آر ڈوئنگ ویل

www.classicurdumaterial.com

سپیکر میں انہوں نے ثانیہ کو مخاطب کیا جہاں وہ مسکرائی

سلام لینے کے بعد وہ سامنے رکھے صوفے پر بیٹھ چکے تھے اور ان کے درمیان ہوسٹ تھی جبکہ درمیان میں ایک خوبصورت میز.... سیٹ کو بہت ہی خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا

فرسٹ آف آل...آپ دونوں ایک ساتھ بہت خوبصورت لگ رہے ہیں اینڈ سر اس سے پہلے میں آپ کو بہت سے ٹاک شوز میں دیکھ چکی ہوں اور آپ کے بارے میں جان کر مجھے کافی خوشی ہوئی لیکن شاید آپ اپنی وائف کے ساتھ پہلی بار آئیں ہیں اور میم حورم تو سر فرزام کی سسٹر ہیں ایک دو دفعہ ان سے بھی ملاقات ہوئی تھی جہاں سے آپ کے بارے میں بھی بہت کچھ جاننے کو مل تھا تو کچھ بتانا چاہے گیں اپنے بارے میں کہ آپ کو کامیابی حاصل کر کے کیسا محسوس ہو رہا ہے کہ کہیں آپ کے ساتھ بھی یہ نہیں

That behind a successful man,there is Woman's hand

کیونکہ سکرین کے سامنے بیٹھے بہت سے لوگ آپ کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں

وہ ان دونوں کو دیکھ کر بولی جو ماحول پر چھائے نظر آ رہے تھے

No, I will not say that if I am successful, I have a hand of my lady behind me, but I will definitely say that if I succeed I have my lady with me.

اس نے behind me اور with me پر زور دے کر کہا تھا

بہرام کے جواب نے ایک پل کے لیے تو حورم کو بھی لاجواب کر دیا تھا

that's great....

ہوسٹ کھل کر مسکرائی تھی

آپ دونوں ایک دوسرے کو پہلے سے جانتے تھے یا پھر بعد میں آپ کی کیسے ملاقات ہوئی اور مطلب کیا ہوا.....

اس نے دلچسپی سے پوچھا

نہیں...ہمارا رشتہ بچپن سے تہہ تھا تو مجھے پہلے ہی پتہ تھا اسی لیے میں نے شروع سے ہی صرف ایک کو سوچا تھا کیونکہ میں چاہتا تھا کہ میری زندگی میں جو بھی ہو میں اس کے ساتھ مخلص ہوں...میری محبت صرف اسی کے لیے ہو___

اس نے ایسا کیوں کہا تھا حورم اچھی طرح جانتی تھی اب وہ اتنا بھی نہیں تھا کہ کسی کو اتنا پرسنل بھی بتاتا کہ کیسے اور کب سے وہ حورم کو چاہتا تھا اسی لیے اس نے بچپن کا حوالہ دیا اور اس کی نظر میں یہ بچپن کا ہی رشتہ تھا اس کے انداز پہ حورم مسکرا دی

آپ کے شوٹ کو دیکھا تو وہ اتنا مقبول ہوا تھا اور ویسے بھی آپ کی کمپنی ایک ملٹی نیشنل کمپنی ہے...ایک دنیا سر کو جانتی ہے تو میم آپ کیا کہیں گی ایک successful بزنس مین کی

وائف بن کر... مطلب پریکٹیکل لائف میں کیسے ہیں... جیسے یہ لگتے ہیں ویسے ہی ہیں

وہ اب حورم کی طرف متوجہ تھی

نہیں.. بہرام اپنی پروفیشنل لائف کو پریکٹیکل لائف سے علیحدہ ہی رکھتے ہیں اور ایز آ ہزبینڈ اینڈ ایز آ فادر جیسا ایک انسان کو ہونا چاہیے ویسے ہی ہیں لوونگ اینڈ کیئرنگ ایک آئیڈیل اور باقی مجھے نہیں پتہ کہ آپ لوگوں کو کیسے لگتے ہیں

آخر میں اس نے مسکرا کر کہا جس پر ہوسٹ بھی ہنس پڑی

ماحول کافی خوشگوار ہو چکا تھا

کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ کوئی بھی انسان اتنا لوونگ نہیں ہو سکتا مینز کہ یہ پیار نہیں ایگزٹ کرتا پریکٹیکل لائف میں جانے کے بعد....

اس کے سوال پر بہرام مسکرایا

جو کہتے ہیں نا کہ رئیل لائف میں پیار نہیں ہوتا تو وہ ابھی محبت کے بارے میں جان ہی نہیں پائے... محبت بچوں کا کھیل نہیں ہوتی...اس میں انا نہیں ہوتی شادی کے بعد زیادہ تر مسائل کیوں ہوتے ہیں کہ لوگ اپنی انا کو درمیان میں لے آتے ہیں اور یہی سارا مسئلہ ہے...ویسے بھی یہ پیار محبت ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہوتی...زیادہ تر لوگ اس کے معنی سے بھی ناواقف ہیں لیکن پھر بھی اس کا دم بھرتے ہیں جیسے انہیں اس کے علاوہ کچھ معلوم ہی نہیں...آپ ایک بار ساری چیزوں کو ایک سائیڈ پر رکھ کر اپنے پارٹنر کے ساتھ مخلص تو

ہوں...چند پل صرف چند پل اگر مخلصانہ ہوں جس میں کوئی لالچ نا ہو کوئی مطلب نا ہو اگر آپ گزاریں تو پھر بتائیے گا کہ محبت ایگزسٹ کرتی ہے کہ نہیں____

صوفے کی بیک پر بازو پھیلائے وہ وقتاً فوقتاً حورم کو بھی دیکھ رہا تھا

لیکن پھر بھی بہت سوں کو ایک دوسرے سے شکایات ہوتی ہیں

کیمرے نے بہرام اور حورم کو فوکس کیا ہوا تھا

میرے خیال سے جن پارٹنرز کو ایک دوسرے سے شکایات ہوتی ہیں انہیں پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ کیا انھوں نے کبھی اپنے پارٹنرز کے لیے کچھ کیا ہے یا کبھی انہیں احساس دلایا ہے کہ وہ ان کے لیے کتنے اسپیشل ہیں بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگلا آپ سے محبت کرتا ہے لیکن فیل نہیں کروا پاتا وہ خود چاہتا ہے کہ آپ سمجھ جائیں

حورم مسکرا کر بولی تھی جس پر وہ بھی مسکرا دی

آپ کے خیال سے ایک رشتے کی مضبوطی کے لیے کیا ضروری ہے

وہ اب بہرام سے پوچھ رہی تھی

ایک رشتے کی مضبوطی کے لیے سب سے پہلے عزت ہونا ضروری ہے کیونکہ ایک عورت محبت کے بغیر تو رہ سکتی ہے لیکن عزت کے بغیر نہیں...اور دوسرا اعتبار...کیونکہ جن رشتوں میں اعتبار نہیں ہوتا یا یقین نہیں ہوتا وہ زیادہ دیر سانس نہیں لے پاتے اور دم توڑ جاتے ہیں

www.classicurdumaterial.com

ثانیہ نے ستائشی انداز میں ان دونوں کو دیکھا جو ایک پرفیکٹ اور آئیڈیل کپل کی مانند لگ رہے تھے

آپ بتائیں کہ کوئی ایسی بات یا جملہ جو میم آپ کے منہ سے ہر روز سننا چاہتی ہیں
بہرام نے مسکراتے اپنا نچلا لب دبایا اور حورم کی طرف دیکھا

"مجھے تم سے محبت ہے"

حورم کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا گیا جس پر وہ مسکرا دی

واؤ...سو لولی آپ دونوں سے بات کر کے بہت اچھا لگا اور یقین جانیے کہ ایسا ہی لگتا ہے کہ آپ دونوں جیسے ایک دوسرے کے لیے بنے ہوں لیکن جاتے جاتے میری میم سے ریکویسٹ ہے کہ آپ دیکھنے والوں کو کچھ کہیں
اس نے حورم سے کہا

جو بھی سکرین پر ہمیں دیکھ رہے ہیں میری دعا ہے کہ وہ ہمیشہ خوش رہیں اور ہر لڑکی کی زندگی میں بہرام جیسے شوہر ہوں...لوونگ اینڈ کیئرنگ

اس نے مسکراتے کہا جس پر جو کیمرہ انہیں زوم کیے ہوئے تھا وہ اوپر کی طرف کا ویو لیتے گم ہوتا گیا اور ایسے ایک خوبصورت سی شام اپنے اختتام کو پہنچی

— — — — — — — — — — — — — — — —

ارحام اپنے روم میں موجود تھا اور حورام کے ساتھ ہی قالین پر بیٹھا ہوا تھا جو کہ مختلف کھلونوں کے ساتھ الجھی ہوئی تھی

ارحہ ابھی ابھی اس کے گرد کھلونے رکھ کر گئی تھی اور ارحام کو اس کا خیال رکھنے کے لیے کہا تھا

لیکن حورام کھلونوں سے کھیل کم اور انہیں پھینک اور توڑ زیادہ رہی تھی اور بار بار ارحام کی جانب لپک رہی تھی

ارحام نے اسے اٹھا کر اپنے پاس بٹھایا اور اس کے گال کھینچنے لگا

یار تم کتنی کیوٹ ہو اور تمہاری یہ چکس.....

وہ اس کے گول مٹول منہ کو پکڑتے بولا جس پر وہ اپنی بڑی بڑی آنکھیں پٹپٹاتے اسے دیکھنے لگی پھر وہ اپنے دونوں چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کی پشت سے آنکھیں ملنے لگی

حورام آپ کو نیند آ رہی ہے شاید؟ چلیں بیڈ پر آ جائیں

وہ اسے اٹھانے لگا لیکن وہ سر ہلانے لگی

نہیں جانا؟؟؟

اس نے ایک بار پھر پوچھا لیکن وہ وہی لیٹ گئی اور ارحام کے گھٹنے پر سر رکھ دیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کا انگوٹھا منہ میں ڈال لیا

حورام___ویسے آپ بھی بہت ضدی ہو

اس کے بلانے پر اس نے ارحام کی جانب نا سمجھی سے دیکھا ارحام نے اس کے کالے بالوں کو اپنے ہاتھوں سے سنوارا جن پر رنگ برنگی کلپس لگی ہوئیں تھیں

تو پھر آپ نے بیڈ پر نہیں جانا...ادھر ہی سونا ہے کیا

لیکن حورام آہستہ آہستہ نیند کی طرف جا رہی تھی اور بالآخر سو چکی تھی

وہ کتنی دیر اسے ایسے دیکھے گیا جب ارحہ کمرے میں داخل ہوئی

اوو...ارحام یہ تو ادھر ہی سو گئ...

اس نے جھک کر نرمی سے حورام کو نیچے قالین سے اٹھایا اور اسے بیڈ پر لٹایا

مام...اسے ادھر ہی رہنے دیں

ارحام نے ارحہ سے کہا

اوکے لیکن دھیان رکھنا کہ اٹھ نا جائے اور اگر روئے تو مجھے فوراً بتانا

ارحہ کہتے دونوں کو پیار کرتے باہر چلی گئ

ارحام اپنی جگہ سے اٹھا اور حورام کے گرد کشنز کی مدد سے دیوار بنا ڈالی تا کہ اگر وہ نیند میں بھی سائیڈ چینج کرے تو نیچے نا گرے

وہ کتنی دیر اس چھوٹی سی سرخ و سفید معصوم سی اپنی لٹل گرل کو دیکھے گیا

— — — — — — — — — — — — — — — —

واپسی پر بہرام نے گاڑی ساحل سمندر کی طرف موڑ دی رات ہو چکی تھی اور سمندر پر لہروں کا شور جاری تھا

نیچے اتر کر بہرام نے دروازہ کھولا اور اپنا ہاتھ آگے بڑھایا جسے حورم تھام کر نیچے اتری اب وہ دونوں گاڑی کے بونٹ سے ٹیک لگائے سامنے سمندر میں اٹھتی لہروں کو دیکھ رہے تھے

بہرام نے اسے کمر سے تھام کر گھمایا جس سے حورم بونٹ کے اوپر جھک چکی تھی بہرام نے آہستہ سے اسے چھوڑا تو حورم کے سارے بال اس پر بکھر چکے تھے اور خود اس کے اوپر جھک چکا تھا چاند بدلیوں سے اٹکھیلی کرنے میں مصروف تھا جبکہ کالے آسمان پر آج ستارے ندارد____

ان دونوں کی نظریں ایک دوسرے میں ہی مدغم تھیں بہرام نے جھک کر اس کی شہ رگ پر اپنے لب رکھے تھے اور پھر سر اٹھا کر اسے دیکھا

کہتے ہیں کہ مرد تب تک بے قرار رہتا ہے جب تک عورت اقرار نا کر لے...جب عورت اقرار کر لیتی ہے تو عورت اس محبت میں گرفتار ہو جاتی ہے اور مرد اس قید سے آزاد...لیکن میں چاہتا ہوں کہ میں ساری زندگی اس محبت کے سحر میں قید رہوں کبھی رہائی نا ملے مجھے...میں چاہتا ہوں کہ ہر روز تم بھی مجھے کہو جیسے میں تمہیں کہتا ہوں کہ مجھے تم سے محبت ہے

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہہ رہا تھا جب حورم نے بھی اس کی طرف دیکھا

آپ کہتے رہتے ہیں کہ آپ کو مجھ سے محبت ہے...بتائے نا کہ کتنی ہے

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھے شرارت سے کہہ رہی تھی

ایسے تو نہیں ہوتا جانم...ادھر پوچھ رہی ہو جہاں بتا بھی نہیں سکتا لیکن ڈونٹ وری گھر جا کر کھل کر بتاؤں گا

اس کی بات پر حورم کھل کر ہنسی تھی

میں تو بتاؤں گا لیکن تم بھی کہو کہ تمہیں بھی مجھ سے محبت ہے

وہ اسے کمر سے پکڑے خود کے نزدیک کرتے بولا

حورم نے اس کو کندھوں سے تھاما اور اپنے بازؤں کا اس کے گرد گھیرا بنایا اور اس کے کان میں جھک کر بولی

بہت چھوٹی سی حسرت ہے
بہت پاکیزہ چاہت ہے
تمہارے رو برو آکر
گواہ کر کے ستاروں کو
گگن کے سب کناروں کو
فقط اتنا سا کہنا ہے کہ
مجھے تم سے محبت ہے

www.classicurdumaterial.com

اس کی آواز بہرام کے کانوں میں کسی امرت کی مانند رس گھول رہی تھی

وہ اپنے لیے اس کی محبت جانتا تھا لیکن جو سن کر اس کی روح کو تسکین ملی تھی وہ کوئی نہیں جانتا تھا

بس اتنی سی ہے___

حورم نے اس کے گرد بازو کرتے اس کی بند آنکھوں کو چومتے کہا جس پر وہ مسکرایا

آپ جانتے ہیں کہ مجھے یہ نیلا سمندر کیوں اتنا پسند ہے

وہ اس کے بازو کو اپنے ہاتھوں کے گھیرے میں لیے اس کے کندھے سے سر ٹکائے کہہ رہی تھی

کیوں اتنا پسند ہے

وہ اس کے اڑتے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے بولا

کیوں کہ یہ بالکل آپ کی طرح ہے

Beautiful,Mysterious,Wild and Free

اس کی بات پر وہ مسکرایا

And also Deep like your love

بہرام نے اس کے جملے میں اضافہ کیا

And also Broad like your love

حورم نے جملے کو مکمل کیا

ان دونوں کے لیے پہلے ایک دوسرے آتے تھے نا کہ پہلے خود...وہ your کی جگہ my بھی کہہ سکتے تھے لیکن نہیں وہ اگر محبت کو جانتے تھے تو پہلے اس کے اصولوں سے بھی واقف تھے کہ جس میں اپنے سے پہلے محبوب کو رکھا جاتا ہے...ویسے بھی انہیں اپنے بارے میں ایک دوسرے کو بتانے کی ضرورت ہی کہاں تھی کہ وہ تو ایک دوسرے کی رگ رگ سے واقف تھے لیکن پھر بھی ایک چاہ ہوتی ہے اظہارِ محبت کی جب آپ جانتے ہوں کہ کوئی آپ سے محبت کرتا ہے لیکن پھر بھی آپ ان کے منہ سے سننا چاہتے ہیں___

آپ کے لیے میری محبت بالکل اس سمندر کی طرح ہے کہ میں تب تک آپ سے محبت کرتی رہوں گی جب تک یہ سمندر بہتا رہے گا کیونکہ نا یہ سمندر بہنا بند کرے گا اور نا ہی میری محبت ختم ہو گی

وہ سامنے سمندر کی لہروں میں کھوئی بول رہی تھی

اور میری محبت بالکل اس نیلے سمندر اور تمہاری ان نیلی آنکھوں کی مانند ہے کہ جتنا میں اس کی گہرائی میں اترتا ہوں اتنا ہی میں ڈوبتا چلا جاتا ہوں جہاں سے نکلنا ناممکن ہے اور فرار چاہتا بھی کون ہے بھلا

کمر سے تھامے اسے نزدیک کرتے بغور اس کی آنکھوں میں دیکھے کہا گیا

اور رہائی دینا بھی کون چاہتا ہے بھلا

اس کی گردن کے گرد باہیں ڈالے اسی کے انداز میں کہا گیا جس نے اسے مسکرانے پر مجبور کر دیا

گھر چلیں... حورام بھابھی کو تنگ نا کر رہی ہو

رات کافی ہو چکی تھی اسی لیے حورم نے کہا

حورام کا تو نہیں پتہ لیکن تم حورام کے بابا کو ضرور تنگ کر رہی ہو

اس کے گرد گھیرا تنگ کرتے اس کے ماتھے سے ماتھا ٹکائے کہا

بہرام...ٹائم کافی ہو چکا ہے... چلیں اب

تھوڑی دیر تک ایک دوسرے کی قربت میں گزارے ان حسین لمحات سمیت وہ واپس جانے کے لیے مڑ گئے

— — — — — — — — — — — — — — — —

وہ کمرے میں داخل ہوئے تو دیکھا وہ دونوں نیند کی وادیوں میں گم تھے...وہ دونوں سوئے ہوئے کتنے معصوم لگ رہے تھے حورم نے بے اختیار سوچا...

اگر حورام حورم کا عکس تھی تو ارحام بہرام کا___

حورام کے گرد کشنز کی مدد سے بارڈر بنایا گیا تھا تاکہ وہ نیچے نا گر سکے...

میرے خیال سے سوئے رہنے دو نیند ڈسٹرب ہو جائے گی

بہرام دونوں کے ماتھے پر بوسہ دیتے بولا

ہممم...ویسے بھی حورام رات کو تنگ بالکل نہیں کرتی...ایک بار سو جائے تو صبح ہی اٹھے گی اب

وہ آہستہ بول رہے تھے تا کہ وہ اٹھ نا جائیں اور تھوڑی دیر بعد اسی ہی خاموشی سے وہ کمرے سے نکل گئے____

وہ اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا اور لیپ ٹاپ پر ہی مصروف تھا جب اس کی سیکرٹری ایک لفافے کے ساتھ آئی

سر یہ آپ کے لیے ہے

وہ میز پر رکھ کر جا چکی تھی

بہرام نے لیپ ٹاپ کو بند کیا اور لفافہ کھولا جس میں سے تصاویر برامد ہوئی تھیں

اس کی نظر ان تصویروں کو غور سے دیکھ رہی تھیں جب اس جے فون پر بپ ہونا شروع ہوا...اس نے دیکھا تو دیکھتا چلا گیا...غصے سے اس کی دماغ کی رگیں تن چکی تھیں اور مٹھی اتنی زور سے بند تھی جیسے موبائل کو توڑ دے گی____

PDF LIBRARY 0333-7412793

اس بار نہیں...بالکل نہیں...اگر یہ سچ ہوا تو تم میرے ہاتھوں نہیں بچو گی

اس نے بہت حد تک غصے کو ضبط کیا ہوا تھا اور پانی کا گلاس اٹھا کر پیا اور حتی الامکان خود کو نارمل کرنے کی کوشش کی

اس نے فون اٹھایا اور آنکھیں بند کیں اور پھر کھول کر حورم کو میسج کیا اور اسے ایک جگہ کا ایڈریس سینڈ کیا اور وہاں پہنچنے کا کہا

پھر اس نے ایک کال ملائی

جی مجھے آج ہی کی ٹکٹ چاہیے...

نہیں میں نہیں جا رہا...

جی بالکل...

میں ڈیٹیلز سینڈ کر دوں گا...

اوکے...

اس نے فون بند کر دیا

وہ فیصلہ لے چکا تھا اور اب اس میں دیر وہ ہرگز نہیں برداشت کر سکتا تھا

یہ معاملہ ادھر ہی ختم ہو جانا چاہیے

وہ سوچتے آفس سے نکلتا چلا گیا

وہ تیار ہو کر چادر لے کر باہر نکلی اسے بہرام نے کوئی ایڈریس سینڈ کیا تھا اور تھوڑی دیر پہلے اس کی کال بھی آئی تھی ارحہ سے بات کر کے وہ باہر نکلی جہاں گارڈز اس کے منتظر تھے

ہمیں شاہ صاحب نے آپ کو بحفاظت پہنچانے کا کہا ہے

وہ چلتی گاڑی میں جا بیٹھی اور اس کے پیچھے ہی گارڈز کی گاڑی تھی

نا جانے بہرام نے اسے کیوں بلوایا تھا یہ تو وہاں جا کر ہی پتہ چلنا تھا

اسے نہیں پتہ تھا کہ اسے یہاں کیوں بلایا گیا تھا وہ جب کی یہاں آئی تھی اسے ایک کرسی سے باندھ دیا گیا تھا وہ تو بس اپنے شوہر کے کہنے پر یہاں آئی تھی لیکن یہ سب اس کی سمجھ سے باہر تھا

یہ کوئی کمرہ تھا جس کی پچھلی دیوار پر ایک کھڑکی تھی کہ تبھی دروازہ کھلا اس نے مڑ کر دیکھا تو جیسے اس کے اوسان خطا ہو گئے

بہرام سیدھا چلتا اس کے پاس آیا اور کچھ کہے بنا اس کے منہ پر ایک زور دار تھپڑ مارا جس سے اس کا سر ایک طرف ہو گیا وہ حیران نظروں سے اسے دیکھنے لگی

می..میں نے کیا کیا ہے کیوں لائے ہو مجھے یہاں

وہ چلاتی بولی جب بہرام نے اس کے سامنے ریسٹورنٹ والی تصویریں کی

اب بھی نہیں پتہ چلا

وہ اس کا منہ اپنے ہاتھوں سے دبوچتا بولا

www.classicurdumaterial.com

مج..مجھے نہی.. نہیں پتہ

وہ اس کے خوف سے اٹکتی بولی تھی جب ایک بار پھر اس کا بھاری ہاتھ اٹھا اور اس کے چہرے پر اپنا نقش چھوڑتا چلا گیا

جھوٹ ہرگز نہیں چلے گا اور بہرام شاہ سے تو ہرگز نہیں... تمہیں کیا لگا تھا کہ تم یہ سب کرو گی اور کسی کو پتہ ہی نہیں چلے گا

وہ اس کے بالوں سے پکڑتے خوفناک تیور لیے اسکی آنکھوں میں دیکھتے بولا جس سے اسے خوف آنے لگا

وہ کچھ کہے بنا رونے لگ گئی تھی جب بہرام نے اسے دیکھتے کوفت سے سر جھٹکا

خاور

اس نے باہر کھڑے خاور کو آواز دی جس نے اندر آتے ایک آدمی کو نیچے فرش پر پٹخا تھا

اس کی حالت اتنی ابتر تھی کہ وہ اسے دیکھتے کانپنے لگی تھی اچھا خاصہ مارا گیا ہوا تھا اسے جگہ جگہ سے وہ زخمی تھا اس کا چہرہ خون سے بھر چکا تھا اور ایک ٹانگ پر گولی بھی لگی ہوئی تھی جو یقیناً اس کے بھاگنے کی کوشش کو ناکام کرنے کے لیے چلائی گئی تھی وہ درد سے کراہ رہا تھا

بہرام اس کے سامنے نیچے بیٹھتے بولا

میں نے کہا تھا نا کہ میری بیوی سے دور رہنا ورنہ بہت برا حال کروں گا....
وہ کسی شیر کی مانند غراتے بولا

اس..اس نے کچھ نہیں کیا

اس کی صفائی پر وہ طنزیہ ہنسی ہنسا تھا جب ایک گارڈ اندر آیا

سر!!!

اس نے اشارے سے کہا تو وہ خاور کو اشارہ کرتا وہ باہر کی جانب بڑھا

حال سے ابھی نکلا ہی تھا جب وہ اسے دیکھتے اس کے پاس آئی

بہرام...آپ..آپ ٹھیک تو ہیں کیا ہوا ہے...

وہ اس کا چہرہ تھامتے بولی جو غصے سے سرخ ہو چکا تھا

میری جان...میں بالکل ٹھیک ہوں بس کچھ لوگوں کو ان کی اوقات یاد دلائی تھی..آؤ

وہ قدرے نارمل ہوتے بولا تا کہ وہ پریشان نا ہو سکے اور اس کا ہاتھ تھامتا اندر اسی کمرے میں آ گیا

انہیں دیکھتے حورم نے بہرام کا ہاتھ اور زور سے پکڑ لیا

بہرام نے اسے ریلیکس کا کہتے ایک کرسی پر بٹھایا اور خود ان کے سامنے آیا

تم خود کو کیا سمجھتی تھی علینہ شیرازی!!!!ہنہہ

وہ اس کے سامنے آتا اس کا منہ دبوچتا بولا جس سے اسے لگا کہ اس کا منہ ٹوٹ جائے گا

تم دونوں نے ہمارے رشتے کو کیا سمجھا تھا کہ کوئی تیسرا ایسے ہی آ جائے گا...

وہ چھوڑتا پیچھے ہٹا جب کہ وہ حیران بنے اسے دیکھ رہے تھے جب وہ ان کی شکلیں دیکھتا ہنسا

www.classicurdumaterial.com

کیا ہوا...یقین نہیں آرہا کیا چلو میں بتاتا ہوں

***

بہرام لیپ ٹاپ پر جھکا کام کر رہا تھا جب حورم اس کے پاس آکر بیٹھی اور اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے اسے اپنی جانب متوجہ کیا

کوئی بات کرنی ہے کیا

وہ لیپ ٹاپ بند کرتا بولا

جی..وہ آج دوپہر کو مسٹر شیرازی کی کال آئی تھی

وہ خود بھی حیران تھی

ہمم....کیا کہہ رہا تھا

اس نے حورم کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے کہا

www.classicurdumaterial.com

کسی ریسٹورنٹ میں ملنے کو کہا تھا...کوئی امپورٹنٹ بات کرنی تھی اور یہ بھی کہا تھا کہ میں آپ کو نا بتاؤں.... لیکن میں نہیں جا رہی___

بہرام نے اسے دھیرے سے اپنے ساتھ لگایا اور ایک ہاتھ سے اس کے بال سہلانے لگا

لیکن آپ کل ملنے جا رہی ہیں

حورم نے اٹھنا چاہا لیکن بہرام نے اسے یونہی ساتھ لگائے رکھا

کچھ نہیں ہوتا...گارڈز آپ کے ساتھ ہی ہوں گے اور آپ سن لینا کہ کیا کہتا ہے وہ... سمپل

وہ اس کے سمجھانے پر ہی مانی تھی

***

پھر بھی تم لوگوں کو کیا لگا تھا کہ اگر حورم اس رات مجھے نا بھی بتاتی تو اتنا بے اعتبار رشتہ نہیں ہے ہمارا کہ ان چیزوں اور تم لوگوں سے اسے آنچ بھی آئے... حورم اور بہرام علی شاہ کا عشق ہے نا کہ تم جیسوں کے لیے بے معنی رشتے کی مانند جو محض کاغذ کے ٹکڑے تک محدود ہے___

بہرام نے اپنا فون نکالا اور اس پر ایک ریکارڈنگ چلائی جو اس دن کی ساری گفتگو تھی جو حورم نے ریکارڈ کیا تھی

اور علینہ... میں اگر خاموش تھا تو صرف اس لیے کہ تم ایک عورت تھی لیکن تم بدلے کی آگ میں اس قدر گر گئی کہ تم نے فرزام کے تھپڑ کا بدلہ لینے کے لیے حورم کو نقصان پہچانا چاہتی تھی....

وہ نخوت سے بولتا مڑا

حورم..آر یو اوکے

وہ اسے پریشان دیکھتا اس کے پاس آیا

بہرام..چلیے یہاں سے..مجھے ان کی شکلیں بھی نہیں دیکھنی

اس کے کہنے پر وہ اسے لیکر باہر کی جانب بڑھا اور پھر رک کر خاور کی جانب مڑا

اس باسٹرڈ کو تم ابھی اپنی قید میں رکھو گے خاور اور میں نے آج رات کی اس کی ٹکٹ کروائی ہے اسے اور اس کے بیٹے کو تم خود ائیرپورٹ چھوڑ کر آؤ گے اور اگر آج میں اسے چھوڑ رہا ہوں تو اس بچے کی وجہ سے ہی اور آئندہ اگر تمہارا سایہ بھی ہمیں اپنی زندگیوں میں دکھا تو نام و نشان مٹانے میں دیر نہیں لگاؤں گا

وہ سرخ آنکھیں لیے آخر میں عمینہ کو بولتا حورم کو لیے باہر نکل گیا

اسے پتہ تھا کہ ہوٹل میں تصویریں بنائی گئی تھی اس کے بندے شیرازی سے پہنچنے سے پہلے ہی ریسٹورنٹ میں موجود تھے اور گارڈز باہر.....اور کیمراز سے ساری تصویریں موصول ہو چکی تھیں....اس نے اس کام کو صارم اور حیدر کے سپرد کیا تا کہ پتا لگ سکے وہ چاہتا کیا

ہے......جب اسے تصویریں ملیں تب ہی صارم اور حیدر کی کلیکٹ کی گئی انفارمیشن بھی اس تک پہنچ چکی تھی اور جو چیز اس کے طیش کا سبب بنی وہ تھی علینہ....ایک سال پہلے ہی اس نے شیرازی سے اپنے مفاد کے لیے نکاح کیا جبکہ شیرازی کا ایک اپنا بیٹا تھا پہلے ہی....اور اب ان کی کالز ٹریسنگ سے یہ پتہ چلا تھا کہ علینہ بہرام کے نا ملنے اور سب کے سامنے فرزام کے تھپڑ کا بدلہ ان دونوں کی جان حورم کو برباد کر کے لینا چاہتی تھی اور نا جانے کیا اور بھی کرنے کے ارادے تھے

لیکن انہیں پہلے ہی خبر ہو چکی تھی اور آج اگر اس نے علینہ کو چھوڑا تھا تو وہ گھر پڑے اس اکیلے بچے کی وجہ سے وہ اسے دور بھیجنا چاہتا تھا تا کہ اس بچے کا مستقبل نا خراب ہو....وہ ان کہ زندگی سے نکل چکے تھے یا نہیں....یہ تو آنے والا وقت ہی بتانے والا تھا

ایک مہینہ ہو چکا تھا اور اب سب نارمل ہی تھا اور انڈسٹری کو کامیابی حاصل ہوتی جا رہی تھی....ڈیزائنز میں حورم بھی کافی مدد کرتی تھی بہرام کے ساتھ مل کر اور اب ان کے ڈریسز کی ڈیمانڈ آؤٹ آف کنٹری بھی بڑھتی جا رہی تھی اور اس پر سونے پر سہاگہ بہرام نے اپنی کمپنی

کے سپر پروجیکٹ میں بچوں کے سیکشن میں ارحام اور حورام کا فوٹوشوٹ کروایا جو کافی زیادہ مثبت رہا.....

بہت سی کمپنیز اور دنیا کی بڑی بڑی انڈسٹریز نے بچوں کے فوٹوشوٹ میں ارحام اور حورام کا کہا لیکن بہرام سہولت سے سب کو منع کر چکا تھا

ان دنوں میں اسے دنیا کہ سب سے بڑے ایوارڈ شو سے انویٹیشن بھی آ چکا تھا جو کہ یونائیٹڈ سٹیٹس کی کوئین آف دی اینجل لاس اینجلس میں منعقد تھا اور وہاں جانا بھی ضروری تھا جو تقریباً ہر پانچ سال بعد منعقد ہوتا تھا انوائٹڈ تو فرزام بھی تھا لیکن وہ آلش کی حالت کے مد نظر نا منع کر چکا تھا

اور اب وہ حورم کے لیے سپیشلی ایک ڈریس ڈیزائن کروا رہا تھا اور ساتھ ہی حورام کا بھی سیم اور اس نے ارحام کو بھی ساتھ لے جانے کا ارادہ کر لیا تھا گو کہ ارحم نہیں مان رہا تھا لیکن بہرام منوا چکا تھا

— — — — — — — — — — — — — — — —

آج ان کی کیلیفورنیا کی فلائٹ تھی...آبش کی طبیعت کی وجہ سے وہ انہیں ملنے گھر ہی چلے گئے

سب سے ملنے کے بعد وہ ائیرپورٹ کے لیے نکل چکے تھے اور وہاں سے کیلیفورنیا جہاں ایک اور فتح ان کی منتظر تھی

— — — — — — — — — — — — — — — —

تو بالآخر وہ دن بھی آ چکا تھا وہ اس وقت ہالی ووڈ اینٹرٹیمنٹ کے منچ لاس اینجیلس میں موجود تھے جہاں ہر طرف روشنیوں کا ہی سیلاب تھا

ایوارڈ شو کے لیے ساری تیاریاں بہت ہی شاندار طریقے سے کی گئی تھی جیسے یہ کوئی الگ ہی دنیا کا حصہ ہو.....

اس ایوارڈ شو کے دو ہوسٹ تھے جن میں فیمیل امریکہ کی تھی جبکہ میل ہوسٹ پاکستانی تھا سٹیج کو نت نئی جدید رنگ برنگی روشنیوں سے مزین کیا گیا تھا اور نشستیں حد درجہ پھیلی ہوئی تھیں کہ اس میں ہر ملک سے تعلق رکھنے والے مدعو کیے گئے تھے

انڈین یورپین ایشین بزنس مینز داخل ہو رہے تھے

اور بالآخر ایشین کپل کی آمد ہو گئی تھی روشنیوں میں نہائی ہوئی سرمئی رات میں ریڈ کارپٹ دور دور تک پھیلا ہوا تھا اور کناروں پر چمکتے سٹینڈ کے ساتھ گولائی کی طرح ہی لال رنگ کے ربنز تھے جبکہ سائڈوں پر تماشائیوں کا رش

کہ ان کے سامنے ایک لمبی چمچماتی کالی لیموزین آ کر رکی اور اس کا دروازہ کھلا جس میں سے ایشین مین اپنی ایشین بیوٹی کے ساتھ باہر نکلا تو سب کی توجہ ان کی جانب مڑ چکی تھی اور کیمرا مینز اور صحافی دھڑا دھڑ تصویریں لینے میں مصروف ہو چکے تھے اب تک کی لیڈیز کے مقابلے میں حورم کا ڈریس سب سے الگ تھا جو سب کو اپنی طرف متوجہ کر گیا

www.classicurdumaterial.com

ریڈ کلر کی لانگ چمکتی میکسی میں وہ کئی اپسرا ہی لگ رہی تھی کیونکہ سرخ رنگ میں وہ الگ ہی روپ دکھلا رہی تھی کالے رنگ کی چکمتی مکیش اور موتی میکسی کے نچلے حصے کو قبضے میں کی ہوئی تھی جو اوپر جاتے جاتے چاروں طرف سے اس کی کمر کے نیچے تک آہستہ آہستہ کم ہو کر ختم ہوتی گئی نیچے سے اوپر تک یوں لگتا کہ جیسے سرد سرمئی شام میں دھند چھٹے اس کے بازو سلیو لیس تھے جسے کوور کرنے کرنے کے لیے بہرام نے ایک سٹالر کی طرح کا بلیک اپر بنوایا جو بالکل اسی کالی مکیش اور موتیوں کی طرح تھا جو میکسی کے نچلے حصے پر تھی جو آگے سے اس کے گلے پر ایک پھول کی مدد سے اوپر گلے پر اٹیچ تھا اور اپر نیچے سے اوپن تھا اور اسے ایسے ہی پیچھے لے جایا گیا تھا کہ اس کے بازو کور ہو چکے تھے جو کہ ڈریس کو مزید خوبصورت بنا گیا

بالوں کو ون سائیڈ فرنچ کر کے پیچھے سے کھلے ہوئے تھے ڈیپ ریڈ لپسٹک لگائے کالی پینسل ہیل پہنے اپنے شہزادے کے بازو میں ہاتھ ڈالے کھڑی تھی اور خود اس کا شہزادہ کالے ٹیکسیڈو میں سفید رنگت لیے چمک دکھلا رہا تھا لیکن بہت سوں کی توجہ کا مرکز لٹل کیوٹ کپل تھا جہاں ایک لٹل پرنسس سرخ شارٹ فراک میں کوئی کھلے ہوئے گلاب کی مانند لگ رہی تھی جو اپنی بڑی بڑی نیلی آنکھوں کو پٹپٹا رہی تھی

اور لٹل پرنس اپنے چاچو کی طرح بلیک ٹیکسڈو میں اپنی گرین آنکھیں لیے بڑوں کو بھی اپنی طرف متوجہ کروا رہا تھا

ریڈ کارپٹ پر چلتے وہ اندر پہنچ چکے تھے اور منتخب کی گئی سیٹس پر سب سے فرنٹ لائن پر ایک حسین فیملی کی مانند سپیشل کاؤچ پر بیٹھے______

دنیا میں ہر قسم کے بزنس میں موجود قابل بزنس مینز مدعو کیا گئے تھے......

— — — — — — — — — — — — — — — —

شو اپنی پوری تیاریوں سے جاری تھا جبکہ اب تک بہت سی لڑکیاں ارحام کے ساتھ سیلفیز لینے آ چکی تھیں جنہیں وہ بے زاریت سے دیکھتا بنوا رہا تھا لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اس پوز میں بھی کتنا کیوٹ لگ رہا تھا اور کچھ حورام اور ارحام کی تصویریں لینے آئے تھے......

سٹیج پر ہر شعبے سے منسلک بیسٹ بزنس مین کو ایوارڈ دیا جا رہا تھا اور پھر فیشن کی دنیا میں موجود بڑے بڑے بزنس مینز کے نام نومینیٹ کیے گئے جب ہوسٹ جس کا نام معاذ تھا وہ بولا

تو لیڈیز اینڈ جینٹل مین....اب تک کے جتنے ایوارڈز بھی دیے گئے ہیں وہ تو اپنے اپنے شعبے میں نامور رہا لیکن اب جنہیں سٹیج پر بلایا جائے گا

وہ ساتھ سٹیج پر چلتا جا رہا تھا

وہ سب سے الگ ہیں اگر وہ فیشن سے منسلک ہیں تو انہیں دیکھ کر لگتا ہے کہ بندہ واقعی ہی فیشن ایکسپرٹ ہے اپنے اپنے بزنس میں سب نے چاہے جتنا نام کمایا لیکن فیشن سب کی فرسٹ چوائس ہے اور اس کے علاوہ انھوں نے پوری دنیا میں اپنے آپ کو منوایا کہ دیکھ لیں کہ ان کی برینڈز کہاں تک پہنچ گئی ہیں اور میں نے بھی اس شو کے لیے یہ سپیشل ڈیزائن کروایا ہے انھی کی کمپنی سے دیکھیں کتنا ہینڈسم لگ رہا ہوں

آخر پر وہ شوخی سے بولا جس سے سب ہنسنے لگ گئے اس کے بعد لیڈی ہوسٹ جس کا نام جیسمین تھا وہ آگے بڑھی

www.classicurdumaterial.com

پتہ لگ رہا ہے کہ آپ کتنے ہینڈسم لگ رہے ہیں لیکن پھر بھی کوئی ہے جو آپ سے زیادہ لگ رہا ہے سو موسٹ ویلکم دی ینگ بیوٹیفل ڈیشنگ اینڈ ہاٹ ایشین ہنک میر بہرام علی شاہ

مائیک میں اس کی آواز گونجی جب ہر طرف تالیوں کا شور گونج اٹھا تھا بہرام کے چہرے پر ایک خوبصورت اور قاتلانہ مسکراہٹ آئی تھی جو چاروں طرف لگے بڑی بڑی سکرینز پر اسے کیمراز کی مدد سے زوم کر کے اس کا چہرہ دکھایا جا رہا تھا

بہرام ہلکا سا جھک کر حورام کی طرف مڑا اور اسے ساتھ لگائے کھڑا ہو گیا اور سٹیج کی طرف بڑھا

ارحام جو حورام کی طرف متوجہ تھا جو اپنی سرخ اور کالے رنگ کی سلیولیس فراک کے ساتھ الجھی ہوئی تھی اس کے ہاتھ پکڑے اپنے چاچو کو بھی دیکھنے لگا جب اسے اپنی انگلی پر کچھ محسوس ہوا

حورام_____

اس نے اسے دیکھا جو اب اپنے منہ پر ہاتھ رکھے ہنس رہی تھی وہ اپنے چھوٹے چھوٹے دانت نکال رہی تھی اور زیادہ تر ارحام کی انگلیاں ہی شکار بنتی تھیں جنہیں وہ کاٹنے کی کوشش کرتی

وہ دونوں بھی سکرین پہ نظر آ رہے تھے

بہرام دو تین سٹیپ چڑھتا سٹیج پر پہنچا جہاں اس نے جیسمین سے ہیلو کیا جبکہ معاذ سے وہ بغل گیر ہوا اور اسے مبارک باد دی ایوارڈ بڑی شان سے اس کے ہاتھ میں جگمگا رہا تھا یہ لمحہ ویسے ہی قابل دید ہوتا ہے

اور وہ اب بھی بہت سی دھڑکنوں میں انتشار برپا کر رہا تھا سکرینز پر اسے ہی دکھایا جا رہا تھا جو سٹائلش سے بلیک ٹیکسیڈو میں تھا جس کی کالر کافی خوبصورت انداز میں بنائی گئی تھی جہاں سامنے سے نیچے بلیک چمکتے سٹونز تھے اور سب سے منفرد جو بنا رہا تھا وہ وائٹ شرٹ اور بلیک کوٹ پر قیمتی و پرکشش مفلر تھا جو کہ سفید کالے اور سرخ رنگ میں چیک کا بنا ہوا تھا جسے وہ سلیقے سے گلے میں ڈالے ہوئے تھا جیسے عموماً مہندیوں پر زیادہ تر دلہے کے گلے میں لٹکایا جاتا ہے اور سامنے بیٹھے ارحام کا بھی یہی سٹائل تھا

ایک مائیک بہرام کی طرف بڑھایا گیا جہاں اس نے اپنی خوشی کا اظہار کیا جب معاذ مائیک میں بولا

سر ویسے ایک بات پوچھنی تھی کہ آپ نے بھابھی کا ڈریس بھی خود ہی ڈیزائن کروایا ہے

اس کی بات پر سب ہنسنے لگ گئے

کیوں... کہیں آپ نے اپنے لیے تو نہیں بنوانا

بہرام مائیک میں بولا جب بڑے سے ہال میں اپنی اپنی نشستوں میں بیٹھے سب کا قہقہہ گونجا تھا

سر اب اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ اگر میری بیوی نہیں تو جیسے ہو گی بھی نہیں

وہ ہنستے بولا

www.classicurdumaterial.com

وہ اکثر پاکستان میں بھی مل چکے تھے

اچھا چلیں...اسے چھوڑیں..آپ کے لیے اتنا بڑا دن ہے آپ کو بھابھی کے لیے کچھ بولنا ہے کچھ کہیں لیکن رومینٹک سا___

اس بے رومینٹک پر زور دے کر لمبا کیا اس کی بات پر چاروں طرف ہوٹنگ کی آوازیں آنے لگیں

بہرام نے معاذ کو کچھ کہا جسے اس نے مائیکروفون میں پیچھے کچھ کہا

وہ ویسے بھی حورم کو کچھ سپیشل سنانا چاہتا تھا تو آج اس کے لیے بھی ایک خوشی کا موقع تھا تو اس نے مائیک آگے کیا اور بولنے لگا چونکہ اردو میں تھا جس سے معاذ کے کہنے پر ساتھ ساتھ انگلش میں ٹرانسلیٹ کر کے سکرین پر دکھایا جا رہا تھا

میں جب اس سے کہتا ہوں

مجھے تم سے محبت ہے

وہ مجھ سے پوچھتی ہے کہ

بتاؤ نا! کہ کتنی ہے؟

میں بازو کھول کر کہتا ہوں کہ

زمیں سے آسماں تک ہے

فلک کی کہکشاں تک ہے

میرے دل سے تیرے دل تک

مکاں سے لا مکاں تک ہے

وہ کہتی ھے، کہ بس اتنی!!!

میں کہتا ھوں

یہ بہتی ھے

لہو کی تیز حدت میں

میرے جذبوں کی شدت میں

تیرے امکاں کی حسرت میں

میرے وجداں کی جدت میں

سکرین پر حورم کا چہرہ واضح تھا

وہ کہتی ہے

نہیں کافی ابھی تک یہ

میں کہتا ہوں

ہوا کی سرسراہٹ ہے

تیرے قدموں کی آہٹ ہے

کسی شب کے کسی پل میں

مجسم کھنکھناہٹ ہے

www.classicurdumaterial.com

وہ کہتی ہے یہ کیسے محسوس ہوتی ہے؟؟

میں کہتا ہوں

چمکتی دھوپ کی مانند

بلوریں سوت کی مانند

صبح کی شبنمی رت میں

لہکتی کوک کی مانند

وہ کہتی ہے

مجھے بہکاوے دیتے ہو؟

مجھے سچ سچ بتاؤ نا

مجھے تم چاہتے بھی ہو

یا بس بہلاوے دیتے ہو؟

میں کہتا ہوں

مجھے تم سے محبت ہے

کہ جیسے پنچھی پر کھولے

ہوا کے دوش پر جھولے

کہ جیسے برف پگھلے اور

جیسے موتیا پھولے

وہ کہتی ہے

مجھے پاگل بناتے ہو!!

مجھے کیوں اتنا چاہتے ہو؟

میں اس سے پوچھتا ہوں اب

تمھیں مجھ سے محبت ہے؟

بتاؤ نا کہ، کتنی ہے

وہ بازو کھول کے

مجھ سے لپٹ کے

جھوم جاتی ہے

میری آنکھوں کو کر کے بند

مجھ کو چوم جاتی ھے

دکھا کے مجھ کو وہ چٹکی

دھیرے سے مسکراتی ھے

میرے کانوں میں کہتی ھے

فقط اتنی

بس اتنی سی----!!

اس کی سریلی آواز چاروں طرف کوئی جادو چلا گئی تھی کوئی فسوں پھیلا تھا کہ ہر طرف خاموشی تھی اور اُس کا اظہار جو وہ پوری دنیا کہ سامنے کر چکا تھا اس نے حورم کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی اپنی آنکھوں میں چمکتے جگنو لیے____

جب معاذ نے اسے بھی سٹیج پر آنے کو کہا کہ ایک بار پھر چاروں طرف ہوٹنگ تھی

وہ اٹھ کر سٹیج کی جانب بڑھی جب سٹیپ کے قریب پہنچ کر بہرام آگے بڑھا اور اپنا ہاتھ آگے کیا جس کو حورم تھامتی تین سٹیپس سے سٹیج پر آئی جب کہ ہر طرف تالیوں کی گونج تھی

ویٹ...دس از ان کمپلیٹ

معاذ کہتا نیچے اترا اور سامنے بیٹھے ارحام اور حورام کی طرف بڑھا کیمرے کی مدد سے ان کے ہر مومنٹ کو دکھایا جا رہا تھا

وہ حورام کو اٹھائے اور ارحام کا ہاتھ پکڑے ان کے پاس آیا جنہیں اکھٹے دیکھتے سب اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر کلیپ کرنے لگے اور ان کے اوپر پارٹی بمز کی وجہ سے منظر اور حسین ہو گیا

ویسے ایک بات کہنا چاہوں گا....اس چھوٹے پرنس کے فوٹوشوٹ کو دیکھتے میں آپ سے زیادہ اس کا دیوانہ ہو گیا ہوں

معاذ ارحام کو دیکھتے بولا جو تقریباً سب سے بے نیاز اپنے چاچو کے ساتھ کھڑا ادھر ادھر دیکھنے میں مصروف تھا....وہ بالکل بہرام کی کاپی لگ رہا تھا اسی کی طرح گلے میں مفلر ڈالے اور حتیٰ کہ بالوں کا سٹائل لیئرڈ سائیڈ کامب بالکل بہرام کی طرح ہی تھا جو کہ دونوں کو سب سے الگ بنا رہا تھا وہ اکٹھے کھڑے ان کی تصاویر کھینچی جا رہی تھیں

بہت سے تو اس حسین منظر میں ہی کھو گئے بہت سوں کی آنکھوں میں ستائش تھی تو کہیں رشک تھا

بلاشبہ آج کا دن ان کے لیے بہت خاص تھا اور مزید خاص بن چکا تھا

بہت سی دلکش یادوں سمیت یہ رات بھی اپنے اختتام کو پہنچ چکی تھی

وہ کمرے میں داخل ہوا تو دیکھا کہ حورام بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی جبکہ ارحام اسے آنکھیں پھاڑے دیکھنے لگا

oh my God!!!!!!!

Horaam

وہ اس کی طرف بڑھا جو اپنی نیلی آنکھوں سمیت اسے دیکھنے لگی لیکن پھر اپنے مشغلے میں مصروف ہو گئی

Little Girl....no Bad Girl....

اس نے کہتے اسے دیکھا لیکن وہ بڑی سی چاکلیٹ پکڑے اس کھانے میں مصروف تھی لیکن اس سے چاکلیٹ کھائی نہیں جا رہی تھی بلکہ کھانے کی بجائے وہ چاکلیٹ اپنے آدھے منہ پر لگا

www.classicurdumaterial.com

چکی تھی اور ہاتھ بھی اس کے اسی چاکلیٹ میں ڈوبے ہوئے تھے اور ابھی وہ کھانے میں مصروف تھی بلکہ کھا کم اور لگا زیادہ رہی تھی

افففففففف

ارحام نے اپنے سر پر ہاتھ مارا اور اسے دیکھنے لگا جس کے دونوں گال چاکلیٹ سے بھرے ہوئے تھے ارحام نے ٹشو کا باکس پکڑا اور اسے دیکھنے لگا پھر اس کا منہ صاف کرنے لگا

حورام اسے گھورنے لگی پھر ہاتھ بڑھا کر اس کے منہ پر رکھا جس سے اس کی ناک پر بھی چاکلیٹ لگ چکی تھی اور اب اسے دیکھ کر ہنسنے لگی

حورام____

www.classicurdumaterial.com

ارحام نے اسے گھورا جس پر حورام نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ جو چاکلیٹ سے بھرے تھے انہیں ارحام کی دونوں آنکھوں پر رکھ دیے جس سے اس کی آنکھیں بھی خوبصورت منظر پ ءش کرنے لگیں

ارحام نے پہلے اس کے ہاتھ پکڑ کر صاف کیے پھر اس کا منہ اور پھر خود پر لگی چاکلیٹ کو ٹشو کی مدد سے صاف کیا اور اب بیٹھا اسے دیکھنے لگا

— — — — — — — — — — — — — — — — — —

یہ حسین منظر سینٹا مونیکا سٹیٹ بیچ کا تھا جو کہ کیلیفورنیا کی سٹیٹ ہے اور لاس اینجیلس سے تقریباً پچاس میل کے فاصلے پر___

وہ یہاں قدرے ویران اور تنہا گوشے پر تھے جبکہ دور لوگوں کا رش تھا

www.classicurdumaterial.com

ساحل سے ٹھنڈی ہوا ان چاروں کو خوش کن احساس میں مبتلا کر گئی جبکہ حورام اور ارحام بھی ان لہروں کو اپنی طرف آتے اور پھر واپس جاتے دیکھ رہے تھے

کچھ دن پہلے ہی حورام نے بابا بولنا شروع کیا تھا جس پر ان کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا اور کل اس نے مما بولنا سیکھا تھا___

ایک مہینے بعد حورم ارحام اور حورام کا برتھڈے تھا چونکہ ان تینوں کی ایک دن ہی سالگرہ تھی اور ساتھ بہرام کے ایوارڈ کی خوشی___اس نے ایک بہت بڑی گرینڈ پارٹی کا انتظام کرنے کا سوچا تھا تاکہ اتنی ساری خوشیاں وہ اکٹھے ہی سیلیبریٹ کریں اور ساتھ ہی صبح انہیں خبر ملی تھی کہ اللہ نے فرزام اور آبش جو ایک خوبصورت بیٹی سے نوازا تھا جس پر انہوں نے رات واپسی کا سوچا.....

امل بھی مصطفی کے ساتھ اپنے بیٹے عالیان کو لیے آچکی تھی....صارم اور ثنا کی شادی کی تیاریاں بھی شروع ہونے والی تھی جب حیدر نے اپنی پسند کا سب کو بتایا کہ وہ سارہ سے شادی کرنا چاہتا ہے تو اب ان دونوں کی شادی اکٹھی تھی کہ اب ہر طرف خوشیوں کا سماں تھا___

ارحام سمندر کی طرف بڑھنے لگا جب اسے آواز آئی

حام!!!!

بہرام اور حورم نے بھی خوشگوار حیرت سے دیکھا

حام!!!
حورام اٹکتے بول رہی تھی

ارحام اس کے پاس آیا

ایک بار پھر بولو لٹل گرل

Classic Urdu Material

وہ اس کے دونوں ہاتھ پکڑے کہہ رہا تھا جب وہ ہنس پڑی اور منہ میں اپنی انگلیاں ڈالے نہ کرنے لگی

ہا...ہا

وہ بہرام کی طرف بڑھی اور اس کی گود میں بیٹھ گئی اور ارحام کو دیکھنے لگی جب وہ بھی ان کے پاس آ گیا اور بہرام کی گردن میں پیچھے سے بازو ڈالے اب حورام کو گھورنے لگا جس پر حورام بھی جواباً اسے آنکھیں دکھا رہی تھی

جب کوئی پاس سے گزرتا فوٹوگرافر ان کی جانب متوجہ ہوا اور اس حسین اور مکمل فیملی کو ہنستے مسکراتے دیکھنے لگا

حورم نے بہرام کے کندھے سے سر ٹکا کر حورام کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے جب بہرام نے اسے کہا

اگر تم میری زندگی ہو تو ارحام میری سانسوں کی طرح ہے اور حورام میرے دل کی دھڑکن... تم تینوں کے سوا کچھ نہیں___

حورم نے مسکراتے اسے دیکھا

حام!!!

وہ دونوں ایک دوسرے کو گھورنے میں ہی مصروف تھے جب حورام نے اسے پھر پکارا اور اب ارحام ہنس پڑا اور اس منظر کو کیمرے کی آنکھ قید کر چکی تھی جس میں حورم بہرام کی آنکھوں میں جھانک رہی تھی جبکہ ارحام بہرام کے گلے میں بانہیں ڈالے اس کے سر پر اپنی تھوڑی ٹکائے ہنستے حورام کو دیکھ رہا تھا

جہاں پر ایک حسین محبت کی کہانی اپنے اختتام کو پہنچی تھی وہی عشق کی داستان شروع ہونے والی تھی وہ عشق جو قربانی سے نا واقف ہو گا لیکن عشق تو قربانی مانگتا ہے____

عشق مظلوم ہے تو ، پھر ظالم کون ہے ؟

عشق عبادت ہے تو ، کیوں معبود بدل جاتے ہیں؟

عشق مسیحا ہے تو ، کیوں روز دیوانے مرتے ہیں ؟

عشق دوا ہے تو ، ہاتھ میں زہر کا پیالہ کیوں؟

عشق دعا ہے تو ، کیوں لوگ مانگنے سے ڈرتے ہیں؟

عشق ہمسفر ہے تو، کیوں پھر راہی بدل جاتے ہیں؟

عشق راستہ ہے تو ،کیوں پھر منزل نہیں ملتی؟

عشق آس ہے تو، کیوں ہر روز ٹوٹ جاتی ہے ؟

عشق تسکین ہے تو ،کیوں رات بھر نیند نہیں آتی؟

سنو میرے ہمدم ، میں تم کو بتاتی ہوں۔

یہ ایسا روگ ہے جاناں ، کہ جسکو بھی لگ جائے۔

وہ جیتا ہے نہ مرتا ہے۔

آنکھیں بے اشک پتھرا جائیں۔

دل پھر بھی خون روتا ہے۔

تمہیں کس نے کہا پاگل عشق مظلوم ہوتا ہے؟

♡۱)۱)　　　　　ختم شد)۱)۱♡

Classic Urdu Material

Classic Urdu Material